READING SECTION
Online Library For Pakistan
WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Downloaded From Paksociety.com

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ھیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں، بعض، نام بطور استعارہ ہیں، کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ---- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 140/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول ''سائرل'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کی کہانی جس تیزی اور اپنے مخصوص انداز میں آگے بڑھ رہی ہے اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے تاب ہو رہے ہوں گے۔ ناول کا مطالعہ کرنے سے پہلے اپنے خطوط کا مطالعہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

حیدرآباد سے نسیم جلیل صاحب لکھتے ہیں۔ ویسے تو آپ کے لکھے ہوئے تمام ناول انتہائی شاندار اور اعلیٰ معیار کے حامل ہوتے ہیں لیکن آپ کے لکھے ہوئے سپیشل نمبروں کی بات ہی الگ ہے۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک آپ کا کوئی ایک بھی نیا سپیشل نمبر پڑھنے کو نہیں ملا ہے۔ کیا آپ نے سپیشل نمبر لکھنے چھوڑ دیئے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر ہمیں اب تک آپ کا کوئی سپیشل نمبر پڑھنے کو کیوں نہیں ملا۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم نسیم جلیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کے لئے میں آپ کا دل سے مشکور ہوں۔ میں نے واقعی طویل عرصہ سے سپیشل نمبر نہیں لکھا ہے لیکن اب آپ نے فرمائش کی ہے تو میں اس پر جلد ہی کام شروع کروں گا اور جیسے ہی تحریر مکمل ہو گی اسے اشاعت کے لئے بھیج دیا جائے گا اور بہت جلد ایک سپیشل نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا اور آپ کی اس شکایت کا ازالہ ہو جائے گا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے سلیم احمد لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں اور آپ کا لکھا ہوا شاید ہی ایسا کوئی ناول ہو جو میں نے نہ پڑھا ہو۔ آپ کے لکھے ہوئے ناول ایک سے بڑھ کر ایک اور انتہائی دلچسپ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو واقعی سب سے بڑھ کر اور سب سے انوکھا دماغ دے رکھا ہے جو آپ ہر بار نئے انداز اور نئے نئے واقعات سے بھرپور ناول لکھ لیتے ہیں۔ امید ہے یہ سلسلہ تاحیات جاری رہے گا اور میں آپ کی طویل العمری اور صحت کے لئے دعا گو ہوں۔

محترم سلیم احمد صاحب۔ خط لکھنے، ناولوں کی پسندیدگی کے ساتھ آپ کے جذبات اور میرے لئے قیمتی احساسات کے ساتھ ان تمام نیک تمناؤں کا میں دلی طور آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ مجھے لکھتے ہوئے نصف صدی سے زیادہ وقت ہو چکا ہے اور میری یہ کاوش اب بھی جاری ہے اور اس وقت تک جاری و ساری رہے گی جب تک آپ جیسے پڑھنے والے قارئین میری حوصلہ افزائی کرتے رہیں گے۔ آپ کا ایک بار پھر شکریہ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے اور جوزف اس کے سامنے مجرموں کے سے انداز میں سر جھکائے کھڑا تھا۔ عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے رانا ہاؤس پہنچا تھا اور اس نے رانا ہاؤس پہنچتے ہی تمام حالات اور خاص طور پر سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لیا تھا۔ جولیا اور دوسرے ممبران کو بے ہوش دیکھ کر اس نے انہیں چیک کیا اور پھر وہ جوزف کے پاس کنٹرول روم میں آ گیا۔ اس نے آتے ہی جوزف پر بری طرح سے برسنا شروع کر دیا تھا۔

”میں نے اس لڑکی اور ممبران کو حفاظت کے پیش نظر یہاں بھیجا تھا اور تمہیں سختی سے ہدایات کی تھیں کہ تم رانا ہاؤس کے تمام حفاظتی سسٹم آن رکھنا لیکن تم نے ڈبل پاور سسٹم آن نہیں کیا اور سادہ سا سیکورٹی سسٹم آن کر دیا۔ جس کا مجرموں نے فائدہ اٹھایا اور وہ نہ صرف یہاں گھس آئے بلکہ اس لڑکی کو بھی یہاں سے نکال کر لے گئے اور تم کچھ بھی نہ کر سکے“...... عمران نے جوزف کی طرف غصے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ وہ لوگ اس طرح یہاں حملہ کر سکتے ہیں"...... جوزف نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ تمہاری ذرا سی لاپرواہی کی وجہ سے وہ لڑکی کو لے گئے ہیں اور یہاں سارے ممبران بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اگر وہ جاتے ہوئے یہاں سب کو بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیاں مار دیتے تو"...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے سارے سسٹم آن کئے تھے باس سوائے ڈبل پاور سسٹم کے۔ میرے خیال میں یہ سارے سسٹم رانا ہاؤس کی حفاظت کے لئے کافی تھے"...... جوزف نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ سسٹم کافی ہوتے تو یہاں یہ سب کچھ نہ ہوا ہوتا۔ ڈبل پاور سسٹم آن ہوتا تو ان سارے حفاظتی سسٹم کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی پھر وہ آپریٹس مشین سے یہاں میزائل بھی فائر کرتے تو عمارت پر کوئی اثر نہ ہوتا اور نہ ہی وہ آپریٹس مشین میں موجود کرومسنگ ایسڈ سے عمارت کے کسی حفاظتی سسٹم کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ تمہیں اس بات کی خود ہی عقل کر لینی چاہئے تھی کہ رانا ہاؤس پر آپریٹس مشین پرواز کر رہی ہے جس پر میزائلوں کے ساتھ کرومسنگ ایسڈ کی ٹیوب لگی ہوئی ہے۔ اگر اسی وقت تم ڈبل پاور سسٹم آن کر لیتے تو آپریٹس مشین کے سارے سسٹم فیل ہو جاتے

اور وہ خود ہی نیچے آ گرتی"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ یہ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے"...... جوزف نے شرمندگی کے عالم میں کہا۔

"تمہاری اس غلطی کی وجہ سے ایک بڑا سانحہ ہوتے ہوتے رہ گیا ہے۔ مجھے تو یہ سوچ سوچ کر ہول آ رہا ہے کہ یہاں آنے والے افراد اگر ممبران کو بے ہوشی کی حالت میں گولیاں مار دیتے تو کیا ہوتا یا وہ لڑکی جو تہہ خانے میں موجود تھی وہ سائنسی آلے سے کنٹرول روم کا دروازہ کھول کر یہاں پہنچ جاتی تو وہ آسانی سے پورے رانا ہاؤس پر قبضہ کر سکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ مجھے بروقت ہوش آ گیا تھا ورنہ وہ لڑکی واقعی کنٹرول روم کے دروازے تک آن پہنچی تھی"...... جوزف نے کہا۔

"انہوں نے یہاں ایس ایس ون گیس فائر کی تھی نانسنس اور یہ ایسی گیس ہے جو سانس روک لینے کے باوجود شعاعوں کے انداز میں اثر انداز ہوتی ہے اور دماغ کو مکمل طور پر مفلوج کر دیتی ہے۔ اس گیس کے اثر سے بے ہوش ہونے والے کو ایس ایس ون کے اینٹی انجکشن لگائے جائیں تو ہی ہوش آتا ہے ورنہ نہیں۔ یہ تو تمہاری قسمت اچھی تھی کہ کنٹرول روم کی ایک مشین میں سولر پاور بیٹری نصب تھی۔ اس بیٹری سے کرامکا گیس سے تم پر ایک تو ایس ایس ون گیس کا کم اثر ہوا تھا اور دوسرا کرامکا گیس نے جلد ہی ایس ایس ون کے اثرات تم پر سے ختم کر دیئے جس کے نتیجے میں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

تمہیں خود ہی ہوش آ گیا۔ اگر یہاں کرامکا گیس خارج کرنے والی بیٹری نہ ہوتی تو تمہارا بھی بغیر اینٹی انجکشن لگائے ہوش میں آنا ناممکن تھا“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

”بہرحال جو بھی ہوا ہے غلط ہوا ہے اور تمہاری وجہ سے ایک معصوم اور بے گناہ لڑکی دشمنوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے۔ اب وہ لوگ اسے ذہنی اذیتیں دے کر اس کے مائنڈ سے فارمولا حاصل کریں گے اور پھر وہ اسے ہلاک کر دیں گے“...... عمران نے کہا۔

”آپ مجھے اجازت دیں باس۔ میں پورے شہر میں انہیں تلاش کرتا ہوں اور جب تک وہ مل نہیں جاتے میں یہاں واپس نہیں آؤں گا۔ میں لڑکی کو لے جانے والوں کے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ انہیں اس قدر بھیانک موت سے ہمکنار کروں گا کہ مرنے کے بعد بھی صدیوں تک ان کی روحیں بلبلاتی رہیں گی“...... جوزف نے کہا۔

”ہونہہ۔ اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم جاؤ اور جا کر ممبران کو اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ ہمارے پاس ایس ایس ون کے انجکشن نہیں ہیں۔ ممبران کو ہوش میں لانے کے لئے ان پر سے ایس ایس ون گیس کے اثرات ختم کرنے کے لئے ہمیں کرامکا گیس کا ہی استعمال کرنا پڑے گا۔ تم اس مشین کو کھول کر اس میں سے سولر بیٹری نکالو اور اسے اوپن کر دو تاکہ اس سے زیادہ سے

زیادہ مقدار میں کرامکا گیس کا اخراج ہو سکے۔ اب یہی گیس ہمارے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کا کام کر سکتی ہے“...... عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس گیس سے تو انہیں ہوش میں آنے میں کافی وقت لگ جائے گا باس۔ وہ ڈائریکٹ ایس ایس ون گیس کا شکار ہوئے ہیں۔ اگر انہیں کرامکا گیس سے ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تو انہیں ہوش آتے آتے کئی روز لگ جائیں گے تو کیا وہ اس وقت تک یہاں پڑے رہیں گے“...... جوزف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تو اس کے سوا اور چارہ بھی کیا ہے۔ ایس ایس ون گیس اور اس کا اینٹی پاکیشیا میں موجود نہیں ہے۔ اس گیس کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے کیا میں بیرون ملک سے اینٹی منگواؤں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”نو باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں سب کو ہوش میں لانے کی کوشش کر سکتا ہوں“...... جوزف نے کہا۔

”کیسے“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”مجھے ان کے جسموں پر چند چھوٹے چھوٹے کٹ لگانے ہوں گے باس۔ ان کے جسموں پر لگے کٹس پر جب میں تھوڑا سا نمک چھڑکوں گا تو ان کے زخموں میں شدید تکلیف پیدا ہو جائے گی جس سے ان کے ذہن جھنجھنا اٹھیں گے تو مجھے یقین ہے کہ ان کے ذہن

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ضرور جاگ جائیں گے۔ ذہن جاتے ہی انہیں ہوش آ جائے گا“۔ جوزف نے کہا۔

”تم افریقہ کے شوماپالا قبیلے کے توہارتو طریقے سے انہیں ہوش میں لانے کی بات کر رہے ہو۔ اسی قبیلے میں ایسا سانپ پایا جاتا تھا جو ایک بار کسی انسان کو کاٹ لیتا تو اس کے زہر کا اثر فوراً انسانی دماغ پر ہوتا تھا۔ اس کی فوری ہلاکت تو نہ ہوتی تھی لیکن وہ طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو جاتا تھا اور پھر اس کے جسم پر زخم لگا کر نمک ڈالا جاتا تھا تو وہ تکلیف کی شدت سے ہوش میں آ جاتا تھا۔ اس کے بعد اس کے خون میں شامل زہر خارج کرنے کے لئے نمک ملا پانی ہی پلایا جاتا تھا“...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ اس طریقے پر عمل کر کے خطرناک شنگولا سانپ کے زہر کا اثر ختم کیا جا سکتا ہے تو پھر اس گیس کا کیوں نہیں“۔ جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس طریقے پر واقعی عمل کیا جا سکتا ہے۔ ممبران کو تھوڑی تکلیف سے تو گزرنا پڑے گا لیکن بہرحال ان کی جان بچانے اور انہیں جلد ہوش میں لانے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا میں ان کو اس طریقے سے ہوش میں لے آؤں“۔ جوزف نے کہا۔

”ہاں۔ تم انہیں ہوش میں لاؤ لیکن پہلے وہ آپریٹس مشین مجھے لا

کر دو جو تم نے اسکیپ کی تھی“...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور کنٹرول روم کی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے وہ آپریٹس مشین لا کر عمران کو دے دی جو رانا ہاؤس پر پرواز کر رہی تھی۔ عمران نے آپریٹس مشین لے کر اسے غور سے چیک کرنا شروع کر دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے میں دانش منزل کی لیبارٹری میں لے جا کر چیک کروں گا پہلے میں اس لڑکی سے بات کر لوں جو یہاں موجود تھی۔ اگر یہ ٹرانکو کی ساتھی لڑکی میلیسا ہے تو ہم اس کے ذریعے اس جگہ پہنچ سکتے ہیں جہاں نسرین حسن کو لے جایا گیا ہے“...... عمران نے کہا اور پھر وہ جوزف کے ساتھ بلیک روم میں آ گیا جہاں جوزف نے لڑکی کو راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا تھا۔ وہ جیسے ہی بلیک روم میں داخل ہوئے یکلخت ٹھٹھک گئے۔ لڑکی تو ان کے سامنے راڈز والی کرسی پر جکڑی ہوئی تھی لیکن اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا اور اس کے ناک، منہ اور کانوں سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ عمران اور جوزف تیزی سے اس لڑکی کی طرف لپکے۔ عمران نے لڑکی کی نبض اور اس کا سانس چیک کیا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”یہ ہلاک ہو چکی ہے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن کیسے باس۔ اس کے ہاتھ پاؤں تو راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں۔ میں نے اس پر کوئی تشدد بھی نہیں کیا ابھی تک“۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

جوزف نے کہا۔

"شاید اسے ہوش آ گیا تھا اور اس نے اپنے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا ہے یا پھر اس کے جسم میں کوئی ڈیوائس لگی ہو گی جسے چارج کر کے اسے ہلاک کیا گیا ہے"۔ عمران نے کہا تو جوزف کا چہرہ اور تاریک ہو گیا۔

"یہ تو برا ہوا ہے باس۔ ہم اس لڑکی کے ذریعے اس کے ساتھیوں کے ٹھکانے تک پہنچ سکتے تھے لیکن اب......" جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا دو اور ممبران کو کٹ لگا کر ہوش میں لاؤ۔ اب مجھے اس آپریٹس مشین کو دانش منزل لے جانا پڑے گا تاکہ اسے پوری طرح چیک کیا جا سکے۔ شاید اس آپریٹس مشین کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے پتہ چل جائے کہ اسے کہاں سے بھیجا گیا تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران واپس کنٹرول روم میں آیا اور اس نے وہاں سے آپریٹس مشین اٹھائی اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ رانا ہاؤس سے نکل کر دانش منزل کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ دانش منزل میں پہنچنے میں اسے زیادہ دیر نہ لگی تھی۔ وہ آپریٹس مشین لے کر آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔

"یہ تو آپریٹس مشین معلوم ہو رہی ہے"...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کے ہاتھوں میں آپریٹس مشین دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو رانا ہاؤس میں ہونے والی مجرموں کی کارروائی کی تفصیل بتا دی۔ بلیک زیرو کو بھی یہ سن کر دھچکا لگا کہ مجرم رانا ہاؤس میں گھس گئے تھے اور انہوں نے تمام ممبران کو زہریلی گیس کا شکار بنا کر طویل مدت کے لئے بے ہوش کر دیا تھا اور وہاں سے وہ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو بھی نکال کر لے گئے تھے۔

"تو کیا اس آپریٹس مشین سے پتہ چل سکتا ہے کہ اسے کس پوائنٹ سے بھیجا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ جدید ٹیکنالوجی کی حاصل آپریٹس مشین ہے۔ اس ٹیکنالوجی کو ریموٹ کنٹرولنگ مشین کے ذریعے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کو چونکہ کمپیوٹرائز سسٹم کے تحت استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں کیمرے نصب ہوتے ہیں اس لئے کیمروں کے ساتھ ریکارڈنگ کے لئے میموری بھی لگائی جاتی ہے۔ اس میموری کارڈ سے اگر لائیو ریکارڈنگ دیکھنی ہو تو اس کے لئے ایک سرپلس سرکٹ لگایا جاتا ہے۔ سرپلس سرکٹ کے ذریعے ہی آپریٹس مشین کو کنٹرول کیا جاتا ہے اور سرپلس سرکٹ سے اس

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بات کا پتہ بھی چلایا جا سکتا ہے کہ اسے کتنی دور سے اور کس لوکیشن سے کنٹرول کیا گیا ہے یا کیا جا رہا تھا۔ یہ ایک تکنیکی سسٹم ہے جسے چیک کرنے کے لئے مجھے چند تجربات کرنے پڑیں گے لیکن بہرحال میں ساری چیکنگ کرلوں گا اور جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ آپریٹس مشین کہاں سے روانہ ہوئی تھی اور اسے کتنے فاصلے اور کس پوائنٹ سے کنٹرول کیا گیا تھا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں لیبارٹری میں جا رہا ہوں۔ تم مجھے وہاں چائے کا ایک کپ پہنچا دو“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن جانے سے پہلے کہ یہ بتا دیں کہ جوزف کے طریقہ علاج سے اگر ممبران ٹھیک ہو گئے تو کیا وہ اس قابل ہوں گے کہ ہوش میں آنے کے بعد چل پھر سکیں“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ گیس کا اثر ان کے ذہن پر ہوا ہے ان کے جسمانی نظام پر نہیں۔ ان کے ذہن متحرک ہو گئے تو وہ پہلے جیسے نارمل ہی ہوں گے انہیں جسموں میں کوئی گرانی بھی محسوس نہیں ہو گی“۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

”ان کے لئے کوئی احکامات دینے ہیں تو بتا دیں۔ کیا ہوش میں آنے کے بعد میں انہیں مجرموں کی تلاش میں بھیج دوں“۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”سائرل اور اس کے سیکشن کے افراد بے حد ذہین ہیں بلیک زیرو۔ وہ آسانی سے ہاتھ آنے والے نہیں ہیں۔ وہ نجانے کہاں چھپے ہوئے ہوں گے۔ ان تک پہنچنے کا ذریعہ میلسیا تھی لیکن افسوس کہ وہ بھی ہلاک ہو گئی ہے۔ اب وہ خود ہلاک ہوئی ہے یا اسے اس کے جسم میں لگائی گئی کسی ڈیوائس سے ہلاک کیا گیا ہے اس کا مجھے کچھ علم نہیں ہے۔ اب لے دے کر ہمارے پاس یہ آپریٹس مشین ہی بچی ہے۔ اسے بھی چیک کرنے میں وقت لگ جائے گا لیکن بہرحال میں اس کی لوکیشن ٹریس کر لوں گا۔ مجھے خدشہ اس بات کا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ جب تک میں آپریٹس مشین سے مجرموں کے ٹھکانے کی معلومات حاصل کروں اس وقت تک مجرم وہ ٹھکانہ ہی چھوڑ دیں۔ رہی بات ممبران سے بھاگ دوڑ کرانے کی تو اس کا شاید کوئی فائدہ نہ ہو لیکن تم انہیں شہر کے داخلی اور خارجی راستوں پر پھیلا دو تاکہ اگر مجرم لڑکی کو لے کر شہر سے نکلنے کی کوشش کریں تو انہیں روکا جا سکے۔ ہوسکتا ہے کہ مجرم پھر سے نسرین حسن کو کسی بیمار عورت کی حیثیت سے یا پھر کسی تابوت میں بند کر کے یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں۔ ممبران سے کہنا کہ وہ اس معاملے میں کسی سے رعایت نہ کریں۔ ہر چیز کی انتہائی باریک بینی سے چیکنگ کریں۔ لڑکی کو یقیناً میک اپ میں نکالا جائے گا اس لئے وہ اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں۔ وہ میک اپ واشر اپنے ساتھ لے جائیں اور جس پر معمولی سا بھی میک اپ کا شک ہو اس کا میک

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

اپ واش کریں تاکہ لڑکی کو کسی بھی طریقے سے انہیں یہاں سے لے جانے کا کوئی موقع نہ مل سکے''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران آپریٹس مشین لے کر تہہ خانے میں موجود لیبارٹری میں چلا گیا اور بلیک زیرو اس کے لئے چائے بنانے کے لئے کچن میں چلا گیا۔ عمران کے چہرے پر بلیک زیرو نے اس بار گہری سنجیدگی اور تناؤ دیکھا تھا۔ جو ظاہر ہے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کے لئے تھا جسے مجرم رانا ہاؤس پر اٹیک کر کے لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور یہ سب مجرموں نے رانا ہاؤس میں موجود سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کی موجودگی میں کیا تھا جو مجرموں کی ذہانت اور ان کی طاقت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹرانکو نے سامنے میز پر پڑا ہوا سیل فون اٹھایا اور اسکرین پر ڈسپلے دیکھنے کے بعد اس نے بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

''چیف میگراتھ بول رہا ہوں''...... چند مخصوص کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد چیف میگراتھ کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف''...... ٹرانکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کہاں ہے''...... چیف میگراتھ نے پوچھا۔

''میں نے اسے ولسن اور سپر فورس کے گیری کے ذریعے دارالحکومت سے نکال دیا ہے باس اور ابھی کچھ دیر پہلے میری فون پر ولسن سے بات ہوئی ہے۔ وہ لڑکی کو ایک مال بردار شپ میں پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہے اور مال بردار شپ انٹرنیشنل بارڈر کراس کر گیا ہے۔ بہت جلد ولسن اور گیری اس لڑکی کو لے کر ٹامب

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

پہنچ جائیں گے''...... ٹرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے دارالحکومت سے کیسے نکالا گیا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ''۔ چیف میگراتھ نے کہا۔

''لڑکی کو دارالحکومت سے نکال کر لے جانے کے لئے ہمیں کئی پاپڑ بیلنے پڑے تھے باس۔ ہم نے لڑکی پر ٹرانکا سورٹ میک اپ کرایا تھا جو پلاسٹک سرجری جیسا میک اپ ہوتا ہے اور اسے نہ تو کسی میک اپ واشر سے واش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی سائنسی آلے سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ لڑکی کو ہم نے انتہائی بوڑھی اور بیمار عورت کا میک اپ کرایا تھا۔ اسے بیمار ظاہر کرنے کے لئے ہم نے اسے چند انجکشن بھی لگائے تھے تاکہ اگر میک اپ چیک کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا میڈیکل چیک اپ بھی کیا جائے تو اس کی بیماری ثابت ہو جائے۔ بہرحال لڑکی کو ہم نے ایک خصوصی ایمبولینس کے ذریعے دارالحکومت سے نکالا اور پھر اسے دوسری جگہ پہنچا کر نیا میک اپ کرایا گیا۔ ہر نئے علاقے میں اس کا میک اپ تبدیل کیا جاتا رہا اور پھر اسے ساحل تک پہنچا دیا گیا جہاں سے ایک موٹر لانچ کے ذریعے اسے سپیشل مال بردار جہاز میں پہنچایا گیا۔ اس مال بردار جہاز میں لڑکی کو اس جہاز میں لے جانے والے سامان سے بھرے ہوئے ایک کنٹینر میں ڈالا گیا تھا۔ اس کنٹینر میں اسے آکسیجن پہنچانے کے تمام انتظامات کئے گئے تھے تاکہ راستے میں اسے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اس کے علاوہ اس کی بھوک

پیاس کو ختم کرنے کے لئے اسے طاقت کے انجکشن بھی لگا دیئے گئے تھے۔ وہ اس کنٹینر میں کئی روز بھوکی پیاسی زندہ رہ سکتی ہے''...... ٹرانکو نے جواب دیا۔

''تو کیا اس لڑکی کی تلاش کے لئے متعلقہ ایجنسیوں یا پاکیشیائی سیکرٹ سروس نے کوئی انتظامات نہیں کئے تھے''...... چیف میگراتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں چیکنگ کے سخت ترین انتظامات تھے چیف۔ مختلف ایجنسیوں کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بھی تمام داخلی اور خارجی راستوں کا گھیراؤ کر رکھا ہے اور ان کے پاس میک اپ واشرز کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل کیمرے بھی ہیں جن سے وہ ہر آنے جانے والی کی تصویریں اتارتے ہیں تاکہ میک اپ چیک کیا جا سکے۔ اگر میں نے لڑکی کو ٹرانکا سورٹ میک اپ نہ کرایا ہوتا تو وہ آسانی سے اس لڑکی کا میک اپ چیک کر سکتے تھے۔ ٹرانکا سورٹ میک اپ کی وجہ سے وہ نہ اس لڑکی کا میک اپ صاف کر سکے اور نہ ہی کیمرے کی کسی آنکھ سے اس کا اصل چہرہ دیکھ سکے اور چونکہ ہم نے لڑکی کو انتہائی بوڑھی اور بیمار عورت بنایا تھا اس لئے انہوں نے اس پر زیادہ توجہ نہ دی تھی۔ ہم نے ایسے کاغذات بھی بنائے تھے جن کے مطابق عورت کو ہم ایک شہر سے دوسرے شہر کے ہسپتال میں شفٹ کر رہے ہوں۔ ولسن اور گیری کے پاس ان ہسپتالوں کے باقاعدہ دستاویزی ثبوت بھی موجود تھے۔ اسی لئے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

اس ایمبولینس کو جانے کی اجازت دے دی گئی اور وہ دارالحکومت سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی‘‘...... ٹرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’تم اس وقت کہاں پر موجود ہو‘‘...... چیف میگراتھ نے پوچھا۔

’’میں ایک نئے اور محفوظ ٹھکانے پر ہوں چیف‘‘...... ٹرانکو نے جواب دیا۔

’’اگر ولسن اور گیری، لڑکی کو لے کر نکل سکتے ہیں تو پھر تم اور تمہارے باقی آدمی وہاں سے کیوں نہیں نکلے۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے میلسیا کو ہلاک کرا دیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں میلسیا کی لاش ہے جسے شاید انہوں نے اب تک برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بھی بنا دیا ہوگا۔ پھر تمہارا وہاں رکنے کا کیا جواز رہ جاتا ہے۔ تمہیں فوری طور پر وہاں سے اپنے باقی ساتھیوں سمیت نکل جانا چاہئے تھا‘‘...... چیف میگراتھ نے کہا۔

’’سوری چیف۔ میری وجہ سے میلسیا کو اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ اگر میں اسے وہاں چھوڑ کر نہ آتا تو آج وہ میرے ساتھ ہوتی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میلسیا کو اس سیاہ فام آدمی نے پکڑا تھا اور مجھے ولسن اور گیری نے بتایا ہے کہ انہوں نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو بھی دیکھا ہے جس کا مطلب ہے کہ انہیں بھی ہوش میں لے آیا گیا ہے۔ مجھے اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ پاکیشیا میں ایس ایس ون گیس اور اس کا کوئی اینٹی

موجود نہیں ہے۔ میری سوچ کے مطابق سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہوش میں لانے کے لئے ایکسٹو کو اینٹی انجکشن امپورٹ کرنے چاہئیں تھے اور اینٹی انجکشن آنے میں کئی دن لگ جاتے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اسی طرح بے ہوشی کی حالت میں ہسپتالوں میں پڑے ہوتے لیکن ایسا نہیں ہے۔ مجھے ذاتی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف اور ممبران پر بے حد غصہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے جو مشن دیا تھا میں وہ مشن پورا کر کے ہی یہاں سے نکلوں۔ میں نے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو یہاں سے زندہ سلامت نکال دیا ہے جو جلد ہی آپ تک جزیرہ کارٹم پہنچ جائے گی لیکن میں اس وقت تک واپس نہیں آؤں گا جب تک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک ایک ممبر کو ہلاک نہیں کر دیتا چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ ان میں عمران کا نام بھی شامل ہے‘‘۔ ٹرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نانسنس۔ جب وہ بے ہوشی کی حالت میں تمہارے سامنے پڑے ہوئے تھے اس وقت تو تم نے انہیں گولیاں نہیں ماریں اور اب جب وہ ہوش میں ہیں اور تم ان کے منہ سے ان کا شکار چھین لائے ہو تو کیا وہ آسانی سے تمہارے ہاتھ لگ جائیں گے۔ کیا تم انہیں آسانی سے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے جبکہ تم نے ہی بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات انتہائی حد تک سخت ہو گئے ہیں اور اب تمہارے پاس ایسا

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کوئی سائنسی انتظام موجود نہیں ہے کہ تم اس عمارت کے حفاظتی انتظام کو توڑ کر دوبارہ وہاں پہنچ سکو"...... چیف میگراتھ نے کہا۔ اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

"میں اس عمارت میں دوبارہ نہیں جا سکتا چیف لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران تو اس عمارت سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔ میں ان سب کو ڈھونڈوں گا اور ایک ایک کر کے سب کو ہلاک کروں گا۔ جب تک میں ان سب کو ہلاک نہیں کر دیتا اس وقت تک نہ مجھے سکون ملے گا اور نہ ہی میری منگیتر میلیسیا کی روح کو اور ہم دونوں کو سکون چاہئے ہر صورت میں"...... ٹرانکو نے سخت لہجے میں کہا۔

"حماقت مت کرو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے اور ان سے الجھنے کی کوشش نہ کرو۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی اس لئے اب وہ زخمی شیر بن چکے ہیں اور زخمی شیروں کا شکار شکاریوں کے لئے ہلاکت خیز ثابت ہوتا ہے"...... چیف میگراتھ نے کہا۔

"آپ جانتے ہیں چیف کہ میں شیروں کا ہی شکاری ہوں اور زخمی شیروں کا شکار کرنے کا تو الگ ہی لطف ہوتا ہے اس لئے مجھے نہ روکیں۔ میں ان سب کو ہلاک کرنے کے بعد ہی واپس آؤں گا"...... ٹرانکو نے منت بھرے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو پھر تم ہیڈ کوارٹرز سے تمام لنکس ختم کر دو۔ اگر شیروں نے تمہارا شکار کیا تو تم سے

ایسا کوئی ثبوت ان کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے جس سے انہیں سائرل کے ڈی سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ علم ہو یا یہ پتہ چلے کہ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ جب تم اپنے مشن میں کامیاب ہو جاؤ تو تم گریٹ لینڈ پہنچ جانا۔ گریٹ لینڈ کے سپاٹ ون ہوٹل میں تمہارا کمرہ بک ہو گا میں پہنچتے ہی تم سے رابطہ کر لیا جائے گا اور اس کے بعد فیصلہ کیا جائے گا کہ تمہارا سائرل کے لئے کام کرنا مناسب ہے یا نہیں۔ سمجھ گئے تم"...... دوسری طرف سے چیف میگراتھ نے کرخت اور انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹرانکو چونک پڑا۔

"تو کیا اب مجھے سائرل سے نکالا جا رہا ہے"...... ٹرانکو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی سائرل کے مفاد کے لئے بہتر ہے اور سائرل اپنے مفاد کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ تمہارے لئے یہ لاسٹ وارننگ ہے۔ اگر تم آج یہاں سے نکل جاتے ہو تو مجھے کال کر لینا۔ دوسری صورت میں اس وقت تک تم سے سائرل کا کوئی رابطہ نہیں ہو گا جب تک تم گریٹ لینڈ کے ہوٹل کے کمرے میں نہ پہنچ جاؤ۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے چیف میگراتھ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ چیف کیا سمجھتا ہے کہ اگر میرا سائرل سے تعلق ختم ہو گیا تو میری طاقت کمزور پڑ جائے گی۔ ٹرانکو کے بازوؤں میں اب

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بھی اتنی طاقت ہے کہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکے۔ میں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک میں اپنے ہاتھوں سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک ایک ممبر کو ہلاک نہ کر دوں اور ان کی بوٹیاں نہ اُڑا دوں“...... ٹرانکو نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کے چہرے پر بوکھلاہٹ اور بدحواسی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ ٹرانکو اسے دیکھ کر چونک پڑا۔

”باس باس“...... اس آدمی نے اندر آتے ہی بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیا ہوا ڈریک۔ اس قدر بوکھلائے ہوئے کیوں ہو“۔ نوجوان کو اس طرح بوکھلایا ہوا دیکھ کر ٹرانکو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہماری رہائش گاہ کا گھیراؤ کیا جا رہا ہے باس“...... اس نوجوان ڈریک نے اسی انداز میں کہا تو ٹرانکو یکلخت اچھل پڑا۔

”گھیراؤ۔ کیا۔ کیا مطلب“...... ٹرانکو نے کہا۔

”عمارت کی چھت کے اوپر دو گن شپ فلائنگ ساسرز موجود ہیں اور باہر تین کاریں آ کر رکی ہیں جن میں سے دس مسلح افراد نکل کر عمارت کے چاروں طرف پھیل گئے ہیں۔ ان کے پاس میزائل گنیں بھی ہیں“...... ڈریک نے جواب دیا تو ٹرانکو کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات بھی نمایاں ہو

گئے۔

”اوہ۔ کون ہیں وہ لوگ اور تمہارے ساتھی کہاں ہیں“۔ ٹرانکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”وہ کون ہیں۔ میں نہیں جانتا۔ لیکن مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ وہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے اس قلعے نما عمارت میں بے ہوش کیا تھا۔ ان کے چہرے تو نئے ہیں لیکن ان کے قد کاٹھ ان جیسے ہی ہیں اور ان کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا سیاہ فام بھی موجود ہے“۔ ڈریک نے جواب دیا۔

”سیاہ فام“...... ٹرانکو کے منہ سے نکلا۔ اس کے ذہن میں فوراً وہ سیاہ فام گھوم گیا جس کے بارے میں اسے ولسن نے بتایا تھا کہ وہ قلعے نما عمارت میں کسی خفیہ جگہ موجود تھا۔

”لیں باس۔ میرے ساتھیوں نے مسلح ہو کر پوزیشن تو سنبھال لی ہے لیکن ہمارے لئے فلائنگ ساسر خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان پر طاقتور ریڈ میزائل نصب ہیں۔ اگر ہم نے ان ساسرز کو نشانہ بنایا تو وہ عمارت پر آ گریں گے اور ان پر نصب میزائل بلاسٹ ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں یہ پوری عمارت تباہ ہو سکتی ہے“۔ ڈریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ آؤ میرے ساتھ“...... ٹرانکو نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ ڈریک بھی اس کے پیچھے کمرے سے نکل کر باہر آ گیا۔ باہر آ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کر ٹرانکو صحن میں آیا اور اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو اسے آسمان پر دو فلائنگ ساسر پرواز کرتے ہوئے دکھائی دیئے جو عمارت سے کافی بلندی پر تھے اور ان فلائنگ ساسرز پر واقعی سرخ رنگ کے میزائل لگے ہوئے تھے۔ یہ اس آپریٹس مشین باکس سے مختلف تھے جسے ولسن نے قلعے نما عمارت کی طرف بھیجا تھا۔ ان ساسرز کے کناروں پر چھوٹے مشین پسٹلز کی نالیں بھی جھانکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جن سے پتہ چلتا تھا کہ ان فلائنگ ساسرز سے نہ صرف میزائل فائر کئے جا سکتے ہیں بلکہ ان سے تسلسل کے ساتھ فائرنگ بھی کی جا سکتی ہے۔

''آخر یہ لوگ یہاں پہنچ کیسے گئے۔ چیف نے میلیسا کو تو ہلاک کر دیا تھا اور اگر میلیسا زندہ بھی ہوتی تو اسے ہمارے اس نئے ٹھکانے کا علم ہی نہ تھا''...... ٹرانکو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔

''اوہ اوہ۔ کہیں ان کے ہاتھ ماسٹر گراہم تو نہیں لگ گیا۔ ضرور یہی بات ہے۔ اس ٹھکانے کے بارے میں ماسٹر گراہم کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا لیکن ماسٹر گراہم ان کے ہاتھ کیسے لگ سکتا ہے۔ اس نے تو کہا تھا کہ وہ یہاں سات پردوں میں چھپا ہوا ہے کوئی لاکھ کوشش بھی کر لے تو اس تک نہیں پہنچ سکتا''...... ٹرانکو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر وہ دوڑتا ہوا برآمدے میں آ گیا۔ سامنے زینہ تھا۔ وہ زینے کی طرف بڑھا اور پھر تیزی سے

زینے چڑھتا ہوا چھت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ڈریک بھی اس کے ہمراہ تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل دکھائی دے رہا تھا۔ چھت پر پہنچتے ہی ٹرانکو نے ایک بار پھر پرواز کرتے ہوئے فلائنگ ساسر کی طرف دیکھا اور پھر وہ چھت کے کنارے کی طرف بڑھا جہاں دوسری طرف سڑک تھی۔ اس نے قدرے آگے بڑھ کر دیکھا تو اسے عمارت سے کافی فاصلے پر تین کاریں دکھائی دیں لیکن وہاں اسے کوئی آدمی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

''کہاں ہیں وہ لوگ''...... ٹرانکو نے کہا۔

''وہ ارد گرد کی عمارتوں کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں باس اور اس طرف خالی پلاٹس ہیں۔ وہ ان پلاٹس میں موجود جھاڑیوں میں بھی چھپے ہوئے ہیں''...... ڈریک نے کہا۔ ٹرانکو نے چھت کے چاروں طرف جا کر عمارت کے ارد گرد کا جائزہ لیا لیکن اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دے رہا تھا۔ پھر اسے ایک عمارت کے باہر موجود شیڈ کے ساتھ لگے ہوئے پلر کے پیچھے ایک آدمی کا سایہ دکھائی دیا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اب کیا کرنا ہے باس''...... ڈریک نے کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ ہم ان کا مقابلہ کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں آنے والے یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں ان کا ہی شکار کرنے کا پروگرام بنا رہا تھا یہاں آ کر انہوں نے میری مشکل آسان کر دی ہے۔ اب مجھے ان کی تلاش

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

میں سرگرداں نہیں ہونا پڑے گا"...... ٹرانکو نے کہا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"تمہارے ساتھیوں نے پوزیشن تو سنبھال لی ہے لیکن ان کے پاس اسلحے کی کمی ہوسکتی ہے اس لئے تم نیچے تہہ خانے میں جاؤ اور سارا اسلحہ نکال لاؤ۔ ہم سب سے پہلے ان فلائنگ ساسرز کو نشانہ بنائیں گے۔ اس کے بعد باہر جتنے بھی مسلح افراد ہیں ان کے خلاف ایکشن لیں گے اور ہاں بلٹ اور بم پروف جیکٹس پہننا نہ بھولنا"۔ ٹرانکو نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ڈریک نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک بار پھر زینوں کی طرف بڑھے اور زینے اترنے لگے۔ وہ جیسے ہی زینے اتر کر نیچے آئے اسی لمحے اچانک انہیں برآمدے میں یکے بعد دیگرے دھماکے ہوتے سنائی دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اچانک ہر طرف سے تیز فائرنگ شروع ہوگئی۔ ٹرانکو اور ڈریک اس سے پہلے کہ کچھ سمجھتے اسی لمحے ٹرانکو کی ناک سے تیز بو کا بھبھکا سا ٹکرایا اس نے بے اختیار سانس روکنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے اپنا دماغ ماؤف ہوتا ہوا محسوس ہوا اور اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرا چھا گیا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن لاحاصل۔ دوسرے لمحے وہ لہرایا اور خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح گرتا چلا گیا۔

عمران لیبارٹری سے نکل کر آپریشن روم میں پہنچا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے تاثرات تھے۔ وہ لیبارٹری نیں تقریباً پانچ گھنٹے رہا تھا۔ آپریٹس مشین باکس پر مسلسل کام کرتے رہنے کی وجہ سے اس پر واقعی تھکاوٹ طاری ہوگئی تھی۔

"آپ کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں۔ میں آپ کے لئے چائے بنا کر لاتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور بلیک زیرو اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو چائے کے دو کپ بنا کر لے آیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے میز پر رکھا اور دوسرا کپ لے کر اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"کچھ پتہ چلا ہے اس مشین سے"...... بلیک زیرو نے عمران کی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جو گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

''نہیں۔ اس کا سارا ڈیٹا ریموو کر دیا گیا ہے۔ انتہائی جدوجہد کے بعد بھی کچھ نہیں پتہ چل سکا ہے کہ فلائنگ ساسر کو کہاں سے اُڑایا گیا یا کنٹرول کیا گیا تھا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اوہ۔ یہ تو برا ہوا ہے اور ممبران کی طرف سے بھی کچھ حوصلہ افزاء خبر نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے ممبران بھی انہیں ٹریس نہیں کر سکے ہیں''۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں انہوں نے شہر کے داخلی اور خارجی راستوں پر پکٹنگ کر رکھی ہے وہ ہر مشکوک شخص کا میک اپ چیک کر رہے ہیں لیکن ابھی تک انہیں کوئی کامیابی نہیں ملی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹائیگر نے بھی ہر ممکن کوشش کر لی ہے لیکن اسے بھی کامیابی نہیں ملی ہے اس لئے میں نے اسے ماسٹر گراہم کو اٹھا کر رانا ہاؤس پہنچانے کا کہہ دیا ہے۔ اب ایک وہی ایسی کڑی ہے جو اگر اپنی زبان کھول دے تو باقی کڑیوں کا پتہ چل سکتا ہے ورنہ اس بار مجرموں نے واقعی شاندار انداز میں اپنا کام مکمل کیا ہے اور مجھ سمیت پوری سیکرٹ سروس کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنا کام کر گزرنے اور یہاں سے غائب ہو جانے میں کامیاب ہو گئے

ہیں''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ اسے اپنی ناکامی سمجھ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے مجرموں کے ناموں کے سوا میرے پاس ان کا پتہ لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ انہوں نے تمام کلیوز ختم کر دیئے ہیں اور انتہائی ٹائٹ سیکورٹی کے باوجود وہ ممبران کی موجودگی میں لڑکی کو رانا ہاؤس سے نکال کر لے گئے ہیں یہ میری اور ممبران کی ناکامی نہیں ہے تو اور کیا ہے''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''اگر وہ لوگ اسی طرح کسی خفیہ ذریعے سے لڑکی کو یہاں سے میرا مطلب ہے دارالحکومت سے بھی نکال کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے تو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پھر میرے اور ممبران کے پاس استعفیٰ دینے کے علاوہ اور کیا چارہ رہ جائے گا۔ ان کی پکٹنگ کے باوجود وہ اگر نکل گئے تو پھر ممبران کا اللہ ہی حافظ ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے چونک کر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں۔ باس ہیں تو بات کرا دیں''...... دوسری طرف سے جوزف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''ٹھیک ہے۔ بات کرو''...... بلیک زیرو نے کہا اور اس نے اٹھ کر فون سیٹ اٹھایا اور لا کر عمران کے سامنے رکھا اور رسیور اس کی طرف بڑھا دیا۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا۔

''کیا ہوا۔ کیوں کال کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹائیگر ایک آدمی کو لایا ہے باس۔ میں نے اسے لے جا کر بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہے۔ ٹائیگر نے کہا تھا کہ میں اس آدمی کے بارے میں آپ کو کال کر کے بتا دوں''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ٹائیگر کہاں ہے کیا وہ اس آدمی کو تمہارے سپرد کر کے چلا گیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ وہ اس آدمی کے ساتھ بلیک روم میں ہی موجود ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ٹائیگر شاید اس ماسٹر گراہم کو لے آیا ہے۔ اب مجھے جا کر اس سے بات کرنی ہو گی اور اس کا منہ کھلوانا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

اس نے سامنے پڑے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا اور اسے جلدی

جلدی پی کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''تم ممبران سے کہو کہ وہ اپنا کام جاری رکھیں۔ ضرورت پڑنے پر جب میں انہیں بلاؤں تو وہ فوراً میرے پاس پہنچ جائیں۔ اگر ہمیں کسی جگہ ریڈ کرنے کی ضرورت پیش آئی تو ہم ایک ساتھ وہاں پہنچیں گے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ اپنی کار میں سوار دانش منزل سے نکل کر رانا ہاؤس کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔ نہایت تیز رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا وہ جلد ہی رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ رانا ہاؤس کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر اس نے مخصوص انداز میں کار کا ہارن بجایا تو کچھ ہی دیر میں جوزف نے اس کی کار دیکھ کر پھاٹک کھول دیا اور عمران کار لے کر اندر آیا اور اس نے کار کو لے جا کر پورچ میں روک لیا جہاں پہلے سے ہی ٹائیگر کی کار موجود تھی۔

''ٹائیگر بلیک روم میں ہی موجود ہے''...... عمران نے کار سے اتر کر سامنے سے آتے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوزف اس کے پیچھے بڑھا۔

''سنو جوزف''...... عمران نے رک کر جوزف کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر جس آدمی کو لایا ہے اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اور وہ بے حد کائیاں اور تربیت یافتہ آدمی ہے۔ مجھے اس کی زبان کھلوانی ہے۔ مجھے نہیں لگ رہا کہ اس پر کسی قسم کا تشدد کارگر رہے گا۔ اس کی زبان کھلوانے کے لئے ہمیں کسی خاص طریقے سے کام لینا پڑے گا۔ تم ایک کام کرو"...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور عمران اسے ہدایات دینے لگا جنہیں سن کر جوزف کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"یس باس۔ میں ابھی تیار کر کے لاتا ہوں۔ اس طریقے سے تو واقعی کسی مجرم کی کھال مگر مچھ کی کھال سے بھی زیادہ سخت ہو تو وہ بھی چیخ جائے گی اور وہ شدید اذیت میں مبتلا ہو جائے گا اور پھر اس کی زبان ہر صورت میں کھل جائے گی"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ ایسے غنڈے بدمعاش جو خود کو سات پردوں میں چھپا کر رکھتے ہیں ان کا کام صرف آرڈرز دینا اور ان پر عمل کرانا ہی ہوتا ہے۔ اپنے ہاتھ پاؤں چلانا یہ بھول جاتے ہیں۔ انہیں اذیت دینے کا پتہ ہوتا ہے۔ اذیت ہوتی کیا ہے اس کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ وہ جو اذیت دیتے ہیں اس سے بڑھ کر انہیں اذیت ملتی ہے تو ہی انہیں احساس ہوتا ہے کہ

انسان میں اذیت اور کرب سہنے کی کتنی طاقت موجود ہے۔ بہرحال ہم کوشش کریں گے۔ ہو سکتا کہ ہماری یہی کوشش اس کی زبان کھلوانے میں کارآمد ثابت ہو جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس۔ میں بندوبست کرتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور مڑ کر ایک طرف چلا گیا اور عمران بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ بلیک روم میں داخل ہوا۔ بلیک روم میں ٹائیگر موجود تھا۔ سامنے موجود ایک راڈز والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر لیکن لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا آدمی جکڑا ہوا تھا۔ وہ آدمی ہوش میں تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کے چہرے پر متعدد کٹ کے پرانے نشان دکھائی دے رہے تھے جس سے پتہ لگ رہا تھا کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہو۔ اس کے چہرے پر سفاکیت، درندگی اور بربریت کے تاثرات نمایاں طور پر دیکھے جا سکتے تھے۔ اس آدمی کی آنکھوں میں بھی درندوں جیسی سرخی چھائی ہوئی تھی اور وہ راڈزا والی کرسی پر جکڑا ٹائیگر کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔ عمران کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ اس کی طرف متوجہ ہو گیا اور اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"تو یہ ہے ماسٹر گراہم"...... عمران نے اندر آ کر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اسے ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں کسی ماسٹر گراہم کو نہیں جانتا"...... ان کی بات سنتے ہی ادھیڑ عمر آدمی نے غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر عمران مسکرا دیا۔ وہ آگے بڑھا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تو کون ہو تم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ہوٹل برائٹ لائٹ کا مالک اور جنرل منیجر ہوں اور میرا نام گریس ہے۔ گریس۔ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں ہی ماسٹر گراہم ہوں۔ بولو۔ جواب دو مجھے"...... اس نے فوراً کہا۔

"اپنے پرانے پارٹنر کو شاید تم بھول رہے ہو جو تمہاری اصل حقیقت جانتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماسٹر گراہم چونک پڑا۔

"پارٹنر۔ کون پارٹنر۔ میرا کوئی پارٹنر نہیں ہے۔ میں اس ہوٹل کا بلا شرکت غیرے مالک ہوں"...... ماسٹر گراہم نے کہا۔

"میں تمہارے پرانے پارٹنر اولڈ سہراب کی بات کر رہا ہوں"۔ عمران نے کہا تو ماسٹر گراہم کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے پریشانی کے تاثرات ابھرے اور اس کی آنکھیں سکڑ کر چھوٹی سی ہو گئیں لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔

"اولڈ سہراب۔ نہیں۔ میں کسی اولڈ سہراب کو نہیں جانتا اور نہ ہی اس نام کا کوئی آدمی میرے کاروبار میں کبھی پارٹنر رہا ہے"...... ماسٹر

گراہم نے کہا۔

"اگر تم اپنے پرانے پارٹنر اولڈ سہراب کو نہیں جانتے تو پھر تم یقیناً سائرل کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتے ہو گے اور تم اس بات سے بھی انکار کرو گے کہ تم سائرل کے ڈی سیکشن کے گروپ کو یہاں سپورٹ کر رہے ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران کی باتیں سن کر ماسٹر گراہم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"نجانے تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہاری کوئی بھی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ کون سائرل اور اس کا کون سا ڈی سیکشن کا گروپ"...... ماسٹر گراہم نے اپنے لہجے میں ٹھوس پن پیدا کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے سے ہی عمران کو اندازہ ہو گیا کہ وہی اس کا مطلوبہ آدمی ہے جس کی اسے تلاش تھی۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا اور آگے بڑھ کر ٹائیگر کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنا سچ بول رہے ہو"...... عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کام کا کیا ہوا"...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کام مکمل ہے باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ لاؤ جا کر"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

میں سر ہلایا اور اس نے جیب سے ایک لمبی مگر پتلے سائز کی ڈبیہ نکالی اور اسے کھول لیا۔ اس نے ڈبیہ جان بوجھ کر ماسٹر گراہم کی طرف رکھی تاکہ وہ دیکھ سکے کہ اس ڈبیہ میں کیا ہے۔ ڈبیہ میں دو چھوٹی چھوٹی سرنجیں تھیں۔ ان میں سے ایک سرنج میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا جبکہ دوسری سرنج میں زرد رنگ کا محلول دکھائی دے رہا تھا۔ دونوں ایک ہی مقدار میں تھے۔ جوزف نے ڈبیہ سے سرخ رنگ کے محلول والی سرنج نکالی اور ڈبیہ بند کر کے اس نے جیب میں ڈال لی اور پھر وہ سرخ محلول والی سرنج لے کر ماسٹر گراہم کی طرف بڑھا۔ سرنج اور اس میں موجود سرخ محلول کو دیکھ کر ماسٹر گراہم کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں اور وہ پریشانی کے عالم میں جوزف اور اس کے ہاتھ میں سرخ محلول والی سرنج دیکھ رہا تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے''...... ماسٹر گراہم نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ انتہائی نفرت بھرا تناؤ آ گیا تھا۔

''تم کہہ رہے ہو کہ تم ماسٹر گراہم نہیں ہو تو میں نے سوچا کہ چلو تمہاری بات مان لیتے ہیں۔ میرے ساتھی نے اس سرنج میں ریڈلر تھری ڈال رکھا ہے اور شاید تم نہیں جانتے کہ یہ خاص زہریلے پودوں سے نکالا گیا زہر ہوتا ہے جو انسانی صحت کے لئے انتہائی خوفناک ہے۔ اگر یہ انجکشن انسانی جسم میں انجیکٹ کر دیا جائے تو اس کا فوری اثر ظاہر ہوتا ہے اور جسم میں یکلخت بڑے بڑے آبلے

پڑنا شروع ہو جاتے ہیں ایسے آبلے جیسے آگ میں جلنے سے بنتے ہیں۔ یہ آبلے انتہائی اذیت دیتے ہیں اور پھر جب یہ آبلے پھٹنا شروع ہوتے ہیں تو اذیت اور کرب کا ایسا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کہ انسان اپنے ہاتھوں سے اپنا جسم نوچنا شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ اپنی ساری کھال کھینچ لیتا ہے۔ تکلیف اور کرب کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک انسانی جسم کا گوشت پہلے بیرونی طور پر اور پھر اندرونی طور پر گلنا سڑنا شروع نہ ہو جائے۔ اس زہر سے انسان کا منٹوں میں سارا گوشت غائب ہو جاتا ہے اور پھر ہڈیوں کی باری آتی ہے جو موم کی طرح پگھلتی ہیں۔ تم سب کو اذیتیں دیتے ہو تو میں نے سوچا کہ یہ انجکشن لگا کر تمہیں بھی اس بات کا احساس دلایا جائے کہ اذیت کہتے کسے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماسٹر گراہم کا رنگ بدل گیا۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... ماسٹر گراہم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بتانے سے بہتر ہے تم پر اس زہر کا تجربہ کیا جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تجربہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ زہر مجھے لگانے کا سوچ رہے ہو''...... ماسٹر گراہم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ خاصے سمجھدار ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ماسٹر گراہم کے چہرے پر زمانے بھر کا خوف ابھر آیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"ن ن۔ نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ اسے پیچھے ہٹاؤ۔ مجھے یہ زہریلا انجکشن نہ لگاؤ۔ پلیز"...... ماسٹر گراہم نے چیختے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ایک بار اذیت کا مزہ چکھ کر تو دیکھو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔نہیں"...... ماسٹر گراہم نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"جوزف۔لگاؤ اسے انجکشن۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ آدمی کتنا جاندار ہے اور اس میں اذیت سہنے کی کتنی قوت موجود ہے"۔ عمران نے اس بار جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف اثبات میں سر ہلا کر سرنج لے کر تیزی سے ماسٹر گراہم کی طرف بڑھا۔ ماسٹر گراہم کی نظریں جیسے اس سرنج پر گڑ گئیں اور اس کا جسم یوں کانپنے لگا جیسے سرنج اور اس میں موجود سرخ زہر کی شکل میں اسے اپنی موت دکھائی دے رہی ہو۔

"رر رک ۔ رر رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ اسے دور لے جاؤ۔ مجھے انجکشن نہ لگاؤ۔ یہ یہ سرخ زہر۔ اس کی اذیت میں برداشت نہ کر سکوں گا۔ رر رک جاؤ"...... ماسٹر گراہم نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اگر تم مان لو کہ تم ماسٹر گراہم ہو تو پھر تم ان سے بچ سکتے ہو"...... عمران نے جوزف کو رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے ماسٹر گراہم کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں مانتا ہوں۔ میں ماسٹر گراہم ہوں۔ میں

ماسٹر گراہم ہوں"...... ماسٹر گراہم نے اچانک ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو تم یہ بھی مانتے ہو کہ تم سائرل کے گروپ کی پشت پناہی بھی کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں کی مدد کر رہا ہوں۔ سائرل نے ان کی مدد کرنے کے لئے میرے اکاؤنٹ میں بھاری معاوضہ منتقل کیا تھا۔ میں دولت کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ کچھ بھی"...... ماسٹر گراہم نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ کہ اس وقت ٹرانکو اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اور وہ لڑکی کو کہاں لے گئے ہیں جنہیں انہوں نے قلعے نما عمارت سے اغوا کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ لڑکی کو کہاں لے گئے ہیں یہ میں نہیں جانتا۔ ٹرانکو کو میں نے ایک رہائش گاہ مہیا کی ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں موجود ہے اور بس"...... ماسٹر گراہم نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں بدستور جوزف کے ہاتھوں میں موجود سرنج پر جمی ہوئی تھیں جو اب اس کے سر پر آ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس نے سرنج کا کیپ ہٹا کر سوئی کا رخ اس کی طرف کر رکھا تھا۔

"گڈ۔ اس رہائش گاہ کا پتہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ماسٹر گراہم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تمہاری خاموشی میرے ساتھی کو گراں گزر رہی ہے ماسٹر

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

گراہم“...... عمران نے اسے خاموش دیکھ کر سرد لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جوزف کا ہاتھ حرکت میں آیا تو ماسٹر گراہم بے اختیار چیخ پڑا۔

”بتاتا ہوں۔ میں پتہ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک اسے دور لے جاؤ“...... ماسٹر گراہم نے چیختے ہوئے کہا۔

”یہ سرنج تم سے اسی صورت میں دور جائے گا جب تم سچ بولو گے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ماسٹر گراہم نے اسے پتہ بتا دیا۔

”وہاں کتنے افراد ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”ٹرانکو سمیت گیارہ افراد ہیں“...... ماسٹر گراہم نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

”انہیں اسلحہ تم نے ہی مہیا کیا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں“...... ماسٹر گراہم نے جواب دیا۔

”اسلحے کی تفصیل بتاؤ“...... عمران نے کہا تو ماسٹر گراہم اسے اسلحے کے بارے میں بتانے لگا جو اس نے ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں کو مہیا کیا تھا۔

”انہیں تم نے جو گاڑیاں دی ہیں۔ ان کے بارے میں بھی بتاؤ“...... عمران نے کہا تو ماسٹر گراہم نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسے کاروں کی تفصیل بتا دی جو ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں کے زیر استعمال تھیں۔

”وہ لوگ جو جدید سائنسی مشینری استعمال کر رہے ہیں کیا وہ بھی

تم نے ہی انہیں مہیا کی ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں نے انہیں کوئی مشینری مہیا نہیں کی ہے اور نہ ہی میں ان کے پاس موجود کسی مشین کے بارے میں کچھ جانتا ہوں“۔ ماسٹر گراہم نے کہا تو عمران کو اس کے بولنے کے انداز سے ہی معلوم ہو گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

”تم نے جس رہائش گاہ کا پتہ بتایا ہے۔ وہاں کوئی فون موجود ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ ٹرانکو کے پاس اپنا سیٹلائٹ نمبر ہے وہ اسی نمبر پر بات کرتا ہے اور میں بھی اسے اسی پر کال کرتا ہوں“...... ماسٹر گراہم نے جواب دیا۔

”نمبر بتاؤ“...... عمران نے کہا تو ماسٹر گراہم نے اسے نمبر بتا دیا۔

”جوزف۔ سرنج واپس ڈبیہ میں رکھ لو۔ میں پہلے ماسٹر گراہم کی باتوں کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں۔ اگر اس کی ایک بھی بات جھوٹ ثابت ہوئی تو اس بار تم اسے زہریلا انجکشن نہ لگانا بلکہ خنجر سے اس کی دونوں آنکھیں نکال دینا۔ اس کی ناک، کان اور گال سب کاٹ کر اسے اس قدر بدصورت بنا دینا کہ سے جو بھی دیکھے اس سے نفرت کرے“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو اس کی باتیں سن کر ماسٹر گراہم کانپ کر رہ گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''مم مم۔ میں نے سب سچ بتایا ہے''...... ماسٹر گراہم نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ٹائیگر۔ اپنا کام پورا کر کے باہر آ جانا''...... عمران نے ٹائیگر کو مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''لیں باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے جوزف کو اشارہ کیا اور وہ دونوں مڑ کر تیز تیز چلتے ہوئے بلیک روم سے باہر آ گئے۔ اسی لمحے کمرے سے تڑتڑاہٹ اور ماسٹر گراہم کی ہلکی سی چیخ سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹائیگر مشین پسٹل ہاتھ میں لئے بلیک روم سے باہر آ گیا۔

''میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف جار رکھنے چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر میں وہ بھی واپس آ گیا۔

''جوزف اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا دو''...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔

''ٹرانکو کا پتہ مل گیا ہے باس۔ ہمیں اس پر جلد سے جلد اٹیک کر دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو لے کر یہاں سے نکل جائے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ جوزف کے ساتھ سٹور میں جاؤ اور وہاں سے دو فلائنگ ساسرز نکال کر لے آؤ۔ میں ان فلائنگ ساسرز کو ایڈجسٹ کر دیتا ہوں۔ جوزف یہاں

سے انہیں کنٹرول کرے گا اور اس رہائش گاہ کی طرف روانہ کر دے گا تاکہ ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں پر نظر رکھ سکے اور اگر وہ بھاگنے کی کوشش کریں تو انہیں روکا جا سکے۔ اس دوران ہم بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کی رہائش گاہ کے پاس پہنچ کر ان کا گھیراؤ کر لیں گے اور انہیں وہاں سے کسی بھی صورت میں نہ نکلنے دیں گے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے لے کر آگے بڑھ گیا اور پھر وہ ٹائیگر سے کافی فاصلے پر آ کر بلیک زیرو کو کال کرنے لگا تاکہ وہ ممبران کو اس رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہو کر پہنچنے کے احکامات دے۔ بلیک زیرو کو ساری صورتحال سے آگاہ کرنے کے بعد عمران رانا ہاؤس کے کنٹرول روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں جا کر ان فلائنگ ساسرز مشینوں کو ایڈجسٹ کر سکے جسے اس نے ٹائیگر کو لانے کا کہا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

عمران اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ اس عمارت کے پاس موجود تھا جس کا پتہ ماسٹر گراہم نے بتایا تھا اور جہاں ماسٹر گراہم کے کہنے کے مطابق ٹرانکو اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس جدید اسلحہ تھا۔ وہ اپنے ساتھ پلیٹوں جیسی دو فلائنگ ساسرز بھی لایا تھا جنہیں رانا ہاؤس سے جوزف کنٹرول کر رہا تھا اور وہ دونوں مشینیں اس وقت رہائش گاہ کے اوپر پرواز کر رہی تھیں۔

عمران نے ٹائیگر کے ساتھ پہلے خود یہاں آ کر اس رہائش گاہ کو چیک کیا تھا۔ یہاں حفاظتی انتظامات چونکہ خاصے سخت تھے اور یہاں موجود افراد جدید اسلحہ سے لیس تھے اور عمران نہیں چاہتا تھا کہ مقابلے کی صورت میں اس عمارت میں موجود نسرین حسن کو کوئی نقصان پہنچے اس لئے اس نے اپنے ساتھیوں سے کہہ کر رہائش گاہ کا گھیراؤ کر لیا تھا اور اس نے پہلے اندر انتہائی زود اثر اور وسیع رینج

میں کام کرنے والی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے ساتھی گیس کیپسول ساتھ لائے تھے اس لئے عمران نے انہیں گیس کیپسول عمارت میں پھینکنے کا کہا تھا۔ اس وقت تنویر اور صفدر گیس کیپسول لے کر عمارت کی سائیڈ میں گئے تھے کیونکہ سامنے کے رخ پر گیٹ کی سائیڈوں سے انہیں مشین گنوں کی نالیں دکھائی دے رہی تھیں جس کا مطلب تھا کہ ایک یا ایک سے زائد مسلح افراد انہیں نشانہ بنانے کے لئے وہاں پوزیشن لئے ہوئے ہیں۔ اسی لمحے تنویر اور صفدر واپس آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے انہیں دیکھ کر پوچھا۔

"ہم نے کیپسول عمارت میں پھینک دیئے ہیں۔ چار کیپسول پھینکے ہیں اور میرے خیال میں یہ کافی ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ اس عمارت کے لحاظ سے یہ کافی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اب ہمیں اس عمارت میں داخل ہونا ہے۔ گیٹ کے پاس سے مشین گنوں کی نالیں ہٹ گئی ہیں جس کا مطلب کہ وہاں موجود افراد بھی گیس کا شکار ہو کر بے ہوش ہو چکے ہیں۔ اب تنویر تم اندر جاؤ اور جا کر حالات کا جائزہ لینے کے بعد گیٹ کھول دو"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"میں بھی تنویر کے ساتھ جاتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

تیزی سے تنویر کے پیچھے ہو لیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد صفدر دوڑتا ہوا واپس آ گیا۔

"آ ئیں عمران صاحب۔ راستہ کلیئر ہو چکا ہے"...... صفدر نے قریب آ کر کہا۔

"کہاں کلیئر ہوا ہو گا۔ وہ رقیب و روسفید تو عین راستے میں ہی ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ صفدر کے ساتھ گیٹ پر پہنچے تو گیٹ کھلا ہوا تھا۔ سامنے تنویر کھڑا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا اور اس نے صفدر سے کہا کہ وہ باقی ساتھیوں کو بھی بلا لائے۔ صفدر اپنے ساتھیوں کو بلانے کے لئے باہر نکل گیا۔ گیٹ کے کچھ فاصلے پر دو لمبے تڑنگے مسلح نوجوان ساکت پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں سارے ساتھی کوٹھی میں پہنچ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان سب نے نہ صرف پوری رہائش گاہ کی تلاشی لے ڈالی بلکہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو بھی انہوں نے اٹھا اٹھا کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں اکٹھا کر دیا۔ ان سب افراد کی تعداد بارہ تھی۔ عمران نے ان سب کو غور سے دیکھا اور پھر اس نے ٹرانکو کو پہچان لیا جو میک اپ میں تھا لیکن اس کا قد کاٹھ عمران کی نظروں چھپا نہ رہ سکا تھا۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے ٹرانکو کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور اسے رسی سے مضبوطی کے ساتھ جکڑنا شروع کر دیا۔

"اسے ہوش میں لاؤ تنویر"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر

ٹرانکو کے عقب میں آیا اور اس نے ایک ہاتھ ٹرانکو کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک پکڑ لی۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹرانکو کو جھٹکا سا لگا اور اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو تنویر نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں بعد ٹرانکو نے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ ہم۔ ہمیں۔ اوہ اوہ۔ کیا مطلب"...... ٹرانکو نے ہوش میں آتے ہی ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے رسیوں س بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام ٹرانکو ہے"...... عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ٹ۔ ٹ۔ ٹرانکو۔ کون ٹرانکو۔ مگر۔ مگر تم کون ہو"...... اس آدمی نے خود کو سنبھالتے ہوئے انتہائی حیرت اور الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زیادہ ڈرامہ مت کرو ٹرانکو۔ تم جانتے ہو میں کون ہوں"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں جانتا اور تم نے مجھے اس طرح کیوں باندھا ہے۔ تم اندر کیسے آ گئے"...... ٹرانکو نے اسی انداز میں کہا۔

"کیا تمہارے یہ سارے ساتھی سائرل کی سپر فورس سے تعلق

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
ایڈ فری لنکس
ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ کا ایک پیج پر
ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

Downloaded From Paksociety.com

رکھتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”سائرل۔ سپر فورس۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی ہے“...... ٹرانکو نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔اس کے اس انداز پر عمران بے اختیار مسکرانے لگا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر یہ بے کار لوگ ہیں تو پھر انہیں ہلاک کر دینا ہی مناسب ہے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہوتم۔ ہلاک کیوں“...... ٹرانکو نے چونک کر کہا۔عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

”اس کے سارے ساتھیوں کو باہر لے جاؤ اور انہیں گولیاں مار دو“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلایا اور وہاں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو اٹھا اٹھا کر باہر لے جانا شروع کر دیا۔ ٹرانکو غصے اور بے بسی کے عالم میں ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”یہ تم اچھا نہیں کر رہے ہو۔ آخر میرا اور میرے ساتھیوں کا قصور کیا ہے جو تم ہمارے ساتھ ایسا کر رہے ہو“...... ٹرانکو نے اس بار بے حد غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”دیکھو ٹرانکو۔ تم نے ان کے ساتھ مل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا تھا اور وہاں سے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین کو نکال کر لے گئے تھے۔ تمہارے ساتھی تو اب کسی بھی

صورت میں زندہ نہیں بچیں گے۔تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو لڑکی کے بارے میں بتا دو کہ وہ کہاں ہے ورنہ ہم لڑکی کو خود بھی ڈھونڈ لیں گے۔ میں تم پر زیادہ وقت ضائع نہ کروں گا۔ بتاؤ کہاں ہے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی“...... عمران نے آخری الفاظ اس قدر سخت لہجے میں کہے کہ ٹرانکو جیسا آدمی بھی کانپ اٹھا۔ اسی لمحے باہر سے فائرنگ کی آوازیں سن کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کے ساتھیوں کو باہر لے جا کر گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔

”اگر میں تمہیں سچ بتا دوں گا تو کیا تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے“...... ٹرانکو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ایسے نہیں۔ تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا“...... ٹرانکو نے کہا۔

”پہلے تم اس بات کا اقرار کرو کہ تم ٹرانکو ہو“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں ٹرانکو ہوں“...... ٹرانکو نے کہا۔

”تو بتاؤ کہاں ہے لڑکی“...... عمران نے کہا۔

”میری جان بخشنے اور مجھے یہاں سے زندہ سلامت نکل جانے کا موقع دو گے اس کا وعدہ کرو پھر بتاؤں گا کہ وہ لڑکی کہاں ہے“...... ٹرانکو نے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

"یہاں سے نکل جانے کا موقع بھی دو گے"...... ٹرانکو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں زندہ چھوڑنے کا وعدہ کر رہا ہوں اسی پر قناعت کرو ٹرانکو۔ جب تک مجھے لڑکی زندہ سلامت نہیں مل جاتی اس وقت تک میں تمہیں یہاں سے نکل جانے کی اجازت نہیں دے سکتا اور یہ میرا حتمی فیصلہ ہے"...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ وہ لڑکی تو یہاں سے جا چکی ہے"...... ٹرانکو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کب۔ کہاں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"بیس گھنٹوں سے زیادہ وقت ہو گیا ہے"...... ٹرانکو نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تفصیل بتاؤ"...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو ٹرانکو نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی کہ اس نے لڑکی کو یہاں سے کس میک اپ میں اور کیسے نکالا تھا اور اب وہ کہاں تک پہنچ چکی تھی۔

"اس مال بردار شپ کا نام کیا ہے جس کے کنٹینر میں لڑکی کو چھپا کر یہاں سے نکالا گیا ہے"...... عمران غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس شپ کا نام نہیں جانتا۔ یہ ساری ذمہ داری ولسن کی تھی۔ اسی نے لڑکی کو یہاں سے لے جانے کے سارے انتظامات کئے تھے"...... ٹرانکو نے جواب دیا۔

"ولسن کا رابطہ نمبر بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ٹرانکو نے اسے رابطہ نمبر بتا دیا۔ اسی لمحے اس کے ساتھی واپس آ گئے۔

"ہم نے اس کے سارے ساتھیوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے اور ہم نے ساری عمارت بھی چیک کر لی ہے لیکن ہمیں ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کہیں نہیں ملی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"لڑکی یہاں نہیں ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے وہ"...... صالحہ نے کہا تو عمران نے انہیں ٹرانکو کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

"اوہ تو پھر ہمیں جلد سے جلد اس مال بردار شپ تک پہنچنا چاہئے۔ وہ ابھی انٹرنیشنل سمندری حدود میں ہو گا۔ اسے روکا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس ولسن کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے ٹرانکو سے پوچھا تو ٹرانکو نے حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آؤ چلیں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ دوسرے لمحے کمرہ مشین

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران بے اختیار اچھل کر مڑا تو اس نے دیکھا کہ ٹرانکو کرسی پر بندھا تڑپ رہا تھا۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔

''تم اب واقعی بے حس ہو گئے ہو کہ بندھے ہوئے آدمی پر گولیاں چلا دیتے ہو''...... عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

''مجھے آنکھیں نہ دکھاؤ۔ اس نے بھی ہمیں ہلاک کر دینے میں کوئی کسر باقی نہ رکھ چھوڑی تھی اور جولیا بھی اسی کی وجہ سے ہسپتال میں پڑی ہے۔ اس کی جگہ ہم ہوتے تو کیا یہ ہمیں معاف کر دیتا''...... تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''اس کے باوجود یہ بندھا ہوا اور بے بس تھا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ اس کی قسمت''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ لڑکی ہمارے لئے دردِ سر بن گئی ہے''...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس بار ہمیں اپنی کوتاہی کی وجہ سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ سائرل کے آدمی نہ صرف رانا ہاؤس پہنچ گئے بلکہ انہوں نے سارے حفاظتی انتظامات ختم کر کے ہمیں بھی بے ہوش کر دیا اور وہاں سے اس لڑکی کو بھی نکال کر لے گئے اور اب یہ لوگ لڑکی کو میک اپ میں دارالحکومت سے بھی نکال کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس میں ہماری کیا کوتاہی ہے۔ ہم ان کی تلاش میں بھاگ دوڑ تو کرتے ہی رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''مسلسل کامیابیاں حاصل کرنے کی وجہ سے ہم میں فخر اور غرور بھر گیا ہے جس کی اس بار ہمیں سزا ملی ہے کہ ایک لڑکی کے لئے ہم اس طرح سے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ غرور کو پسند نہیں کرتا اسی لئے لیول پر رکھنے کے لئے تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''تو تم ہم سے کون سے الگ ہو۔ تمہارے ساتھ بھی تو یہی ہو رہا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں نے تو دل بلکہ روح کی گہرائیوں سے توبہ کر لی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر تم سب بھی توبہ استغفار کر لو تو لڑکی شاید آج ہی مل جائے''...... عمران نے پرخلوص لہجے میں کہا تو ان سب نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر واقعی ان سب نے باقاعدہ توبہ کرنا شروع کر دی۔ رہائش گاہ سے نکلنے سے پہلے انہوں نے وہاں موجود سامان اپنے قبضے میں لیا اور وہاں موجود مشینوں کو تباہ کیا اور پھر وہ واپس روانہ ہو گئے۔ اب عمران کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ ٹرانکو کے بتائے ہوئے ولسن کے نمبر کو ٹریک کرے۔ اس نمبر سے ہی اب پتہ چلایا جا سکتا تھا کہ ولسن لڑکی کے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ساتھ سمندر کے کس حصے میں موجود ہے اور چونکہ ولسن کا نمبر سیٹلائٹ نمبر تھا اس لئے اس کا پتہ لگانے کے لئے اس نے ٹرومین سے ہی رابطہ کرنے کا سوچا۔ اس لئے اس نے ساتھیوں کو واپس جانے کا کہا اور خود دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ اسے تنویر پر غصہ آ رہا تھا جس نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے ٹرانکو کو گولیاں مار دی تھیں۔ وہ اسے دانش منزل لے جانا چاہتا تھا تاکہ اس کا مائنڈ اسکین کر کے اس سے سائرل کے بارے میں تفصیل حاصل کر سکے۔ اس سے اور کچھ نہیں تو اس بات کا تو پتہ چل ہی سکتا تھا کہ اس نے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو کہاں بھجوایا تھا لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ نسرین حسن یہاں سے جا چکی تھی جسے واپس لانے کے لئے اسے طویل جدوجہد کرنا تھی۔

وسیع آفس کے وسط میں ایک بڑی سی میز جس کے پیچھے اونچی پشت والی ریوالونگ کرسی پر دنیا کی سب سے خطرناک تنظیم سائرل کا چیف سائرل بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے شراب کی بوتل رکھی ہوئی تھی اور وہ بار بار بوتل اٹھا کر منہ سے لگاتا اور لمبا گھونٹ بھر کر بوتل منہ سے ہٹا کر واپس میز پر رکھ دیتا۔ اس کی فراخ پیشانی پر سوچ کی دبیز لکیریں دکھائی دے رہی تھیں۔ سوچتے سوچتے اس نے میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا اور اس نے شراب کی بوتل اٹھانے کی بجائے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو چیف۔ ڈی سیکشن کے انچارج میگراتھ کی کال ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے اس کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کی آواز سنائی دی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

’’کراؤ بات۔ اوور‘‘...... سائرل نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو ٹرانسمیٹر سے کلک کی آواز سنائی دی۔

’’بگ چیف سائرل بول رہا ہوں۔ اوور‘‘...... سائرل نے انتہائی کرخت اور سرد لہجے میں کہا۔

’’میگراتھ بول رہا ہوں بگ چیف۔ اوور‘‘...... دوسری طرف سے ڈی سیکشن کے انچارج میگراتھ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’یس۔ کیوں کال کیا ہے۔ کوئی اہم بات۔ اوور‘‘...... سائرل نے اسی طرح انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

’’یس چیف۔ ایک اہم بات سے آپ کو آگاہ کرنا تھا۔ اوور‘‘...... میگراتھ نے کہا۔

’’بولو۔ اوور‘‘...... سائرل نے کہا۔

’’چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ٹرانکو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور چونکہ ٹرانکو کو انہوں نے زندہ پکڑا تھا اس لئے یقیناً اسے تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہو گا اور ٹرانکو نے سائرل کے ڈی سیکشن کے بارے میں انہیں ساری معلومات دے دی ہوں گی اور یہ بھی بتا دیا ہو گا کہ سائرل کے ڈی سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اگرچہ ٹرانکو نے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو پاکیشیا سے نکال کر جزیرہ کارٹم کی طرف روانہ کر دیا تھا لیکن لڑکی ابھی راستے میں ہے اس لئے یہ خطرہ لاحق ہو سکتا ہے کہ عمران اس شپ کے پیچھے جائے اور

اس مال بردار شپ تک پہنچ کر لڑکی کو شپ سے برآمد کر لے۔ اگر لڑکی جزیرہ کارٹم تک پہنچ جاتی ہے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے یہاں پہنچ کر کارروائی کرنے کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اوور‘‘...... دوسری طرف سے ڈی سیکشن کے انچارج میگراتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ یہ واقعی اہم خبر ہے۔ مجھے بھی اس بات کا خدشہ تھا کہ لڑکی کو جب پاکیشیا سے نکال کر لایا جائے گا تب عمران اور اس کے ساتھی اسے واپس حاصل کرنے کے لئے ضرور آئیں گے لیکن میں ان کے استقبال کا ایسا انتظام کروں گا کہ انہیں سائرل کی اصل طاقت کا پتہ چل جائے گا اور اس بار انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوور اینڈ آل‘‘...... سائرل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جلدی سے اس پر ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں اور ایک بلب تیزی سے اسپارکنگ کرنے لگا۔

’’ہیلو ہیلو۔ سائرل کالنگ۔ اوور‘‘...... سائرل نے بار بار یہی فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

’’یس۔ ایس سیکشن انچارج کارڈون اٹنڈنگ یو۔ اوور‘‘۔ دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز ابھری۔

’’کارڈون۔ کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو۔ اوور‘‘...... سائرل نے سخت لہجے میں کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

”یس چیف۔ میں انہیں بخوبی جانتا ہوں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کارڈون نے جواب دیا تو سائرل نے اسے ڈاکٹر عبدالحسن اور اس کی بیٹی سے لے کر ٹرانکو کے پاکیشیا پہنچ کر لڑکی کو دوبارہ حاصل کرنے کی ساری تفصیل بتا دی۔

”لڑکی جلد ہی جزیرہ کارتم پہنچ جائے گی اور پھر اسے فوری طور پر کارتم میں موجود ڈی سیکشن کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے گا۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر پیچھے آئے تو وہ سیدھا کارتم جزیرے پر ہی پہنچیں گے۔ جزیرہ کارتم پہنچنے کے لئے وہ ایکریمیا کے سٹی ہولنگو پہنچیں گے اور میں چاہتا ہوں کہ انہیں ہولنگو میں ہی ہلاک کر جائے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایکریمیا میں ایک فارن ایجنٹ ہے جس کے بارے میں نے پہلے سے ہی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ میرے پاس اس کا ایڈریس بھی ہے۔ اس کا نام کلارک ہے۔ تم فوری طور پر اس کلارک کی نگرانی شروع کرا دو۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی اس کے پاس پہنچیں تم اپنی فورس کے ساتھ اس پر پوری قوت سے حملہ کر کے ان سب کو ہلاک کر دو۔ انہیں کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہنا چاہئے۔ اوور“...... سائرل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ کلارک کی میں خود نگرانی کروں گا۔ اوور“...... کارڈون نے جواب دیا اور سائرل نے اسے کلارک کا حلیہ اور اس کا پتہ بتا دیا۔

”یاد رہے۔ جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس اس احمق علی عمران کے ہمراہ وہاں پہنچے تم نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا اور موت بن کر ان پر ٹوٹ پڑنا ہے۔ اس معاملے میں تمہاری معمولی سی بھی کوتاہی ناقابل معافی سمجھی جائے گی اور اس کا انجام تم جانتے ہو۔ اوور“...... سائرل کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

”یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار ٹریس ہو جائیں تو انہیں ہلاک کرنے کے لئے میں پورے ہولنگو سٹی کو ہی بموں اور میزائلوں سے اُڑا دوں گا۔ اوور“۔ کارڈون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اوور اینڈ آل“...... سائرل نے کہا اور رابطہ ختم کر کے ایک بار پھر نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

”یس۔ اینڈریو اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نئی آواز سنائی دی۔

”سائرل بول رہا ہوں اوور“...... سائرل نے کرخت آواز میں کہا۔

”اوہ۔ یس چیف۔ حکم۔ اوور“...... سائرل کی آواز سن کر دوسری طرف سے اینڈریو نے یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اینڈریو۔ کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جانتے ہو۔ اوور“۔ سائرل نے پوچھا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ۔ یس چیف۔ میں اس سروس کو

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بخوبی جانتا ہوں۔ جب میں ایکریمیا کی ٹاور ایجنسی میں تھا تو ہمارا کئی بار ان سے ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک سروس ہے خاص طور پر بظاہر احمق دکھائی دینے والا ان کا لیڈر علی عمران۔ اوور''...... دوسری طرف سے اینڈریو نے چونکتے ہوئے کہا۔

''تو اب سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جزیرہ کارٹم پہنچ رہی ہے۔ میں نے ہولنگوسٹی میں موجود ایس سیکشن کے انچارج کارڈون کو مطلع کر دیا ہے۔ اور اسے ایک ٹپ بھی دی ہے جس کے ذریعے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرے گا اور ان کا پتہ چلتے ہی ایکشن میں آ جائے گا لیکن ممکن ہے کہ وہ لوگ ہولنگوسٹی جانے کی بجائے سمندری راستہ اختیار کرتے ہوئے سیدھے جزیرہ کارٹم پہنچنے کی کوشش کریں۔ تم پوری طرح ہوشیار رہنا۔ جزیرہ کارٹم میں آنے والے ہر شخص کی سخت نگرانی کرنا۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو کسی بھی حیثیت کا حامل ہو تمہاری نظروں سے بچنا نہیں چاہئے اور تمہیں کسی پر معمولی سا بھی شک ہو تو اسے فوراً گولی سے اُڑا دینا۔ اوور''...... سائرل نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ میرے پاس ایسے انتظامات ہیں کہ کوئی میک اپ ہماری نظروں سے چھپ نہیں سکتا اور نہ ہی کوئی مشکوک آدمی ہماری نظروں سے بچ کر جا سکتا ہے۔ اوور''...... اینڈریو نے کہا۔

''ویل ڈن۔ پوری طرح سے محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل''......

سائرل نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر کے اسے آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی لڑکی کو چھڑانے کے لئے آئے تو وہ اس کے سیکشن انچارجوں کے ہاتھوں سے نہ بچ سکیں گے اور اس بار ان کی ہلاکت یقینی ہو گی۔ ایس سیکشن کا انچارج کارڈون اور جزیرہ کارٹم میں موجود اینڈریو فل فورس کے ساتھ اپنے ایریئے میں موجود تھے اور دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے خاصے ٹرینڈ تھے جن کی نظروں سے بچ کر نکل جانا ناممکن تھا۔ سائرل کو یقین تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہولنگوسٹی پہنچے تو وہ کارڈون کے ہاتھوں نہ بچ سکیں گے اور اگر وہ جزیرہ کارٹم آئے تو پھر انہیں اینڈریو سیکشن سے مقابلہ کرنا پڑے گا جو جدید اور سائنسی اسلحے سے آراستہ تھے اور ان کی نظروں میں آئے بغیر ایک مکھی بھی جزیرے پر داخل نہ ہو سکتی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

عمران اپنے چار ساتھیوں جن میں جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر شامل تھے کے ساتھ ایکریمیا کے شمالی ساحلی شہر ہولنگو کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس ہوٹل میں پہنچے تھے اور ائیرپورٹ سے علیحدہ علیحدہ ٹیکسی کے ذریعے ہوٹل میں پہنچے تھے۔ چونکہ عمران نے پہلے سے ہی اس ہوٹل میں اپنے لئے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کمرے بک کرا سب کو بتا دیا تھا اس لئے کاؤنٹر پر ضروری انٹری کے بعد وہ سیدھے اپنے اپنے کمروں میں گئے تھے اور پھر اپنے کمروں کو چیک کرنے کے بعد وہ سب فریش ہو کر عمران کے کمرے میں پہنچ گئے تھے۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ خاصے سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں"...... صفدر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو۔ صرف دکھائی دے رہا ہوں۔ سنجیدہ سنائی نہیں دے

رہا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ویسے یہ سنجیدگی ہے کس سلسلے میں"...... جولیا نے کہا۔ جولیا چونکہ مکمل طور پر فٹ ہو چکی تھی اس لئے وہ چیف کی ہدایات پر ان کے ساتھ آئی تھی۔ عمران کو اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ جس مال بردار شپ پر لڑکی کو لے جایا گیا ہے وہ جزیرہ کارٹم پہنچ چکی ہے چونکہ ٹرانکو کا ساتھی ولسن بدستور اس لڑکی کے ساتھ تھا اور ولسن کے پاس سیٹلائٹ فون تھا جسے ٹرومین نے عمران کے کہنے پر ٹریک کیا تھا اس نے عمران کو فون ٹریولنگ کی پل پل کی رپورٹ دی تھی۔ جزیرہ کارٹم میں پہنچ جانے کے بعد ٹرومین کا فون سے لنک ختم ہو گیا تھا اور اس کے کہنے کے مطابق اب وہ فون جزیرہ کارٹم پر تو ضرور موجود تھا لیکن کہاں اس کے بارے میں وہ مزید معلومات حاصل نہیں کر رہا تھا۔ چنانچہ عمران نے ان معلومات کی بنا پر جزیرہ کارٹم پہنچنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چونکہ جزیرہ کارٹم پر جانے کے لئے واحد راستہ ہولنگو سٹی تھا اس لئے عمران اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا تھا۔

"سنا ہے غیر ملکی لڑکیاں سنجیدہ آدمی کو زیادہ پسند کرتی ہیں"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں تم اس مقصد کے لئے آئے ہو"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''تو کیا کروں۔ نہ تم مانتی ہو اور نہ رقیب روسفید مانتا ہے تو پھر مجھے ادھر ادھر تانک جھانک تو کرنی ہی پڑتی ہے کہ شاید میری قسمت یاور ہو جائے''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''مجھے اس معاملے میں نہ گھسیٹا کرو''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''اے کاش کہ میں تمہیں واقعی گھسیٹ سکتا۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو تمہیں گھسیٹ کر کسی سو منزلہ عمارت سے نیچے نہ پھینک چکا ہوتا''...... عمران نے کراہ کر کہا تو وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔

''اپنا منہ دھو رکھو۔ مجھے گھسیٹنا اور کسی عمارت سے پھینکنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی تو کہہ رہا ہوں کہ اے کاش کہ ایسا ہوتا''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''ویسے عمران صاحب۔ آپ کا اس طرح کھلے عام اس ہوٹل میں آنے کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ نے ہمیں تو میک اپ کرا دیئے لیکن خود میک اپ کے بغیر یہاں آ گئے۔ اس کی کوئی خاص وجہ''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''سائرل ایک خفیہ اور انتہائی زیرک تنظیم ہے جس کے خلاف دنیا کی کوئی ایجنسی آج تک نہ تو کوئی ثبوت ڈھونڈ سکی ہے اور نہ اس کا کوئی آدمی پکڑا گیا ہے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے پاکیشیا میں ان کے کارندوں کو ان کے انجام تک پہنچا دیا تھا لیکن

تنویر کی جلد بازی کی وجہ سے ٹرانکو مارا گیا اور میں اس سے یہ نہ پوچھ سکا کہ سائرل کا یا کم از کم اس کا پتہ ٹھکانہ کیا ہے اور لڑکی کو وہ کہاں لے جانے والا تھا۔ اب ظاہر ہے ہم یہاں پہنچے ہیں تو ہماری نگرانی کی جا سکتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ایسا ہو تاکہ ہم نگرانی کرنے والوں کو کور کر کے یہ معلوم کر سکیں کہ وہ ہمارے خلاف کیا قدم اٹھاتے ہیں اور پھر ہم ان کے ذریعے ہی اس مقام تک پہنچنے کی کوشش کریں گے جہاں ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو لے جایا گیا ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کو یقین ہے کہ سائرل ہماری نگرانی کرائے گا''۔ صفدر نے کہا۔

''اس کے لئے یہی کہہ سکتا ہوں کہ شجر سے رہ پیوستہ اور امید بہار رکھ۔ یہی فقرہ جولیا کے لئے مجھ پر بھی لاگو ہوتا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس۔ ایکس چینج''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''برائٹ اسٹار لانڈری کا نمبر ملا دیں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''یس''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''بات کریں جناب''...... دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

''ہیلو۔ برائٹ اسٹار لانڈری''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کلارک سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''کلارک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ پرنس تم''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''اوہ اوہ پرنس نہیں۔ پرنس آف ڈھمپ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر رکھا تھا اس لئے اس کے ساتھی خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے۔

''لیکن آپ ہیں کہاں پرنس''...... دوسری طرف سے کلارک نے کہا۔

''وہاں جہاں مجھے خود اپنی بھی خبر نہیں ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پلیز پرنس۔ میں آپ کے لئے بے حد پریشان ہوں۔ آپ بتائیں کہاں ہیں آپ''...... دوسری طرف سے کلارک نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیوں پریشان ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں نے چیف کی ہدایات ملتے ہی آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے تھے اور شدت سے آپ کی کال کا منتظر تھا۔ پاکیشیا سے دو فلائٹس یہاں پہنچی تھیں میرے خیال میں آپ کو ان میں آ جانا چاہئے تھا لیکن دونوں فلائٹس میں آپ نہیں تھے۔ میں ابھی ایئرپورٹ سے واپس آیا ہوں اور چیف کو کال کرنے ہی لگا تھا کہ آپ کی کال آ گئی''...... دوسری طرف سے کلارک نے جواب دیا۔

''ہم پاکیشیا سے یہاں ڈائریکٹ نہیں پہنچے ہیں۔ فن لینڈ کی فلائٹ سے آئے ہیں۔ بہرحال تم ڈی کلاز ہوٹل پہنچ جاؤ۔ سیونتھ فلو کمرہ نمبر سات میں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ کلارک کون ہے اور یہ چیف کا نام کیوں لے رہا تھا''۔ عمران کو رسیور رکھتے دیکھ کر جولیا نے پوچھا۔

''یہاں پاکیشیا کا فارن ایجنٹ ہے اور ظاہر ہے چیف کے لئے کام کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا انتظامات کئے ہیں اس نے ہمارے لئے''...... جولیا نے کہا۔

''ہماری شادی کے''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''بکواس مت کرو اور سچ سچ بتاؤ''...... جولیا نے بھنا کر کہا۔

''سچ سچ ہی تو بتا رہا ہوں۔ میں نے چیف سے کہا تھا کہ مشن مکمل کرنے سے پہلے میں شادی کروں گا اس کے لئے وہ فارن

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ایجنٹ سے بات کرے تاکہ وہ لڑکی ڈھونڈنے کے ساتھ ساتھ شادی کی ساری تیاری کر سکے اور کلارک بہرحال فارن ایجنٹ ہے اسے چیف کی ہدایات پر عمل کرنا ہی پڑتا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی جبکہ باقی تینوں مسکرا رہے تھے۔

''تو یہاں تم شادی کرنے کے لئے آئے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیوں تمہیں کوئی اعتراض ہے تو بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''تم کر کے تو دیکھو شادی۔ میں تمہیں اور تمہاری ہونے والی بیوی کو گولی نہ مار دوں تو میرا نام جولیا نہیں''...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''لو اگر ہونے والی بیوی خود کو شادی سے پہلے ہی گولی مار دے گی تو پھر میں شادی کس سے کروں گا۔ کیوں تنویر''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے جبکہ عمران کی بات سن کر جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تم سیدھی بات کیوں نہیں کرتے''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سیدھی بات کرنے کے لئے سیدھا ہونا پڑتا ہے اور سیدھا انسان عموماً احمق کہلاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ تو تم ہو ہی۔ اس میں کیا شک ہے''...... جولیا نے کہا۔

''شک نہیں تو پھر سیدھی بات کو الٹی کیوں سمجھتی ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس۔ کم اِن''...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلتے ہی ایک نوجوان مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ چونک پڑا۔

''ارے۔ یہ کیا آپ میک اپ میں نہیں ہیں''...... نوجوان نے کہا۔ یہ ایکریمیا میں چیف کا فارن ایجنٹ کلارک تھا جس کے ساتھ عمران پہلے بھی کئی بار کام کر چکا تھا اس لئے وہ کافی کلوز تھے۔

''میک اپ کرنا لڑکیوں کا کام ہے اور ظاہر ہے میں کسی بھی اینگل سے لڑکی دکھائی نہیں دیتا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو کلارک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ سلام و دعا اور ایک دوسرے سے تعارف کے بعد وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''اب بتاؤ کیا انتظامات کئے ہیں تم نے چیف کی ہدایات پر''۔ عمران نے کہا۔

''میں نے ایک بڑی لانچ حاصل کر لی ہے اور ایکریمیا کے گرد تمام جزیروں تک جانے کا اجازت نامہ بھی حاصل کر لیا ہے۔ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے کاغذات تیار ہیں اور لانچ میں تمام

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ضروری انتظامات کر دیئے ہیں۔ آپ اطمینان کے ساتھ اس لانچ میں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں نہ آپ کو کوسٹ گارڈ روکے گی اور نہ کوئی اور ایجنسی۔ لانچ میں دو افراد آپ کے ساتھ ہوں گے جن میں سے ایک کا نام کروک ہے اور دوسرے کا نام راجن۔ کروک لانچ کا کیپٹن ہے اور راجن آپ کے چھوٹے موٹے کام کرنے کے ساتھ ساتھ لانچ کی صاف ستھرائی کرے گا''...... کلارک نے کہا۔

''کیا یہ دونوں بھروسے کے آدمی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میرے خاص آدمی ہیں''...... کلارک نے کہا۔

''ان دونوں میں سے جزیروں کے بارے میں کون معلومات رکھتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''دونوں ہی ان جزیروں کے کیڑے ہیں۔ شاید ہی کوئی جزیرہ ایسا ہو جہاں وہ نہ گئے ہوں یا اس کے بارے میں ان کے پاس معلومات نہ ہوں''...... کلارک نے جواب دیا۔

''گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا چیف نے تمہیں بتایا ہے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ چیف نے کہا تھا کہ آپ کو جزیرہ کارٹم یا کسی اور ایکریمین جزیرے پر کوئی مشن پورا کرنا ہے جس کے مجھے انتظامات کرنے ہیں اور بس''...... کلارک نے کہا۔

''تو سنو۔ سائرل تنظیم کو جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''سائرل۔ اس کا نام تو سنا ہوا ہے لیکن اس کی تفصیلات سے مجھے آگاہی نہیں ہے''...... کلارک نے کہا۔

''یہ مجرم تنظیم ہے اور اس کا چیف سائرل ہے جو سات پردوں میں چھپا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس تنظیم کے بے شمار سیکشن ہیں جو پوری دنیا میں اور خاص طور پر ایکریمیا اور یورپی ممالک تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کا ایک ڈی سیکشن جس کا انچارج میگراتھ ہے نے اپنا ایک گروپ پاکیشیا بھیجا تھا جس کا انچارج ٹرانکو تھا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کلارک کو ساری تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''اوہ۔ تو کیا آپ کو یقین ہے کہ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کو جزیرہ کارٹم پر لے جایا گیا ہے''...... کلارک نے ساری باتیں سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

''ولسن کے پاس جو سیٹلائٹ فون تھا وہ اسی جزیرے پر آف ہوا تھا۔ لڑکی کو وہ اسی جزیرے پر لے گیا تھا۔ اب ہمیں معلوم کرنا ہے کہ لڑکی اسی جزیرے پر موجود ہے یا پھر اسے وہاں سے کہیں اور لے جایا گیا ہے۔ جزیرے پر جا کر تحقیقات کرنے پر ہی پتہ چل سکے گا کہ ولسن ہے اور اس جزیرے سے سائرل کا کیا تعلق ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ مجھے اس ولسن کا حلیہ بتا دیں۔ میں اسے اس جزیرے کے ساتھ دوسری مخصوص جگہوں پر بھی تلاش کرنے کی کوشش کرتا

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہوں۔ اگر وہ مل گیا تو پھر آپ کے لئے اس لڑکی تک پہنچنا آسان ہو جائے گا''...... کلارک نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اسے وِلسن کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں اپنے آدمیوں کو اس کام پر لگا دیتا ہوں۔ اگر ولسن جزیرے پر ہوا اور وہ کسی بھی میک اپ میں ہوا تو میرے آدمی اس کا پتہ لگا لیں گے۔ ان کے پاس جدید گلاسز والی گاگلز ہیں جن سے ہر انسان کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے کو دیکھا جا سکتا ہے اور ولسن کے لئے تو آپ کا قد کاٹھ کے حوالے سے بتایا ہوا حلیہ ہی ہمارے لئے کافی ثابت ہو گا''...... کلارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنی کوشش کرو ہم جزیرہ کارٹم جا کر اس لڑکی کو ٹریس کرنے کی کوشش کرتے ہیں''...... عمران نے کہا تو کلارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایک آدمی کے ذریعے آپ کو کاغذات اور لانچ کی تفصیلات بھجوا دیتا ہوں۔ اس آدمی کا نام کارلی ہے۔ میں آپ کو چند کوڈز بتاتا ہوں۔ کوڈز کے تبادلے کے بعد آپ اس پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ وہ آپ کو ساحل پر اس لانچ تک پہنچا دے گا اور اس کے بعد آپ جہاں چاہیں چلے جائیں۔ لانچ میں کروک آپ کو ایک جدید ساخت کا بی فائیو ٹرانسمیٹر دے دے گا۔ اس ٹرانسمیٹر پر ضرورت کے وقت آپ مجھ سے رابطہ کر سکتے ہیں''......

کلارک نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا تو کلارک اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ آدمی آ گیا۔ کلارک کے بتائے ہوئے مخصوص کوڈز کے تبادلے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی اس آدمی کے ساتھ ہو لئے۔ اس آدمی کا نام کارلی تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے اس کے ساتھ جانے کا کہا اور پھر وہ خود بھی واش روم میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ میک اپ کر کے اور لباس بدل کر باہر آیا اور پھر اپنا سامان لے کر ہوٹل کے عقبی راستے سے باہر آ گیا۔ چند سڑکیں عبور کر کے وہ اس مخصوص کار تک آ گیا جو ہوٹل سے کچھ فاصلے پر موجود تھی جس کے بارے میں کارلی نے اسے بتا دیا تھا۔ کارلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ عقبی سیٹوں پر عمران کے ساتھی بیٹھے تھے جبکہ سائیڈ سیٹ عمران کے لئے خالی تھی۔ عمران کار کا دروازہ کھول کر اطمینان سے اندر بیٹھ گیا۔ اسے نئے میک اپ میں دیکھ کر سب چونک پڑے۔

''بے فکر رہو۔ میں عمران ہوں''...... عمران نے نارمل لہجے میں کہا تو ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''چلیں''...... کارلی نے کہا۔

''ہاں چلو''...... عمران نے کہا تو کارلی نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی اور پھر کار تیزی سے سڑکوں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

پر دوڑنے لگی۔

"ہماری کار کا تعاقب کیا جا رہا ہے"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"ہاں۔ میں اس بلیک فورڈ کار کو پہلے بھی دیکھ چکا ہوں"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... کارلی نے کہا۔

"شاید ہماری سائنسی آلات سے نگرانی کی جا رہی تھی اسی لئے میک اپ بدلنے کے باوجود یہ ہمارے پیچھے آ گئے ہیں۔ مجھے ان کے ارادے ابھی تک معلوم نہیں ہو رہے ہیں اس لئے ہمیں ان سے پیچھا چھڑانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے میں کار کی سپیڈ بڑھاؤں اور انہیں ڈاج دے کر نکل جاؤں"...... کارلی نے کہا۔

"یہ بلیک فورڈ ہے۔ فور سلنڈرز والی۔ تمہاری سوک کار ہے جس میں دو سلنڈر ہیں اس کار کے مقابلے میں بلیک فورڈ کار کی رفتار زیادہ تیز ہے نہ تم اس سے پیچھا چھڑا سکتے ہو اور نہ ہی اسے ڈاج دے کر نکل سکتے ہو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر"...... کارلی نے کہا۔

"ہمیں اس کار کو ہٹ کرنا ہو گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کار میں مجھے ایک ہی آدمی دکھائی دے رہا ہے"...... کیپٹن

شکیل نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس آدمی کو پہچان گیا ہوں"...... کارلی نے کہا۔

"کون ہے یہ"...... عمران نے پوچھا۔

"اس آدمی کا تعلق یہاں کے ایک کرمنل گروپ سے ہے جس کا سربراہ کارڈون ہے اور یہ آدمی اس کارڈون کا رائٹ ہینڈ ٹیلر ہے"...... کارلی نے کہا۔

"میں اس ٹیلر کو پکڑنا چاہتا ہوں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو کارلی چونک پڑا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں کار کسی ویران علاقے میں لے جاتا ہوں۔ وہاں ہم اس کا شکار کر سکتے ہیں"...... کارلی نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کارلی نے کار کی رفتار بڑھا دی۔

اب سیاہ رنگ کی کار ان کی کار سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن کارلی نے نہ صرف کار کی رفتار بڑھا دی تھی بلکہ وہ اس انداز میں کار چلا رہا تھا کہ سیاہ کار کو آگے نکلنے کے لئے راستہ ہی نہ مل سکتا تھا۔ دونوں کاریں آگے پیچھے تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئیں آگے بڑھی جا رہی تھیں۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا تھا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کی تیز رفتار دوڑ کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں پر سڑک کے دونوں اطراف میں درختوں کے گھنے ذخیرے تھے۔ ان کے پیچھے اور آگے اور کوئی کار نہ تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"یہ جگہ مناسب ہے۔ تم اب کار کو گھما کر اسے سڑک کے درمیان میں روک لو"...... عمران نے کہا اور کارلی نے ذرا سی رفتار اور تیز کر کے یکلخت اسٹیرنگ کو پوری قوت سے گھما دیا اور کار کسی لٹو کی طرح گھومی اور پھر سڑک پر ترچھی ہو کر رک گئی۔ بریک لگنے کی تیز آواز انہیں عقب میں بھی سنائی دی اسی لمحے عمران دروازہ کھول کر نیچے کودا اور پھر پلک جھپکنے میں وہ سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھے ہوئے آدمی کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا کار سے باہر آ گرا۔ عمران نے نہایت تیزی سے کام لیتے ہوئے نہ صرف کار کا دروازہ کھول دیا تھا بلکہ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کو یکلخت گردن سے پکڑ کر ایک زور دار جھٹکے سے باہر بھی اچھال دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر ایک زور دار ضرب لگی اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اب کار سے نیچے اترے کھڑے تھے۔

"تم سب اپنی کار میں بیٹھ جاؤ اور کارلی تم کار آگے لے چلو۔ میں اب اس کار میں تمہارے پیچھے آؤں گا"...... عمران نے اس بے ہوش آدمی کو عقبی سیٹوں کے درمیان ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن تم کرنا کیا چاہتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ تم سب جاؤ۔ دیر ہونے سے کہیں وہ کارڈون چونک نہ جائے۔ جلدی کرو"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو وہ سب تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گئے جس میں وہ کارلی کے ساتھ آئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس آدمی کی نبض چیک کی اور پھر اطمینان بھرے انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے اس نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے آگے بڑھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کارلی کی کار اس کے ساتھیوں کو لئے آگے بڑھ گئی تو پھر عمران نے کار اس کے پیچھے ڈال دی لیکن اس نے جان بوجھ کر اب فاصلہ کافی رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے اور وہ انتہائی حد تک سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا اس کارڈون کا تعلق سائرل سے ہو سکتا ہے لیکن کیسے۔ کارلی تو کہہ رہا تھا کہ اس کا تعلق مقامی گروپ سے ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ سوچتے ہوئے مسلسل کار دوڑا رہا تھا۔ تھوڑی دور آگے جانے کے بعد اسے سڑک کے کنارے ایک بڑا سا پتھر پڑا نظر آیا تو اس نے بریکیں لگا کر کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے وہ پتھر اٹھایا اور اسے لا کر اپنے قدموں کے پاس رکھ دیا۔ ایک بار پھر کار تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی۔ عمران نے اب اپنی بیلٹ کھولنی شروع کر دی بیلٹ کھول کر اس نے اسے بھی سائیڈ سیٹ پر رکھ دیا اور اطمینان سے کار چلانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد کارلی کی کار اسے آگے جاتی دکھائی دی اور پھر کچھ مزید فاصلہ طے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہوا تھا کہ یکلخت کار کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اسے اب تک صرف یہی فکر تھی کہ وہ اس کارڈون کی فریکوئنسی نہ جانتا تھا اس لئے وہ خود اسے کال نہ کر سکتا تھا لیکن اب خودبخود کال آ جانے سے اس کا یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا تھا۔

''ہیلو ہیلو۔ کارڈون کالنگ ٹیلر۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس باس۔ ٹیلر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران کے حلق سے بدلی ہوئی آواز نکلی۔ اس نے چونکہ ٹیلر کی آواز نہ سنی تھی اس لئے اس نے آواز میں ایسی تبدیلی کر لی تھی جیسے اس کا گلا خراب ہو گیا ہو۔

''یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے اور تم کہاں پر ہو۔ اوور''...... دوسری طرف سے کارڈون نے چیختے ہوئے پوچھا۔

''میرا گلا خراب ہو گیا ہے باس۔ یہاں کی دھول مٹی کی وجہ سے شاید ایسا ہوا ہے اور باس اب ہم پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے ہیں۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور''...... عمران نے ٹیلر کے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ تم جس کار کا تعاقب کر رہے تھے۔ وہ کار اب تم سے کتنے فاصلے پر ہے۔ اوور''...... کارڈون نے پوچھا۔

''انہیں تعاقب کا شک نہ ہو اس لئے میں ان سے آگے نکل آیا

ہوں باس اور اب وہ کار مجھ سے تقریباً دو سو میٹر پیچھے ہے اور چونکہ اس طرف آنے والا یہی ایک راستہ ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اسی طرف آ رہے ہوں گے اور اس سڑک پر اور کوئی کار موجود نہیں ہے۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب تم ایسا کرو کہ فاصلہ مزید بڑھا دو۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا اس کے ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا اور کار کی رفتار یکلخت انتہائی تیز کر دی۔ آگے جانے والی کارلی کی کار کی رفتار آہستہ ہو گئی اور چند لمحوں بعد عمران کار ان کی سائیڈ میں لے گیا۔

''کیا ہوا''...... کارلی نے کار کے شیشے سے سر نکال کر پوچھا۔

''میری بات دھیان سے سنو کارلی۔ اب تم نے اپنی کار لے کر نہایت تیز رفتاری سے آگے نکل جانا ہے۔ میں پیچھے رہ جاؤں گا۔ تم نے رکنا نہیں ہے بلکہ سیدھے ساحل پر پہنچ چلے جانا جہاں پر لانچ موجود ہے۔ تم مجھے اس جگہ کا پتہ بتا دو میں بھی وہیں آ جاؤں گا۔ تم سب نے وہیں میرا انتظار کرنا ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو کارلی نے اسے اس مقام کے بارے میں بتانا شروع کر دیا جہاں پر لانچ موجود تھی۔

''ٹھیک ہے اب تم جاؤ''...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ جولیا یا اس کے ساتھی عمران سے کچھ کہتے عمران نے تیزی سے کار

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کی رفتار کم کر دی۔ دوسرے لمحے کارلی کار لے کر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ درختوں کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا اور اب سامنے کی طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ان پہاڑیوں کے اس طرف عمران کو ایک کھائی دکھائی دی تو اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ کھائی کو دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک پلان آیا اور اس نے کار کی رفتار اور زیادہ تیز کر کے اسے کھائی کی طرف دوڑانا شروع کر دیا۔ کھائی کی طرف جانے والا راستہ کچا اور پتھروں سے بھرا ہوا تھا اور عمران چونکہ کار تیزی سے دوڑا رہا تھا اس لئے کار بار بار اچھل رہی تھی لیکن عمران کو کوئی پراہ نہ تھی۔ وہ خاموش بیٹھا کار چلا رہا تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ وہ ایک خوفناک خطرے کو دعوت دے رہا ہے۔ گیر بدلتے ہوئے اس نے ٹاپ گیئر لگایا اور ساتھ ہی اس نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول دیا۔ اب کھائی کافی نزدیک آ گئی تھی جسے عمران نے دور سے ہی دیکھ کر اندازہ لگا لیا تھا کہ کھائی انتہائی گہری ہے۔ اگر کار اسی طرح دوڑتی جاتی تو چند لمحوں بعد یقیناً اس کھائی میں جا گرتی۔ اس کا ایک ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر جم گیا اور دوسرا ہاتھ اس نے اسٹیرنگ پر رکھ لیا۔ یہی لمحہ اس کے لئے انتہائی خطرناک تھا۔ کھائی قریب آ چکی تھی۔ عمران نے ہاتھ کی مدد سے تیزی سے اسٹیرنگ کو گھمایا تو کار انتہائی رفتار سے قدرے ترچھی ہو کر کھائی کی جانب بڑھی۔ جب کھائی بے حد قریب آئی تو عمران نے یکلخت کھلے دروازے سے باہر چھلانگ لگا دی۔ وہ کچی زمین

پر گرا اور تیزی سے رول ہوتا چلا گیا۔ اس نے خود کو سنبھالا اور سر اٹھا کر دیکھا تو کار تیزی سے کھائی کی طرف بڑھ رہی تھی پھر کھائی کے کنارے پر پہنچ ہی کار کسی جیٹ جہاز کی طرح ہوا میں اٹھی اور بلندی پر جا کر آگے کی طرف جھکی اور نیچے گرتی نظر آئی۔

نیچے کودنے کی وجہ سے عمران کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑنے لگی تھیں لیکن اس کے باوجود عمران تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر وہ کھائی کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے اس نے کار کو کھائی کی گہرائی میں گرتے اور اس کے ٹکڑے بکھرتے دیکھے۔ کار کو تباہ ہوتا دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ابھی عمران وہاں کھڑا تباہ ہونے والی کار کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے دور پہاڑی کے اوپر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ مسلسل تین فائر ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

عمران تیزی سے مڑا اور پھر کھائی کی سائیڈ سے ہوتا ہوا وہ ایک پہاڑی کے پاس آیا اور پھر وہ اس پہاڑی کے اوپر چڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ پہاڑی پر پہنچا تو یکلخت ٹھٹھک گیا۔ اسے وہاں پانچ افراد دکھائی دیئے جو پہاڑی پر سے نیچے اتر رہے تھے۔ وہ پانچوں آدمی سامنے کے رخ سے نیچے اتر رہے تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ اب وہ ان تین فائروں کی وجہ سمجھ گیا تھا۔ کارڈون نے سڑک کی دوسری طرف پہاڑی پر بھی اپنے آدمی بٹھا رکھے تھے۔ وہ کارلی کی کار پر حملہ کرانا چاہتا تھا اور اگر کوئی بچ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

جاتا تو اس کے آدمی اوپر سے مشین گنوں کا فائر کر کے اس کا خاتمہ کر دیتے۔ عمران کو اس بات کی حیرت تھی کہ کارلی اس کے کہنے پر خود کار کو اس ویران مقام پر لایا تھا پھر کارڈون کے ساتھی یہاں کیسے پہنچ گئے تھے۔ عمران کو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کارڈون کو اس بات کا پہلے سے ہی علم ہو گا کہ ٹیلر کی کار ان کی نظروں میں آ جائے اور عمران اسے پکڑنے کے لئے کار کو اس ویران مقام کی طرف لائے گا۔ ایسی صورت میں ان کی کار پر حملہ کرنا زیادہ آسان ثابت ہو سکتا ہے۔ اب عمران کی سمجھ میں ٹیلر کی کار کا نزدیک سے تعاقب کرنے کا مطلب سمجھ میں آ گیا تھا۔ شاید اس علاقے میں یہی ایک ویران مقام تھا جس کے بارے میں کارڈون کو بھی علم تھا اور اس کے ساتھی کارلی کو بھی اور کارلی اپنے طور پر کار کو اسی مقام پر لے آیا تھا جہاں پر کارڈون نے ان کی ہلاکت کے لئے جال بچھایا ہوا تھا۔ عمران چونکہ ان کی موجودگی سے واقف نہ تھا اس لئے وہ بے خبری میں مارا جا سکتا تھا۔ لیکن اب وہ نیچے اتر چکے تھے۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا وہ بالکل کسی پہاڑی خرگوش کی طرح دوڑ رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں پہاڑی کے اوپر گھومتی ہوئی سڑک پر ایک اور کار کھڑی تھی۔ عمران نے جلدی سے چٹانوں کی اوٹ لی اور پھر اوٹ لئے ہوئے وہ آگے بڑھتا چلا گیا تاکہ اگر اس کار میں کوئی موجود ہو تو اسے چیک نہ کر سکے اور پھر اسے

دور سے پولیس کاروں کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں لیکن اس نے اپنی رفتار کم نہ کی۔ مسلسل دوڑنے کی وجہ سے وہ اب تیز تیز سانس لے رہا تھا۔ اس کا پورا جسم پسینے سے تر ہو چکا تھا۔ اب وہ پہاڑی سے اتر آیا تھا۔ کیونکہ پہاڑی چٹانوں کی نسبت سپاٹ سڑک پر دوڑنا آسان تھا لیکن نیچے آتے ہوئے اچانک اس نے کارلی کی کار کو واپس آتے دیکھا تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا، کارلی کو واپس لا رہی ہے۔ جولیا یہی سمجھی ہو گی کہ عمران کار میں ہی موجود ہو گا۔ وہ اپنے متعلق جولیا کے جذبات کو اچھی طرح جانتا تھا اور پھر جب وہ اچھل کر سڑک پر پہنچا تو اسی لمحے کارلی کی کار بھی اس کے قریب پہنچ گئی۔

"اوہ اوہ۔ تو تم زندہ ہو۔ اوہ اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم زندہ ہو"...... جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اس کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی۔

"اب کیا کروں۔ میرا کنوارہ مرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے کیونکہ کنواروں کا جنازہ جائز نہیں ہوتا"...... عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھی کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران نے عقبی دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر بیٹھ گیا۔ کارلی نے تیزی سے کار کا رخ موڑا اور پھر اس نے سڑک پر کار تیزی سے دوڑانا شروع کر دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''کیا ہوا۔ تم پہاڑی چڑھ کر اس طرف کیوں آئے ہو اور اس کار کا کیا ہوا ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''آپ نے یہ اچھا کیا ہے کہ پہاڑی پر موجود افراد پر حملہ نہیں کیا ورنہ کارڈون کو پتہ چل جاتا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے ایسی صورت میں وہ پورے گروپ کو حرکت میں لے آتا اور ہمارے لئے خواہ مخواہ سر درد بن جاتا۔ کار کھائی میں گرنے کو وہ حادثہ سمجھ سکتا ہے اور اب مجھے اس بات کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ آپ کا لانچ میں سفر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ آپ لانچ میں سفر نہ کریں''...... کارلی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''سمندری سفر کئے بغیر ہم جزیرہ کارٹم کیسے پہنچیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''ہماری لانچ کو کہیں بھی چیک کیا جا سکتا ہے جناب اور اسے کہیں بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں مراٹے سے بات کرتا ہوں۔ وہ بحری اسمگلر ہے۔ اس کے سمندر میں کئی شپس، لانچیں اور بوٹس ہیں جو ارد گرد کے جزیروں سے گزر کر دوسرے ممالک میں سامان ترسیل کرتے ہیں۔ اگر وہ مان جائے تو اس کے کسی مال بردار شپ یا لانچ کے ذریعے آپ اس جزیرے پر پہنچ سکتے ہیں۔ اس طرح آپ دشمنوں کی نظروں میں بھی آنے سے بچ

جائیں گے اور کسی خطرے کا بھی سامنا نہ ہو گا''...... کارلی نے کہا۔

''صورت حال تو واقعی خطرناک ہے۔ جس طرح سے ہمارے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سمندر میں اس سے زیادہ خطرناک کارروائیاں ہونے کے امکان ہو سکتے ہیں اور ہمیں ابھی بہت کام کرنا ہے۔ جزیرہ کارٹم پہنچ کر ولسن کو ڈھونڈنا ہے جس کے ذریعے ہم اس لڑکی تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس لئے اگر ہمیں جزیرہ کارٹم پہنچنے کا کوئی محفوظ طریقہ مل جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ واقعی کھلی لانچ میں سفر کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کسی دوسری لانچ، موٹر بوٹ یا پھر شپ میں چھپ کر جائیں اور جیسے ہی وہ جزیرہ کارٹم کے قریب سے گزرے ہم سمندر میں کود جائیں اور پھر تیرتے ہوئے جزیرے پر پہنچ جائیں تو ہم دشمنوں کی نظروں میں آنے سے بچ سکتے ہیں اور یہی طریقہ ہمارے لئے مناسب ہے''۔ عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''تو پھر میں مراٹے کو کال کرتا ہوں اگر وہ مان گیا تو ہمارے لئے بہتر ثابت ہو گا''...... کارلی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

سائرل اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو سائرل نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے کارڈون مسلسل کال دے رہا تھا۔

''ہیلو ہیلو۔ کارڈون کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے کارڈون نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ سائرل اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... سائرل نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیف میں کارڈون بول رہا ہوں ہولنگو سٹی سے۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر لیا تھا۔ اوور''...... کارڈون نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اگر تم نے انہیں ٹریس کر لیا ہے تو پھر اب تک وہ یقیناً تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہوں گے لیکن یہ تمہاری آواز

میں پریشانی کیوں ہے۔ اوور''...... سائرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک ہوٹل میں پہنچے تھے۔ عمران کے ساتھیوں کو تو میں نہیں پہچانتا تھا لیکن عمران اپنے اصل چہرے میں تھا۔ میں نے اس ہوٹل کی نگرانی پر اپنے آدمی بٹھا دیئے تھے۔ میرا ارادہ تھا کہ میں انہیں سائنسی آلات سے چیک کروں اور پھر انہیں کسی طرح سے ہوٹل سے باہر آنے پر مجبور کروں تاکہ ان کا باہر باقاعدہ شکار کھیلا جا سکے۔ میرا ایک آدمی اس پاکیشیائی فارن ایجنٹ کلارک کی بھی نگرانی پر مامور تھا۔ کلارک ہوٹل میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملنے آیا تھا۔ میرے آدمی نے ان کے کمرے میں دروازے کے نیچے سے ایک بگ پہنچا دیا تاکہ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سنی جا سکے اور چیف ان کی بات چیت سے یہ کنفرم ہو گیا کہ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں جو جزیرہ کارٹم جانے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔ کلارک نے ان کے لئے ایک لانچ کا بندوبست کیا تھا تاکہ وہ جزیرہ کارٹم کے ساتھ ساتھ دوسرے جزیروں کو بھی چیک کر سکیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کارڈون نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''پھر۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ نانسنس۔ اوور''...... سائرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کلارک نے انہیں بتایا تھا کہ اس کا ایک خاص آدمی انہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

لینے آئے گا تو وہ اس کے ساتھ ساحل پر چلے جائیں جہاں ان کے لئے لانچ تیار ہو گی تو میں نے ایک پلاننگ کی۔ میں کلارک کے آدمی کے آنے کا انتظار کرنے لگا اور پھر جیسے ہی اس کا آدمی آیا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر نکل گیا۔ اس بار عمران نے میک اپ کر لیا تھا لیکن چونکہ ہم کلارک کے ساتھی کارلی کو پہچان چکے تھے کیونکہ یہ پہلے سپر سروس میں کام کر چکا ہے اس لئے میرے کہنے پر میرا ساتھی ٹیلر جان بوجھ کر ان کے قریب جا کر ان کا تعاقب کرنے لگا تاکہ انہیں تعاقب کا اندازہ ہو جائے اور چیف میں عمران کی عادت جانتا ہوں۔ وہ اپنا تعاقب جھٹک کر نکل جانے کی بجائے تعاقب کرنے والوں کو ضرور پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ سٹی ہولنگو میں ایک پہاڑی راستہ ہے جو عموماً ویران رہتا ہے اور اس طرف پہاڑی کھائیاں بھی موجود ہیں۔ میں نے وہاں اپنے مسلح آدمیوں کو پہنچا دیا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کار لے کر اس طرف آئیں تو وہ میزائلوں سے ان کی کار اُڑا دیں۔ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ تعاقب کا پتہ لگتے ہی عمران نے کار اس ویران راستے کی طرف موڑ لی اور پھر میری توقع کے عین مطابق اس نے ٹیلر کو پکڑ لیا۔ اس کے بعد اس نے ٹیلر کی کار لی اور اسے لے کر ایک طرف روانہ ہو گیا۔ پہاڑی کے پیچھے میرے آدمی موجود تھے تاکہ وہ کارلی کی کار کو نشانہ بنا سکیں لیکن پھر جو کچھ ہوا وہ میری توقع کے خلاف تھا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کارڈون نے کہا تو

اس کے آخری الفاظ سن کر سائرل بری طرح سے چونک پڑا۔

''توقع کے خلاف۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا تمہاری توقع کے خلاف۔ اوور''...... سائرل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''عمران نے نہایت چالاکی سے کام لیتے ہوئے ٹیلر کو کار کو ایک کھائی میں پھینک دیا اور اس کے کہنے پر اس کے ساتھی کار پہاڑی کے پیچھے دوسری طرف لے گئے تھے۔ عمران پہاڑی چڑھ کر دوسری طرف گیا اور پھر وہ اس کار میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ جبکہ میرے ساتھی یہ سمجھے کہ عمران کی کار حادثے میں تباہ ہو گئی ہے اور وہ سب اس حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوور''...... کارڈون نے باقی تفصیل بتائی تو سائرل کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''تو تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں ناکام رہے ہو نانسنس۔ اوور''...... سائرل نے بری طرح سے چنگھاڑتے ہوئے کہا۔

''سوری چیف۔ اوور''...... کارڈون نے دبے دبے سے لہجے میں کہا۔

''وہاٹ سوری نانسنس۔ تم سے ایک چھوٹا سا کام نہیں ہو سکا ہے اور تم خواہ مخواہ اپنی طاقت اور ذہانت کے ڈھنڈورے پیٹتے رہتے ہو۔ نانسنس''...... سائرل نے بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا جا رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

رہا ہو اور وہ اس کارڈون کے اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے اُڑا کر رکھ دے۔

''میں نے کوشش کی تھی چیف لیکن۔ اوور''...... کارڈون نے اسی طرح دبے دبے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ تم اور تمہاری کوشش بھاڑ میں گئی۔ بند کرو ٹرانسمیٹر۔ مجھے تمہاری منحوس آواز نہیں سننی۔ نانسنس۔ اوور اینڈ آل''...... سائرل نے بری طرح سے چنگھاڑتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''ہونہہ۔ خود کو بہت بڑی توپ سمجھتا تھا نانسنس۔ کہتا تھا ہر کام چٹکی بجا کر پورا کر لینے کی خاصیت رکھتا ہے اور گنتی کے چند افراد کو ہلاک نہیں کر سکا۔ نانسنس''...... سائرل نے ٹرانسمیٹر میز پر پٹختے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ کچھ دیر غصے سے اسی طرح بل کھاتا رہا پھر اس کا چہرہ آہستہ آہستہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اب یہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً کارٹم جزیرے پر جائیں گے ٹھیک ہے اب کارٹم میں ہی ان کی قبر بنے گی۔ دیکھتا ہوں وہ کیسے بچتے ہیں''...... سائرل نے غراتے ہوئے کہا اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر تیزی سے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''یس۔ اینڈریو اٹنڈنگ۔ اوور''...... چند لمحوں بعد اینڈریو کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

''سائرل کالنگ۔ اوور''...... سائرل نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... اینڈریو نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنو اینڈریو۔ عمران اور اس کے ساتھی کارڈون کو دھوکہ دے کر جزیرہ کارٹم پہنچ رہے ہیں وہ ایک لانچ کے ذریعے آ رہے ہیں۔ عمران کے ساتھ ایک عورت اور تین مرد ہیں۔ اور جہاں تک میرا اندازہ ہے فارن ایجنٹ کلارک کا ایک خاص ایکریمین ساتھی کارلی بھی ان کے ساتھ ہے۔ تم نے انہیں فوری طور پر کور کرنا ہے۔ اوور''...... سائرل نے تیز لہجے میں کہا۔

''کارلی۔ کیا یہ وہی آدمی ہے جو اس سے قبل سپر سروس میں کام کرتا رہا ہے۔ اوور''...... اینڈریو نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہی ہے۔ اوور''...... سائرل نے جواب دیا۔

''اوہ۔ یہ کاری لازماً کارٹم پہنچ کر مراٹے کی خدمات حاصل کرے گا۔ مراٹے اس کا بڑا گہرا دوست ہے اور وہ جزیروں کا سانپ یا آئی لینڈ سنیک بھی کہلاتا ہے جسے عام طور پر آئی سنیک کہا جاتا ہے۔ اوور''...... اینڈریو نے کہا۔

''مراٹے۔ کون مراٹے۔ تم کس مراٹے کی بات کر رہے ہو۔ کیا وہ آئی سنیک جس کا تعلق صامالیہ کے پائریٹ گروپ سے بھی ہے۔ اوور''...... سائرل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''یس چیف۔ وہی مراٹے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب وہ کسی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

صورت بھی کارٹم پہنچ کر دوسرا سانس نہ لے سکیں گے۔ اوور“۔۔۔۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔

”تمہیں انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ بے حد خطرناک اور حد سے زیادہ چالاک ہیں۔ اوور“۔۔۔۔۔۔ سائرل نے کہا۔

”آپ بالکل بے فکر رہیں چیف۔ میں جلد ہی آپ کو وکٹری کی خبر دوں گا۔ اوور“۔۔۔۔۔۔ اینڈریو کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔

”اوکے۔ اوور اینڈ آل“۔۔۔۔۔۔ سائرل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب مجھے یقین ہے کہ یہ اینڈریو، کارڈون جیسی کوئی حماقت نہ کرے گا اور یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ضرور ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گا“۔۔۔۔۔۔ سائرل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے چند نمبر پریس کر دیئے۔

”یس“۔۔۔۔۔۔ رابطہ ملتے ہی مشینی آواز سنائی دی۔

”سائرل بول رہا ہوں۔ ڈی سیکشن کے انچارج میگراتھ سے بات کراؤ“۔۔۔۔۔۔ سائرل نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سائرل نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”ڈی سیکشن کا انچارج میگراتھ لائن پر ہے“۔۔۔۔۔۔ مشینی آواز آئی اور پھر ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

”سائرل بول رہا ہوں“۔۔۔۔۔۔ سائرل نے کرخت لہجے میں کہا۔

”میگراتھ بول رہا ہوں چیف“۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے میگراتھ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”اس لڑکی کا کیا ہوا ہے۔ کیا ولسن اسے تمہارے پاس حفاظت سے لے کر پہنچ گیا ہے“۔۔۔۔۔۔ سائرل نے پوچھا۔

”یس چیف۔ ولسن اسے بحفاظت میرے پاس لے آیا تھا اور میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق اسے ون ون پوائنٹ میں منتقل کر دیا ہے اور اب وہ وہیں موجود ہے“۔۔۔۔۔۔ میگراتھ نے جواب دیا۔

”اس کی دماغی پوزیشن کیا ہے۔ کیا اس کا دماغ اسکین کر کے فوری طور پر فارمولا ریکور کیا جا سکتا ہے“۔۔۔۔۔۔ سائرل نے پوچھا۔

”نو چیف۔ ابھی اس کی دماغی پوزیشن ٹھیک نہیں ہے۔ اسے مسلسل بے ہوشی کی حالت میں یہاں لایا گیا ہے اور اسے راستے میں لیکوئڈ غذائیں دی گئی ہیں جس سے وہ جسمانی طور پر بھی کمزور ہو گئی ہے۔ ایسی حالت میں اگر اس کا مائنڈ اسکین کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کے دماغ کی نسیں پھٹنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ جب تک وہ جسمانی اور دماغی طور پر نارمل نہیں ہو جاتی ہم اس کا مائنڈ اسکین کرنے کا رسک نہیں لے سکتے ہیں“۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے میگراتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کب تک ہو جائے گی وہ نارمل“۔۔۔۔۔۔ سائرل نے ہونٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

چباتے ہوئے کہا۔

''اسے پوری طرح سے نارمل ہونے میں ایک ہفتہ تو لگ ہی جائے گا چیف''...... میگراتھ نے کہا۔

''اوہ۔ ایک ہفتہ تو بہت زیادہ ہے''...... سائرل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مجبوری ہے چیف۔ فارمولے کے حصول کے لئے اب یہی ایک لڑکی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بھی ضائع ہو جائے۔ ایسا ہوا تو آپ کو فارمولے سے بھی ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں''...... میگراتھ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اس لڑکی کی حفاظت کے لئے ون ون پوائنٹ پر منتقل ہو جاؤ۔ اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس لڑکی کو چھڑانے کے لئے جزیرہ کارٹم پہنچ رہے ہیں۔ ان کے خلاف سپر فورس اور دوسرے گروپس کو حرکت میں لا کر میں خود ہینڈل کر رہا ہوں۔ جب تک عمران اور اس کے ساتھی ہمارا شکار نہیں بن جاتے اس وقت تک تم لڑکی کے ساتھ ون ون پوائنٹ پر رہو گے اور نہ کسی سے ملو گے اور نہ ہی کسی سے رابطہ کرو گے۔ سمجھ گئے میرے بات''...... سائرل نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے گی''...... میگراتھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو۔ ون ون پوائنٹ پر منتقل ہونے سے پہلے اس ولسن کا

خاتمہ کرا دو تاکہ وہ کسی بھی صورت میں عمران کے ہاتھ نہ لگ سکے۔ اسے ہلاک کرا کر اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر بھسم کرا دینا اور ضرورت کے وقت میں خود ہی تم سے مشینی رابطہ کروں گا۔ سوائے میرے مشینی رابطہ کرنے کے تم نہ کسی کی کوئی کال اٹنڈ کرو گے اور نہ ہی خود کسی سے رابطہ کرو گے''...... سائرل نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... میگراتھ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا تو سائرل نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

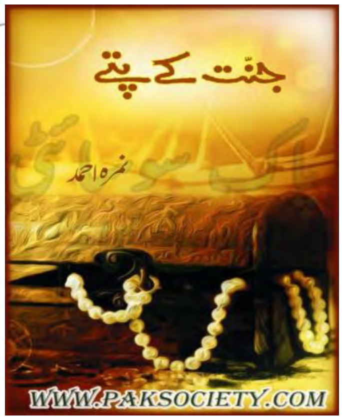

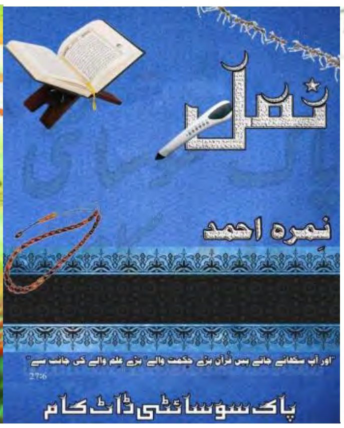

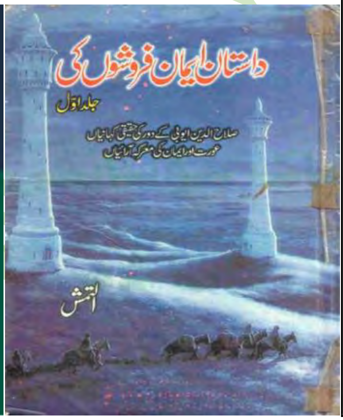

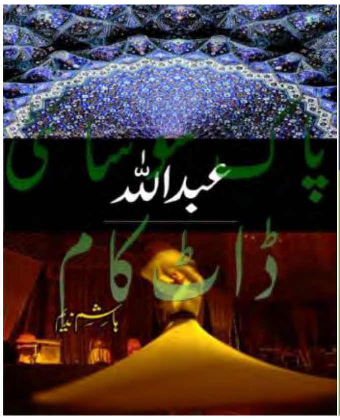

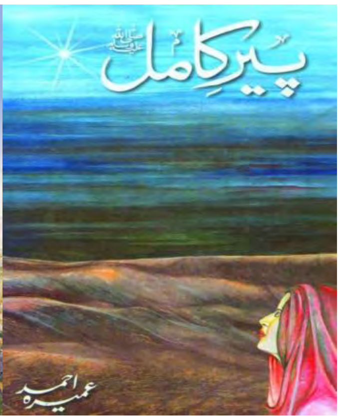

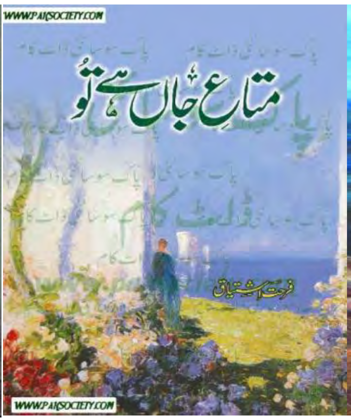

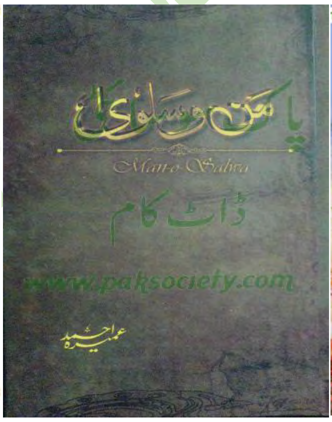

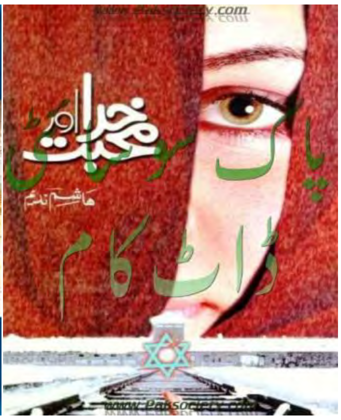

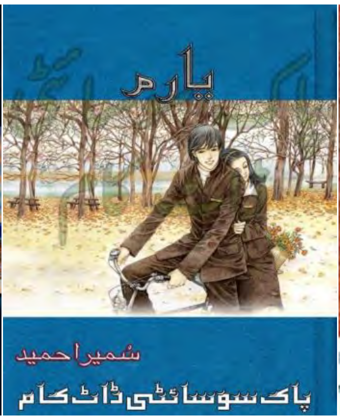

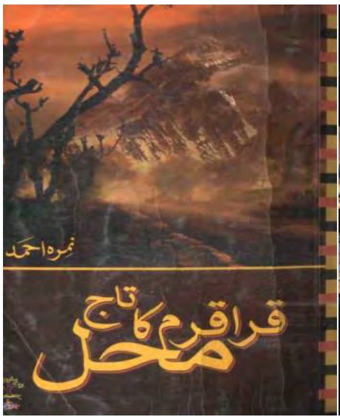

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

Downloaded From Paksociety.com

ہولنگوسٹی کے ایک اپارٹمنٹ کے خوبصورت اور بہترین طرز پر سجے ہوئے کمرے میں آرام کرسی پر بھورے بالوں اور تیکھے نقوش والی ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا اور وہ بڑے اطمینان سے رسالے میں موجود تصویریں دیکھنے میں مصروف تھی کہ کال بیل بج اٹھی تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"کون آ گیا اس وقت"...... لڑکی نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس نے رسالہ ایک طرف رکھا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"کون ہے"...... لڑکی نے دروازے کے قریب پہنچ کر اونچی آواز میں پوچھا۔

"مراٹے ہوں، کیتھی"...... باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو لڑکی جس کا نام کیتھی تھا، کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا اور اس کی

آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ اس نے فوراً لاک ہٹا کر دروازہ کھولا تو باہر ایک خوبصورت اور انتہائی صحت مند نوجوان کھڑا تھا۔

"تم اس طرح اچانک"...... کیتھی نے نوجوان کو دیکھ کر انتہائی مسرت اور حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی اس نوجوان کی غیر متوقع آمد پر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہو رہی ہو۔

"ہاں۔ کیوں میں نہیں آ سکتا"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں آ سکتے۔ میں تو ہمیشہ تمہارا انتظار ہی کرتی رہ جاتی ہوں۔ تم کال کر کے کئی بار آنے کا کہہ چکے ہو۔ اور میں تمہارے لئے اس فلیٹ کو سجاتی ہوں۔ طرح طرح کے لوازمات تیار کرتی ہوں لیکن عین وقت پر تمہیں کوئی نہ کوئی کام آن پڑتا ہے اور تمہاری آمد مؤخر ہو جاتی ہے اور میں اپنا سا منہ لے کر رہ جاتی ہوں اور آج نہ تم سے میری فون پر بات ہوئی اور نہ تم نے آنے کا بتایا اور سیدھے میرے دروازے پر پہنچ گئے"...... کیتھی نے رکے بغیر تیز تیز بولتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے ارے۔ اتنی تیز رفتاری سے بول رہی ہو۔ اتنی تیز تو نان اسٹاپ ٹرین بھی نہیں چلتی"...... نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا تو کیتھی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں واقعی تمہیں دیکھ کر حیران ہو رہی ہوں مراٹے اور مجھے ابھی تک اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا ہے کہ تم میرے سامنے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کھڑے ہو۔آؤ اندر آ جاؤ“...... کیتھی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو مراٹے بھی ہنستے ہوئے اندر آ گیا۔کیتھی نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر وہ دونوں چلتے ہوئے سٹنگ روم میں آ گئے۔ سٹنگ روم نہایت خوبصورت فرنیچر سے آراستہ تھا اور وہاں کی سجاوٹ کیتھی کی ہنرمندی اور نفاست کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

”اپنے گھر کی سجاوٹ اور خوبصورتی میں تم اپنی مثال آپ ہو“۔ مراٹے نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیتھی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”کیا لاؤں تمہارے لئے“...... کیتھی نے اس کی جانب بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

” جو چاہے لے آؤ“...... مراٹے نے کہا تو کیتھی ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اور پھروہ مڑی اور تیز تیز چلتی ہوئی کچن کی سائیڈ پر بنے ہوئے ایک ریک کی طرف چلی گئی جہاں بے شمار شراب کی بوتلیں اور گلاس ایک خاص ترتیب سے رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک بڑی بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لے کر واپس آ گئی۔ اس نے بوتل اور گلاس مراٹے کے سامنے رکھ دیئے۔

”یہ لو یہ تمہاری پسندیدہ شراب ۔ میں اس برانڈ علاوہ دوسرے کسی برانڈ کی شراب نہیں لاتی ہوں“...... کیتھی نے کہا تو مراٹے مسکرا دیا۔ اس نے گلاس اٹھانے کی بجائے بوتل اٹھائی اور اس کا کارک نما ڈھکن منہ میں لے کر زور دار جھٹکے سے کھولا اور منہ میں آنے والا ڈھکن زور سے ایک طرف اچھال دیا۔

”اگر تم میری پسند کی شراب کے بارے میں جانتی ہو تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ میں اپنا پسندیدہ فلیور گلاس سے نہیں بوتل سے ہی پیتا ہوں۔ تم اپنے لئے دوسری بوتل لے آؤ“...... مراٹے نے کہا اور پھر اس نے بوتل منہ سے لگائی اور شراب پینا شروع ہو گیا۔کیتھی ہنستی ہوئی دوبارہ ریک کی طرف گئی اور وہاں سے ایک اور بوتل اٹھا کر لے آئی اور اس نے وہ بوتل بھی لا کر مراٹے کے سامنے رکھ دی۔ مراٹے نے منہ سے اس وقت بوتل ہٹائی جب شراب کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق میں نہ اتر گیا اور بوتل پوری خالی نہ ہو گئی۔ بوتل خالی کر کے اس نے سامنے میز پر رکھ دی اور پھر سامنے بیٹھی ہوئی کیتھی کی طرف دیکھنے لگا۔ ایک ہی بوتل پی کر اس کی آنکھوں میں سرخی ابھر آئی تھی۔

”دوسری بوتل بھی حاضر ہے“...... کیتھی نے دوسری بوتل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں ایک ہی بوتل پیتا ہوں۔ دوسری بوتل پینے کی صورت میں مجھے اگلے ہی دن یہاں سے اٹھ کر جانا پڑے گا“۔ مراٹے نے کہا۔

”یہی تو میں چاہتی ہوں“...... کیتھی نے اس کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا۔کیا مطلب۔کیا کہا تم نے“...... مراٹے نے چونک کر کہا جیسے اس نے کیتھی کی بات سنی ہی نہ ہو۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"کچھ نہیں۔ یہ بتاؤ آج تمہاری اچانک آمد کیسے ہوگئی"۔ کیتھی نے کہا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ کارلی جزیرہ کارٹم پہنچ رہا ہے"...... مراٹے نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے کہا۔

"کارلی۔ کیا مطلب"...... اس کی بات سن کر لڑکی نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"وہی کارلی۔ جو تمہیں دیکھ کر پاگل ہو جاتا ہے"...... نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا تو کیتھی نے اس بار ہنسنے کی بجائے منہ بنا لیا

"ہونہہ۔ وہ احمق ہے۔ تم جانتے ہو مراٹے کہ میں صرف تمہیں پسند کرتی ہوں اسے نہیں لیکن اس کے باوجود وہ مجھے جہاں دیکھ لیتا ہے احمقوں کی طرح بلکہ دھوپ میں بٹھائے ہوئے الوؤں کی طرح گھورنا شروع کر دیتا ہے"...... کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شاید اسی لئے وہ کہتا پھرتا ہے کہ مراٹے کے حسن نے کیتھی کے دل و دماغ پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ اس کی دیوانی ہو گئی ہے اور وہ اس کے سوا کسی کو دیکھنا پسند نہیں کرتی"...... مراٹے نے قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے کہا اور اس کی بات پر کیتھی بھی بڑے مترنم انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"جب وہ یہ سب جانتا ہے تو پھر اس کے یہاں آنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے"...... کیتھی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"مجھے بس یہ پتہ چلا ہے کہ وہ تم سے ہی ملنے آ رہا ہے شاید

اس کا تم سے ملنے کے لئے اچانک دل بے چین و بے قرار سا ہو گیا ہے"...... مراٹے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ سب فضول بکواس ہے۔ شاید تم مجھے ستانے کے لئے یہ سب کہہ رہے ہو۔ کارلی کو تو کیا سب کو اس بات کا علم ہے کہ میں ایک بار جس کی ہو جاتی ہوں اس کے سوا کسی دوسرے کے بارے میں سوچتی بھی نہیں اور ہمیشہ اسی کی وفادار رہتی ہوں۔ بے وفائی کا خون میری رگوں میں شامل نہیں ہے"...... کیتھی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اسے یقیناً اس بات کا غصہ ہو گا کہ تم نے اسے چھوڑ کر مجھے ہی اپنے لئے کیوں چن لیا ہے"...... مراٹے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تو میری اپنی مرضی ہے اس پر کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... کیتھی نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ایک اور بات بتا دوں کہ اس بار وہ اکیلا نہیں آیا ہے اس کے ساتھ اس کے چند ساتھی بھی ہیں جو اس سے زیادہ خطرناک اور وحشی ہیں اور میری اطلاع یہی ہے کہ وہ ان آدمیوں کو یہاں اس لئے لایا ہے کہ وہ تمہیں یہاں سے زبردستی اغوا کر کے اپنے ساتھ لے جا سکے"...... مراٹے نے کہا اور کیتھی نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے کونین کی کڑوی گولی کے حلق میں اتر گئی ہو۔

"میں اس کی بوٹیاں نوچ لوں گی۔ اس کی یہ جرأت کہ وہ مجھے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

اغوا کر سکے۔ میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو گولیاں مار دوں گی ان سب کے ٹکڑے اُڑا دوں گی۔ وہ خود کو سمجھتا کیا ہے''...... کیتھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ پھر تو تم خونخوار حسینہ بن جاؤ گی اور خونخوار حسینہ کا نام سن کر میرے بھی پسینے چھوٹ جائیں گے اور سنو میں مذاق کر رہا ہوں۔ مراٹے کے ساتھ اس کے مہمان ہیں اور وہ ان مہمانوں کو تم سے ملانے کے لئے لا رہا ہے اور بس''...... مراٹے نے کہا۔

''مہمان۔ کیا مطلب۔ اب یہ مہمانوں کا کیا چکر چل گیا ہے''...... کیتھی نے چونک کر پوچھا۔

''میں نہیں جانتا''...... مراٹے نے کہا۔

''پھر تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے''...... کیتھی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے اس کا فون آیا تھا اور اس نے خود بتایا تھا کہ وہ اپنے چند مہمانوں کے ساتھ آ رہا ہے''...... مراٹے نے کہا۔

''تو کیا وہ واقعی مجھ سے ہی ملنے کے لئے آ رہا ہے''...... کیتھی نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم سے نہیں مجھ سے''...... مراٹے نے کہا تو کیتھی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''تو اتنی دیر سے تم مجھے احمق بنا رہے تھے کہ وہ میرے لئے آ

رہا ہے''...... کیتھی نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو مراٹے بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو کیتھی چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ اب کون آ گیا''...... کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ کارلی اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ میں نے انہیں یہاں ہی بلایا تھا''...... مراٹے نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیتھی بے اختیار اچھل پڑی۔

''یہاں بلایا تھا۔ تم نے کارلی کو یہاں میرے گھر بلایا تھا۔ کیوں''...... کیتھی نے حیرت اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس نے مجھ سے ملنا تھا اور میں اتفاق سے تمہاری طرف ہی آ رہا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے بھی مل لوں گا اور کارلی اور اس کے ساتھ آنے والے مہمانوں سے بھی۔ اس کے لئے مجھے دو الگ الگ جگہوں پر بھی نہ جانا پڑے گا''...... مراٹے نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیتھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو تم میرے گھر کو پبلک ڈیلنگ پوائنٹ بناؤ گے اب''۔ کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ بس رسمی سی ملاقات ہو گی۔ چند باتیں ہوں گی اور پھر وہ چلے جائیں گے۔ اس کے بعد میں شام تک تمہارے ہی پاس رکوں گا''...... مراٹے نے کہا تو کیتھی کی آنکھوں میں ایک بار

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

پھر چمک آ گئی۔

''پکا وعدہ کہ تم شام تک میرے پاس ہی رہو گے''۔ کیتھی نے کہا۔

''مراٹے جو کہہ دیتا ہے وہ وعدہ ہی ہوتا ہے یہ بات تم بخوبی جانتی ہو''...... مراٹے نے کہا۔

''ویری گڈ۔ اب سمجھو تمہارے مہمان میرے مہمان ہیں اور مجھے ان کی مہمان نوازی کر کے خوشی بھی ہو گی''...... کیتھی نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز چلتی ہوئی ایک بار پھر دروازے کی طرف چلی گئی۔ جب وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ چار مرد اور ایک حسین عورت تھی۔

''کارلی۔ آؤ آؤ۔ ہمیں تمہارا ہی انتظار تھا''...... انہیں دیکھ کر مراٹے نے چونک کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ ان میں سے ایک نوجوان بے حد تھکا تھکا سا لگ رہا تھا اور اس کی آنکھیں سوئی سوئی سی دکھائی دے رہی تھی تھیں اور چہرے سے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ گہری نیند سے ابھی بیدار ہوا ہو۔ کیتھی اور مراٹے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''پرنس۔ ہم مسٹر مراٹے کے پاس پہنچ گئے ہیں''...... کارلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہنچ گئے ہیں۔ واہ۔ مجھے بھی بڑی بھوک لگی ہوئی تھی۔ کہاں ہیں۔ لیکن قیمہ بھرا ہونا چاہئے۔ پراٹھے میں''...... اس آدمی نے بڑبڑا کر آنکھیں کھولتے ہوئے بڑے بڑے احمقانہ انداز میں کہا۔ اور پھر

یوں ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

''پراٹھے نہیں مراٹے۔ مسٹر مراٹے''...... کارلی نے کہا۔

''اوہ اچھا اچھا۔ یعنی راگ الاپنے والا۔ بہت خوب۔ تو یہاں بھی راگ الاپنے والے یعنی مراٹے موجود ہوتے ہیں۔ کون سا راگ سنائیں گے ملہار یا پھر کوئی اور''...... اس آدمی نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ کیا تمہیں بات کرنے کی تمیز نہیں ہے''...... عمران کی بات سن کر مراٹے نے غصیلے لہجے میں کہا۔ کارلی اس طرح ہونٹ کاٹ رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ اب کیا کرے۔

''مسٹر مراٹے۔ اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ زیادہ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری بے شمار شپس، لانچیں اور موٹر بوٹس ہیں جن میں تم یہاں منشیات کے ساتھ ساتھ ممنوعہ اسلحے کی بھی اسمگلنگ کرتے ہیں۔ لیکن تم کارلی کے دوست ہو اس لئے تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کروں گا۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ اگر میں نارکوٹک سپیشل ایجنسی کے چیف اسٹالنگ کو ایک کال کر دوں تو تم دوسرے روز سڑکوں پر بھیک مانگتے نظر آؤ گے''...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو مراٹے کا چہرہ یکلخت بدل گیا وہ اس طرح عمران کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو۔ کیتھی اور

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کارلی بھی انتہائی حیرت زدہ نظر آنے لگے تھے اور وہ بھی عمران کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کک۔ کک کون ہو تم"۔ مراٹے نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"صرف کارلی کا دوست ہوں اور بس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مراٹے اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اس کے جسم سے روح نکل چکی ہو۔

"تت۔ تت۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں یہ کام کرتا ہوں کیا کارلی نے کہا ہے"...... مراٹے کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"کارلی بیچارے کو تو بہت سی باتوں کا علم ہی نہیں ہے۔ تم اس بات کو چھوڑو۔ صرف اتنا بتاؤ کہ تمہارا کوئی مال بردار شپ، لانچ یا پھر موٹر بوٹ جزیرہ کارٹم کب جائے گی"...... عمران نے پوچھا۔

"جزیرہ کارٹم۔ کک۔ کک کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ مراٹے نے چونک کر پوچھا۔

"جو بات میں نے پوچھی ہے۔ اس کا جواب دو۔ دیکھو اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ مجھے کوئی ڈاج دے دو گے تو اس بات کو ذہن سے نکال دو۔ میرا واقعی تمہارے بزنس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی مجھے تمہارے کسی بھی معاملے سے کوئی تعلق رکھنا ہے۔ میں بس اپنے ساتھیوں سمیت اس جزیرے پر جانا چاہتا ہوں۔ اب تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو وہاں کیسے پہنچا سکتے ہو یہ سوچنا تمہارا کام

ہے۔ تم مجھے وہاں پہنچا دو تو تمہارا کام ختم"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"سوری نہ میں منشیات اور اسلحے کا دھندہ کرتا ہوں اور نہ ہی میرے پاس ایسا کوئی پرمٹ ہے کہ میں جزیرہ موٹری جا سکوں۔ میں یہاں اردگرد کے تمام جزیروں پر جا سکتا ہوں لیکن میرا جزیرہ کارٹم جانے پر پابندی ہے اور مجھے تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ مجھ پر جزیرہ کارٹم جانے پر پابندی کیوں عائد ہے اور اب بس میرے پاس تم لوگوں کو دینے کے لئے مزید وقت نہیں ہے۔ کارلی تم ان سب کو لے کر یہاں سے جا سکتے ہو ابھی اور اسی وقت۔ جاؤ فوراً چلے جاؤ یہاں سے"...... یکلخت مراٹے نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک طرف پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیتھی نے چونک کر ایک بار ٹیلی فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کیتھی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مراٹے سے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد اور کرخت آواز سنائی دی۔

"تم کون ہو"...... کیتھی نے بھی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق سپیشل برانچ سے ہے۔ میں نے تمہاری رہائش گاہ کو مسلح افراد کے ساتھ گھیر رکھا ہے۔ جلدی بات کراؤ ورنہ اس رہائش گاہ کو میں بموں اور میزائلوں سے اُڑا دوں گا"...... دوسری طرف

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

سے دھاڑتے ہوئے کہا گیا تو کیتھی بوکھلا گئی۔

"تمہارے لئے فون ہے"...... کیتھی نے رسیور کان سے ہٹا کر مراٹے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے۔ کیا مطلب"...... مراٹے نے چونک کر کہا اور اس سے رسیور لے کر کان سے لگا لیا۔

"مراٹے بول رہا ہوں"...... مراٹے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سنو۔ مراٹے۔ میں اینڈریو بول رہا ہوں۔ اینڈریو جسے تم یقیناً بلیو ڈریگن کے نام سے جانتے ہو"...... دوسری طرف سے ایک انتہائی کرخت آواز سنائی دی اور مراٹے کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں لیکن......" مراٹے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو مراٹے۔ میں چاہتا تو اس عمارت کو بموں سے اڑا دیتا جس میں تم اس وقت میرے دشمنوں کے ساتھ موجود ہو۔ ان دشمنوں کے ساتھ جنہیں تمہارا دوست کارلی لے کر آیا ہے کیونکہ میں نے اور تم نے یہیں رہنا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تم دریا میں رہ کر مگرمچھ سے بیر لینے کی کوشش نہیں کرو گے۔ میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ تم فوراً میرے دشمنوں کو اس عمارت سے باہر نکال دو اور سن لو۔ اگر تم نے پانچ منٹ کے اندر ایسا نہ کیا تو یہ پوری عمارت تنکوں کی طرح فضا میں بکھر جائے گی۔ صرف

پانچ منٹ کی مہلت دے رہا ہوں اور اسے میری طرف سے انعام سمجھنا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے اتنے زور سے چیختے ہوئے کہا گیا کہ رسیور سے نکلنے والی آواز سارے کمرے میں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ مراٹے کی حالت کال سن کر انتہائی عجیب نظر آنے لگی۔

"تنویر، کیپٹن شکیل، صفدر ہری اپ"...... عمران نے یکلخت اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر سے کہا اور وہ تینوں اٹھ کر دوڑتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ مجھے بتاؤ کارلی یہ کیا ہو رہا ہے"...... مراٹے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ کچھ نہیں ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ صفدر اور تنویر واپس اندر داخل ہوئے تو ان کے کاندھوں پر دو آدمی بے ہوشی کے عالم میں لدے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو نیچے فرش پر پٹخ دیا۔

"کیپٹن شکیل کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ باہر کی نگرانی کر رہا ہے"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان کی تلاشی لو۔ کیا ان میں سے کسی کے پاس سیٹلائٹ سیل فون یا ٹرانسمیٹر موجود ہے"...... عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

میں کہا تو تنویر اور صفدر دونوں نے جھک کر ان بے ہوش افراد کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ان کے سروں پر خاصے گہرے زخم نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے خون رس رہا تھا۔

''ان کے پاس اسلحے کے سوا کچھ نہیں ہے''...... صفدر اور تنویر نے ان دونوں کی تلاشی لے کر ان کی جیبوں سے مشین پسٹل اور مخصوص ساخت کے بم نکالتے ہوئے کہا۔

''یہ کون لوگ ہیں''...... مراٹے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ظاہر ہے اسی بلیو ڈریگن اینڈریو کے آدمی ہوں گے۔ جس نے تم سے فون پر بات کی تھی''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لیکن......'' مراٹے کے منہ سے نکلا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

''تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مراٹے۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ یہ اینڈریو ہے کون''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''یہ یہاں کا انتہائی معروف غنڈہ ہے۔ پورے ہولنگوسٹی میں اس کی دہشت چھائی ہوئی ہے۔ یہ بلیو ڈریگن کلب کا مالک ہے۔ لیکن آج سے پہلے میرا اس سے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا۔ میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ لیکن یہ سب چکر کیا ہے۔ تم نے ان لوگوں کو کہاں چیک کیا اور کیسے اتنی آسانی سے یہ تمہارے قابو میں

آ گئے''...... مراٹے نے کہا۔ اس کا لہجہ اب پوری طرح بدل چکا تھا۔

''ہم لوگ ہوٹل سے نکلے تو میں نے ایک سیاہ کار کو اپنے پیچھے دیکھا تھا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہمیں تمہاری طرف آتے چیک کر لیا ہو اور اب یہ صرف اتنا چاہتا ہو کہ ہمیں یہاں مراٹے کا تعاون حاصل نہ ہو سکے۔ یہاں سے نکلنے کے بعد اس کے آدمی ہمارا تعاقب کرتے اور پھر ہم پر باقاعدہ حملہ کیا جا تا کہ مسٹر مراٹے کے ساتھ الجھے بغیر ہمیں پکڑا جا سکے۔ اب یہ مجھے معلوم نہیں کہ بلیو ڈریگن کیوں مسٹر مراٹے سے براہ راست تصادم نہیں چاہتا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اب صحیح صورتحال میں سمجھ گیا ہوں۔ یہاں کا میئر میرا عزیز ہے اور اینڈریو عرف بلیو ڈریگن جانتا ہے کہ مجھ سے الجھنے کے بعد اس کا یہاں رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ میں اس کا فون ملنے کے بعد لازماً آپ لوگوں کے تعاون سے ہاتھ اٹھا لوں گا۔ کیونکہ میرا بزنس ایسا ہے کہ میں کسی گروپ کے ساتھ مستقبل طور پر الجھ نہیں سکتا''...... مراٹے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ مراٹے۔ آپ کے اس تعاون کا بے حد شکریہ۔ کارلی۔ آپ اپنے دوست سے گپ شپ کریں اور ہمیں اجازت دیں''...... عمران نے روکھے سے لہجے میں کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ میں نے آپ سے یہ تو نہیں کہا ہے کہ میں آپ کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتا"...... مراٹے نے بوکھلا کر کہا۔

"آپ نے تو نہیں کہا لیکن میں ایسا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اس وقت اچھا موقع ہے کہ ہم یہاں سے نکل جائیں۔ ہمارے جانے کے دس پندرہ منٹ بعد آپ ان دونوں آدمیوں کو اٹھوا کر کہیں باہر پھنکوا دیں اور اینڈریو کو فون کر کے بتا دیں کہ اس کی کال ملتے ہی آپ نے ہمیں اس عمارت سے باہر نکال دیا تھا اگر وہ رہائش گاہ کی چیکنگ کرانا چاہے تو آپ اسے چیکنگ کرنے دیں۔ ظاہر ہے ہم یہاں موجود نہیں ہوں گے تو وہ آپ کے خلاف کیا کارروائی کر سکے گا"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پرنس۔ رکیں میری بات سنیں پرنس"...... کارلی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا چاہا۔

"شکریہ کارلی۔ تمہارا دوست ہماری مدد نہیں کر سکتا ہے۔ ہماری وجہ سے تم پر بھی مصیبت آ سکتی ہے اس لئے اب تمہیں بھی ہمارے ساتھ رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کرنا ہو گا ہم خود کر لیں گے۔ سمجھو کہ تمہارا کام ختم۔ گڈ بائی"...... عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا اور تیزی سے باہر آ گیا۔ تنویر، صفدر اور جولیا بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔ جولیا اس پورے واقعہ کے دوران بالکل

خاموش بیٹھی رہی تھی۔ عمارت کے گیٹ سے باہر نکل کر عمران تیز تیز قدم اٹھاتا فٹ پاتھ پر چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا اور پھر ذرا آگے جا کر اس نے قریب سے گزرتی ہوئی ایک خالی ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روکا۔ اس دوران کیپٹن شکیل بھی ان کے قریب پہنچ گیا اور پھر وہ سب ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔

"بلیو ڈریگن کلب"...... عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ بلیو ڈریگن کلب کا نام سن کر عمران کے سب ساتھی بری طرح چونک پڑے کیونکہ وہ سن چکے تھے کہ اینڈریو کا اڈہ بلیو ڈریگن کلب میں ہے اور اس سے بچنے کے لئے وہ مراٹے کی عمارت سے نکلے تھے لیکن اب عمران خود بلیو ڈریگن کلب جا رہا ہے۔ لیکن وہ ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے خاموش رہے۔

ٹیکسی مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی ایک عمارت کے گیٹ کے سامنے رک گئی۔ اس عمارت کے اوپر بلیو ڈریگن کلب کا بورڈ لگا ہوا تھا اور اندر پارکنگ میں کئی کاریں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔ عمران گیٹ پر ہی اتر گیا اور جو ٹیکسی انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

"مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تم یہ سب کر کیا رہے ہو"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تمہارا اس طرح اچانک بلیو ڈریگن کلب آنے کا مقصد مجھے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ کیا یہ جگہ ہمارے لئے خطرناک نہیں ہو گی"...... جولیا کے لہجے میں الجھن تھی۔

"اسی لئے تو میں یہاں آیا ہوں کیونکہ کہا جاتا ہے کہ جو جگہ خطرناک ہو وہی جگہ سب سے زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔ اس اینڈریو کو میں جانتا ہوں اور اسے جس طرح ہماری آمد اور مراٹے سے ملنے کا علم تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا براہ راست تعلق سائرل سے ہے اور اب ہمیں اس کا سائرل سے تعلق کا پتہ کرنا ہے"۔

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گیٹ سے اندر داخل ہو گیا۔ اصل عمارت سے کچھ فاصلے پر ایک کیبن بنا ہوا تھا۔ عمران سیدھا اس کیبن کی طرف بڑھا۔ کیبن کے باہر ایک مسلح آدمی کھڑا تھا۔ اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں اور وہ انہیں شاکی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"اینڈریو سے کہو مشی گن کا بوچر مین ملنا چاہتا ہے"...... عمران نے اس مسلح آدمی کے قریب پہنچ کر اس طرح سرگوشیانہ لہجے میں کہا جیسے کوئی بڑی خفیہ بات کر رہا ہو۔

"مشی گن۔ بوچر مین۔ اوہ اوہ۔ باس اوپر دفتر میں ہے۔ دائیں طرف برآمدے کے آخر میں سیڑھیاں ہیں وہ سیدھی باس کے دفتر میں جاتی ہیں"...... اس آدمی نے مشی گن اور بوچر مین کا نام سن کر یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا ادھر کو مڑ گیا۔ برآمدے کے اختتام پر واقعی سیڑھیاں موجود تھیں اور

وہاں کوئی مسلح آدمی موجود نہ تھا۔ وہ اطمینان سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ سامنے ایک دروازہ تھا۔ جو بند تھا عمران نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی۔

"یس"...... اندر سے ایک دھاڑتی ہوئی تیز آواز ابھری اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ یہ وہی آواز تھی جو فون پر سنائی دی تھی اور عمران دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا اور ایک بھاری میز کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر سپاٹ بن تھا۔ وہ حیرت بھرے انداز میں عمران اور پھر اس کے پیچھے اندر داخل ہونے والی جولیا، کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم لوگ"...... اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر اینڈریو ہم وہی لوگ ہیں جن کے متعلق تم نے مراٹے کو حکم دیا تھا کہ وہ ہمیں پانچ منٹ کے اندر رہائش گاہ سے باہر نکال دے ورنہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے تم اس ساری عمارت کو ہی بموں سے اڑا دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اینڈریو یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم علی عمران ہو"...... اینڈریو کی آواز حیرت سے پھٹ گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

”تم نے خواہ مخواہ اتنی بھاگ دوڑ کی اینڈریو۔ ہمیں پہلے ہی اطلاع کر دیتے۔ تو ہم مراٹے کی بجائے سیدھے تمہارے پاس آ جاتے اور تمہارے مہمان بن کر تمہیں مہمان نوازی کا شرف بخش دیتے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ تت۔ تت۔ تم زندہ ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے“...... اینڈریو کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

”سنو۔ اپنا ہاتھ میز سے ہٹا لو۔ ورنہ میری تو صرف جیب میں سوراخ ہو گا لیکن تمہارے دل میں سوراخ ہو جائے گا اور تمہیں چیخنے کا بھی موقع نہ ملے گا“...... عمران کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا اور اینڈریو نے بے اختیار میز کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ اٹھا لیا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر نے جیبوں سے ریوالور باہر نکال لئے۔

”اوہ اوہ۔ تم یہاں کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو“...... اینڈریو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میری بات غور سے سنو اینڈریو۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے اگر تم سوچ رہے ہو کہ کوئی چکر چلا لو گے تو اس خیال کو ذہن سے نکال دو اور مجھے تم سے لمبی چوڑی کوئی بات بھی نہیں کرنی۔ اس لئے بہتر ہو گا کہ تم میری چند باتوں کا جواب دے دو۔ میں اور میرے ساتھی تمہیں کوئی نقصان پہنچائے بغیر واپس چلے جائیں گے“...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

”لیکن تم چاہتے کیا ہو“...... عمران کا سرد لہجہ سن کر اینڈریو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ادھر صوفے پر آ جاؤ۔ وہاں بیٹھ کر اطمینان سے دوستانہ انداز میں باتیں کرتے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ اینڈریو اٹھا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر عمران کے قریب سے گزرنے لگا۔ عمران اس کے قریب آتے ہی یکلخت تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا تو اینڈریو کا جسم جو ذرا سا لہرایا تھا یکلخت جھٹکے کے ساتھ سیدھا ہو گیا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

”میں نے تمہاری جان بچا لی ہے اینڈریو ورنہ تم نے حملہ کرنے کی جو پلاننگ کی تھی اس کے جواب میں مشین پسٹل کی گولیاں تمہارا دل چھید جاتیں“...... عمران نے زہریلے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ آخر تم چاہتے کیا ہو“...... اینڈریو نے مڑ کر ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور اسی لمحے کیپٹن شکیل اور صفدر نے اس کی پشت سے ریوالور لگا دیئے۔

”فی الحال میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ تم آرام سے بیٹھ جاؤ اور تم لوگ بھی ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔ اینڈریو احمق نہیں ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہٹ گئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"تم نے سائرل کے کہنے پر ہمارے خلاف جو پلاننگ کی تھی وہ تو ختم ہوگئی۔ ویسے ایک بات ہے۔ اس قدر احمقانہ پلاننگ کی مجھے تم سے توقع نہ تھی"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ تم سے الٹی سیدھی بات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں تمہیں کلیئر کر دیتا ہوں۔ اصل میں، میں مراٹے سے نہ الجھنا چاہتا تھا۔ میری پلاننگ بے داغ تھی۔ جیسے ہی تم عمارت سے باہر نکلتے تم پر دونوں اطراف سے مشین گنوں کی گولیاں برسنی شروع ہو جاتیں اور تم مارے جاتے"...... اینڈریو نے کہا۔

"میں یہ بات نہیں کر رہا کہ تمہاری کیا پلاننگ تھی میں تم سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تم نے سائرل کو بتایا تھا کہ تم مراٹے سے کیوں ڈرتے ہو۔ کیا اسے معلوم ہے کہ مراٹے منشیات اور اسلحہ کی جو اسمگلنگ کرتا ہے اس میں تم بھی اس کے ساتھ برابر کے حصہ دار ہو جسے پارٹنر شپ کہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اینڈریو یکلخت اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب تم کیسے جانتے ہو"۔ اینڈریو نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سوال نہیں۔ مجھے میری بات کا جواب دو"...... عمران کا لہجہ سرد

ہو گیا۔

"نن نن نہیں۔ سائرل کو اس بات کا علم نہیں ہے۔ وہ منشیات وغیرہ کے سخت خلاف ہے۔ اگر اسے علم ہو جاتا تو مجھے ناقابل تلافی اٹھانا پڑتا"...... اینڈریو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا۔ اب آخری بات جزیرہ کارٹم کے گرد موجود حفاظت کے متعلق مجھے تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم شاید میری بات پر یقین نہیں کرو گے لیکن یہ سچ ہے کہ اس جزیرے پر کیا ہے اور وہاں حفاظت کے کیا انتظامات ہیں ان کے بارے میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے اور نہ ہی میں آج تک وہاں گیا ہوں"...... اینڈریو نے جواب دیا اور عمران نے اس کے لہجے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ درست کہہ رہا تھا۔

"اگر تم کچھ نہیں جانتے تو پھر تمہاری زندگی میرے لئے بے کار ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سچ بول رہا ہوں۔ مجھے اس کا واقعی علم نہیں ہے۔ میں سائرل کی ہدایات پر عمل کرتا ہوں اور بس اور اسی نے مجھے جزیرے پر جانے سے سختی سے منع کر رکھا ہے"...... اینڈریو نے جلدی سے جواب دیا۔

"تم یہ تو جانتے ہو کہ جس لڑکی کو پاکیشیا سے اغوا کر کے لایا گیا ہے اسے سائرل کا ولسن نامی ساتھی جزیرہ کارٹم پر لے گیا تھا۔ کیا وہ اب بھی جزیرہ کارٹم میں ہی ہے یا اس جزیرے سے نکل کر

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کسی اور جگہ پہنچ چکے ہیں۔ تم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے ہو کہ تمہیں اس بات کا بھی علم نہیں ہے کیونکہ تم یہاں سائرل کے خاص نمائندے ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں ولسن اور لڑکی کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا ہوں۔ میں تو صرف یہاں سائرل کے دشمنوں کے خلاف کام کرتا ہوں اور بس اور اس کے بدلے میں وہ مجھے لمبی رقم دیتا ہے''۔ اینڈریو نے جواب دیا۔

''سائرل چیف کی مخصوص فریکوئنسی بتاؤ جس پر تم اسے کال کرتے ہو''...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس اس کی کوئی فریکوئنسی یا فون نمبر نہیں ہے۔ ضرورت کے وقت وہ خود کال کر کے اور رپورٹ لیتا ہے۔ اس کے لئے مجھے اسے کبھی بھی کال کرنے کی ضرورت نہیں پڑی ہے۔ وہ بے حد محتاط آدمی ہے''...... اینڈریو نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس آخری جواب میں تم نے جھوٹ بولا ہے اینڈریو اور جھوٹ مجھے بالکل پسند نہیں ہے''...... اس کی بات سن کر عمران نے یکلخت ہاتھ اٹھا کر مشین پسٹل اس کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نہیں نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... اینڈریو نے بری طرح گھگیاتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا

عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے اینڈریو کی کھوپڑی ہزار ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر صوفے کی عقبی جگہ میں بکھر گئی۔

''کیا مطلب۔ تم نے اسے گولی کیوں مار دی ہے۔ اگر یہ جھوٹ بول رہا تھا تو اس سے سچ بھی اگلوایا جا سکتا تھا''...... جولیا نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''نہیں۔ یہ بے چارہ سچ ہی بول رہا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے اسے گولی کیوں ماری''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سیدھی سی بات ہے۔ اسے زندہ چھوڑنے کا مطلب تھا کہ سائرل کو ہمارے بچ جانے کی رپورٹ مل جاتی۔ اب اسے یہی رپورٹ ملے گی کہ اینڈریو مارا گیا ہے اور بس''...... عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں پر اب بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ شاید اینڈریو کو اپنی دہشت پر اس قدر اعتماد تھا کہ اس نے اپنے دفتر کے سامنے کسی محافظ کو رکھنے کا سوچا تک نہ تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آ گئے۔ کیبن کے سامنے کھڑا ہوا وہ پہلا مسلح آدمی اب وہاں موجود نہ تھا بلکہ اس کی جگہ اور آدمی کھڑا تھا۔

کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر انہیں جلد ہی ایک خالی ٹیکسی مل گئی اور

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

عمران نے اسے مارشل کلب چلنے کا کہا اور اطمینان سے ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ ٹیکسی انتہائی تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر سفر کرتی ہوئی ایک اور چار منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نے اسے میٹر کے مطابق کرایہ دیا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھ جانے کے بعد وہ اطمینان سے چلتا ہوا عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا کلب کا ہال خاصا وسیع اور انتہائی شاندار انداز میں سجا تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک نوجوان کسی رجسٹر پر جھکا ہوا کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ عمران کے قریب پہنچنے پر اس نے آہٹ سن کر سر اٹھایا۔

''یس سر''...... نوجوان نے کاروباری انداز میں کہا۔

''مسٹر بروسن کو اطلاع دو کہ ایک پارٹی بزنس کے سلسلے میں اس سے ملنا چاہتی ہے۔ بگ ڈیل ہے''...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ آپ کا نام''...... نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

''میرا نام مائیکل ہے۔ اور میں وٹنگٹن سے آیا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں باس سے بات کرتا ہوں''...... نوجوان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر دبا دیا۔

''جناب میں کاؤنٹر سے ٹام بول رہا ہوں ایک عورت اور چار

مرد آئے ہیں وہ آپ سے کسی بزنس ڈیل کے سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں۔ بگ ڈیل ہے اور ان کے لیڈر کا نام مائیکل ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ وہ وٹنگٹن سے آیا ہے''...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ اوکے سر۔ میں بات کراتا ہوں''...... نوجوان نے کہا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''باس سے بات کر لیں''...... نوجوان نے کہا اور عمران نے رسیور اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔

''ہیلو مسٹر بروسن۔ حوالے کے لئے وٹنگٹن کا ریڈ ایریو کے نام میرے خیال میں کافی رہے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ حوالہ درست ہے۔ رسیور کاؤنٹر مین کو دے دو''...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور واپس نوجوان کو دے دیا۔

''یس سر۔ اوکے سر''...... نوجوان نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے آدمی کو اشارہ کیا اور وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھ آیا۔

''سنو۔ انہیں باس کے دفتر پہنچا آؤ''...... نوجوان نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''آئیں''...... اس آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس آدمی کے پیچھے چلتے ہوئے ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

راہداری سے گزر کر ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ اس آدمی نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

"یس"...... اندر سے وہی آواز سنائی دی جو عمران نے انٹرکام کے رسیور میں سنی تھی اور اس آدمی نے دروازہ دھکیل کر کھول دیا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کے آخری سرے پر ایک میز کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی پر ایک دبلا پتلا لیکن کرخت چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"آئیں مسٹر مائیکل"...... اس دبلے پتلے سے آدمی نے اٹھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے مسٹر بروسن اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرانے کی ضرورت نہ سمجھی۔

"تشریف رکھیں"...... اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اب بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ بروسن نے خالص کاروباری انداز میں کہا۔ اس کے انداز سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ صرف ایک کاروباری قسم کا انسان ہے جسے اپنے کاروبار کے سوا کسی سے کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

"مجھے ریڈ ایرو نے بتایا تھا کہ آپ بزنس کے معاملے میں بے

حد کھرے آدمی ہیں اور آپ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی ہاں۔ اس نے آپ کو درست بتایا ہے۔ ریڈ ایرو میرے ساتھ بزنس کرتا رہتا ہے۔ بہرحال فرمائیں"...... بروسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں چند خاص چیزیں چاہئیں"...... عمران نے کہا تو بروسن چونک پڑا۔

"کیا چیزیں"...... بروسن نے کہا۔

"میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بروسن نے ایک لمحے کے لئے غور سے اس کی طرف دیکھا اور پھر اس نے نوٹ پیڈ اور ایک قلم عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران اس پر تیزی سے لکھنے لگا اور پھر اس نے پیڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔ بروسن نے نوٹ پیڈ پر تحریر دیکھی اور پھر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی خاص چیزیں ہیں"...... بروسن نے کہا۔

"کیا آپ مہیا کر سکتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن یہ انتہائی قیمتی اشیاء ہیں۔ کیا آپ ان چیزوں کے لئے بھاری رقم خرچ کر سکتے ہیں"...... بروسن نے کہا۔ اس کا لہجہ بدستور سپاٹ تھا۔

"آپ قیمت کی فکر نہ کریں۔ سپلائی کی بات کریں"...... عمران نے جواب دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"کب چاہئیں آپ کو یہ چیزیں اور کہاں چاہئیں"...... بروسن نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد پوچھا۔

"ہمیں آج اور ابھی یہ چیزیں چاہئیں۔ ہم اس وقت تک یہیں رہیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن......" بروسن نے حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"دیکھیں مسٹر بروسن۔ ریڈ ایرو کے کہنے پر ہم خصوصی طور پر یہاں آئے ہیں اور ریڈ ایرو نے بتایا تھا کہ آپ کو صرف صرف دولت سے مطلب ہوتا ہے اور آپ سوال و جواب کرنے کے عادی نہیں ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ریڈ ایرو نے آپ کو درست بتایا ہے۔ آپ کا مطلوبہ سامان صرف ایک گھنٹے کے اندر سپلائی ہو سکتا ہے ادائیگی آپ کو فوری اور نقد کرنی ہو گی"...... بروسن نے کاروباری انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ قیمت بتائیں"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور بروسن نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے ٹیلی فونوں میں سے سرخ رنگ کا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہنگری کو میرے پاس بھیج دو"...... بروسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے اچٹتی ہوئی نظریں عمران اور اس کے

ساتھیوں پر ڈالیں اور پھر بروسن کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"یس باس"...... اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یہ لسٹ لو اور اس سامان کی صحیح قیمت چیک کر کے لے آؤ۔ ابھی فوراً"...... بروسن نے عمران والا کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ہنگری نے مؤدبانہ انداز میں کاغذ لیتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک نظر کاغذ پر ڈالی اور پھر چونک پڑا۔ لیکن اس نے کچھ کہا نہیں اور واپس چلا گیا پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ہنگری واپس اندر آیا اس نے آگے بڑھ کر کاغذ دوبارہ بروسن کے سامنے رکھ دیا۔

"اوکے۔ تم جا سکتے ہو"...... بروسن نے کہا اور ہنگری واپس چلا گیا۔

"ستر لاکھ ڈالر"...... بروسن نے کاغذ اٹھا کر پڑھا اور پھر عمران کی طرف بڑھا دیا عمران نے ایک نظر کاغذ پر ڈالی اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے چیک بک سے علیحدہ کیا ہوا ایک چیک نکالا اور اس پر رقم درج کر کے اس نے چیک بروسن کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ سنٹرل بنک آف ولنگٹن کا گارنٹڈ چیک ہے"...... عمران نے کہا تو بروسن نے جلدی سے چیک اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"اوہ مسٹر مائیکل۔ آپ نے تو واقعی مجھے حیران کر دیا ہے۔ سنٹرل بنک آف ولنگٹن کے گارنٹڈ چیک کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ ایسے چیک تو حکومتی سطح پر ہی جاری کیے جاتے ہیں۔ کیا آپ حکومتی نمائندے ہیں"...... بروسن کے چہرے پر پہلی بار شدید تعجب اور قدرے پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے تھے۔

"نہیں۔ میرا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک سیکرٹ ڈیل ہے اور بس"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر ٹھیک ہے"...... بروسن نے چیک کو بڑی احتیاط سے تہہ کر کے اپنے جیب میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔

"سپلائی کہاں پر ہو گی"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ میں آپ کو ایک ایسی جگہ لے جاؤں گا۔ جہاں سپلائی کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی"...... بروسن نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بروسن اٹھا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ دروازے کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

سائرل کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اسے اینڈریو کی موت کی اطلاع مل چکی تھی۔

"آخر یہ لوگ ہیں کیا۔ یہ جن ہیں یا بھوت۔ یہ اینڈریو تک کیسے پہنچ گئے"...... سائرل نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑا۔

"یس۔ کم اِن"...... اس نے دروازے کی طرف دیکھ کر تیز آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس چیف۔ آپ نے مجھے بلایا تھا"...... نوجوان نے اندر آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جیکب۔ تم اپنے پورے گروپ کے ساتھ جا کر جزیرہ کارٹم کی طرف سے آنے والے راستے کی مکمل طور پر چیکنگ کرو۔ ہولنگوسٹی میں ہمارا خاص آدمی اینڈریو مارا جا چکا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کے افراد وہاں سے غائب ہو چکے ہیں۔ وہ یقیناً اب وہاں سے جزیرہ کارٹم پر پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اور سنو چاہے وہ لانچوں پر آئیں یا بحری جہاز پر۔ ہیلی کاپٹر پر آئیں یا کسی طیارے پر۔ تم نے ہر آنے جانے والے کو بغیر وارننگ دیئے ہلاک کر دینا ہے۔ مکمل اور انتہائی سخت نگرانی کرو اور یہ حکم آئندہ ایک ہفتے تک برقرار رہے گا۔ کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔ انہیں کسی بھی صورت میں جزیرہ کارٹم پر نہیں پہنچنا چاہئے۔ تم ایسی حماقت نہ کرنا جیسی اینڈریو نے کی تھی۔ میں نے اسے جزیرہ کارٹم پر رہنے کی ہدایات دی تھیں لیکن وہ ہولنگوسٹی چلا گیا تھا اور اپنے کلب میں پہنچ گیا تھا جس کی اسے سزا ملی اور عمران اور اس کے ساتھی اس تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور وہ ان کے ہاتھوں مارا گیا''...... سائرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ دشمن ایجنٹ میری موجودگی میں جزیرہ کارٹم تو کیا اس کے قریب بھی نہ پھٹک سکیں گے۔ اگر انہوں نے اس طرف آنے کی کوشش کی تو میں ان پر موت بن کر ٹوٹ پڑوں گا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا''...... جیکب نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے صرف باتیں نہیں عملی کام بھی چاہئے۔ جاؤ جا کر جو انتظامات کر سکتے ہو کرو۔ جاؤ''...... سائرل نے غصیلے لہجے میں کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر واپس مڑ کر دروازے کی

طرف بڑھتا چلا گیا۔

''سنو''...... اچانک سائرل نے کہا تو جیکب رک گیا۔

''یس چیف''...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جزیرہ کارٹم تک پہنچنے کے لئے انہیں یقیناً طاقتور لانچ یا پھر تیز رفتار موٹر بوٹ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ اگر انہیں کوئی موٹر بوٹ یا لانچ حاصل کرنا پڑی تو وہ کہاں اور کس سے حاصل کریں گے۔ انہیں مخصوص اسلحے کی بھی ضرورت ہو گی اور یہاں ایسا کون ہو سکتا ہے جو انہیں اسلحہ فراہم کر سکتا ہو''...... سائرل نے کہا۔

''یس چیف۔ یہاں آنے کے لئے انہیں کوئی لانچ وغیرہ حاصل کرنی ہو گی تو وہ لازماً مارشل کلب کے برونن سے بات کریں گے۔ اسلحہ وغیرہ کی سپلائی ہولنگوسٹی میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر اسے ٹٹول لیا جائے تو شاید ان لوگوں کا کوئی کلیو مل جائے۔ اس طرح ہم ان کی طرف سے پوری طرح باخبر رہیں گے''...... جیکب نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ تم نے بالکل صحیح بات کی ہے۔ اس کا مطلب ہے یہ چیزیں وہ لازماً ہولنگوسٹی سے ہی حاصل کریں گے اور وہاں جدید ترین اسلحہ اور لانچیں وغیرہ کی فوری سپلائی واقعی برونن کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتا ہوں۔ تم بہرحال گروپ لے کر اپنے پوائنٹ پر پہنچو۔ بی فائیو ٹرانسمیٹر ساتھ لے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

جانا۔ ضرورت پڑنے پر تم براہ راست مجھ سے بات بھی کر سکتے ہو''...... سائرل نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اب سائرل بروسن کے متعلق سوچ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ بروسن خالص کاروباری آدمی ہے۔ اور وہ کبھی بھی اپنا کوئی بزنس سیکرٹ آؤٹ نہ کرے گا۔ اس لئے وہ کوئی ایسا طریقہ سوچ رہا تھا جس سے بروسن سے فوری طور پر اپنے مطلب کی معلومات اگلوا سکے اور پھر اچانک اسے کوئی خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔

''میڈورا۔ اوہ ہاں۔ میڈورا میرا یہ کام کر سکتی ہے۔ بروسن اس سے خاصا کلوز ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ میڈورا کو اگر یہ کام سونپا جائے تو وہ اس بروسن سے یقیناً معلومات حاصل کر سکتی ہے''...... سائرل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے میز کی طرف بڑھا۔ اس نے اس پر پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

''میڈورا کو تھرڈ پوائنٹ پر فوراً بھیج دو''...... سائرل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازے سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔

''آؤ میڈورا۔ بیٹھو''...... سائرل نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو چیف اور مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے کافی دنوں بعد اپنے پاس بلایا ہے''...... میڈورا نے بڑے مؤدبانہ مگر مسرت

بھرے لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

''تمہارے مطلب کا کام ہی اب نکلا ہے اور تم جانتی ہو کہ میں بغیر کسی ضرورت کے تمہیں نہیں بلاتا ہوں''...... سائرل نے کہا۔

سائرل نے جزیرہ کارٹم پر ہی ایک خفیہ ٹھکانہ بنایا ہوا تھا جہاں اس نے ڈبل ایس سیکشن بنایا ہوا تھا اور وہ بظاہر اسی سیکشن کا چیف انچارج تھا اور وہ عام طور پر اسی سیکشن کے انچارج کے طور پر دوسرے سیکشنوں کی طرح کام کرتا دکھائی دیتا تھا۔ اپنے اس گروپ انچارج کے روپ میں وہ مارگس کے نام سے جانا جاتا تھا لیکن ان میں سے کوئی یہ نہیں جانتا تھا کہ یہی مارگس اصل سربراہ سائرل ہے۔ میڈورا اس کے سیکشن کی رکن بھی تھی اور اس سے کلوز بھی تھی اور وہ اسی کا دم بھرتی تھی۔ اس لئے وہ جب بھی اس کے کہنے پر آتی تو وہ اس سے بے تکلف ہو کر ہی بات کرتی تھی۔

''اسی بات کا تو افسوس ہے کہ تم بلا ضرورت نہیں بلاتے''۔ میڈورا نے کہا تو سائرل بے اختیار ہنس پڑا۔

''اچھا ان باتوں کو چھوڑو اور سنو۔ میں تمہاری صلاحیتوں کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تمہیں بلایا ہے''...... سائرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہیں میری صلاحیتوں پر ابھی تک شک ہے مارگس''...... میڈورا نے اس بار قدرے روٹھے ہوئے انداز میں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کہا۔ اور سائرل قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو برآمد کرنے کے لئے نکلا ہوا ہے۔ میں نے انہیں ولنگٹن میں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ کارڈون کی انتہائی شاندار پلاننگ کے باوجود بچ نکلے۔ جزیرہ کارٹم پر میں نے اینڈریو کو الرٹ کیا تھا لیکن وہ احمق جزیرہ کارٹم پر رہنے کی بجائے ہولنگوسٹی میں ہی رکا رہا اس نے انہیں وہاں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ خود ان کے ہاتھوں مارا گیا اور اب یقیناً ان کا اگلا ٹارگٹ جزیرہ کارٹم ہو گا۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا لیڈر ایک آدمی علی عمران ہے۔ وہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ اس کے ساتھ تین مرد اور ایک عورت ہے۔ ہولنگوسٹی سے یہ لازماً اسلحہ اور ہو سکتا ہے لانچ وغیرہ حاصل کریں۔ کیونکہ وہ یہ چیزیں اتنی دور سے ساتھ نہیں لا سکتے اور لامحالہ انہوں نے یہ چیزیں ہولنگوسٹی میں بروسن سے حاصل کی ہوں گی۔ اگر بروسن ہمیں تفصیل بتا دے تو ان لوگوں کو پکڑنے یا مارنے میں ہمیں بے حد آسانی ہو جائے گی لیکن تم جانتی ہو کہ بروسن سخت قسم کا کاروباری آدمی ہے۔ اس کی بوٹیاں بھی اڑا دو تب بھی وہ بزنس سیکرٹ لیک آؤٹ نہیں کرے گا اور جب تک وہ ہمیں تفصیل نہیں بتائے گا ہمیں اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھی جزیرہ کارٹم پہنچنے کے لئے کون سا راستہ اختیار کریں گے اور ان کے پاس کس قسم کا جدید اسلحہ ہو گا۔

اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ کام تم کرو۔ بروسن تم سے کلوز ہے وہ تم سے کوئی بات نہیں چھپاتا ہے۔ اگر تم اس سے بات کرو گی تو وہ ضرور تمہیں اپنا یہ بزنس سیکرٹ بتا دے گا"...... سائرل نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم چاہتے ہو کہ میں بروسن سے یہ معلومات حاصل کروں"...... میڈورا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا یہی مطلب ہے"...... سائرل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آج ہی ہولنگوسٹی چلی جاتی ہوں اور اس سے معلومات حاصل کر آتی ہوں"...... میڈورا نے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں اتنی دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کام تو تم یہاں میرے سامنے بھی کر سکتی ہو"...... سائرل نے کہا تو میڈورا چونک پڑی۔

"وہ کیسے"...... میڈورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے فون کرو اور ساری باتیں اگلوا لو"...... سائرل نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے سیٹلائٹ لنک فون کی ضرورت ہو گی تاکہ اسے یہ پتہ نہ چل سکے کہ میں اسے کہاں سے فون کر رہی ہوں"...... میڈورا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا مشکل ہے۔ میرے پاس سیٹلائٹ لنک فون موجود ہے۔ میں منگوا لیتا ہوں"...... سائرل نے کہا۔

"او کے۔ منگواؤ۔ میں کوشش کرتی ہوں"...... میڈورا نے کہا اور سائرل نے انٹرکام پر لانگ رینج وائرلیس فون پیس بھیجنے کا حکم دے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

دیا۔ تھوڑی دیر بعد وائرلیس نما سیٹلائٹ لنک فون پیس پہنچ گیا۔ تو میڈورا نے جلدی سے اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو۔ مارشل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بروسن سے بات کراؤ"...... میڈورا نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں میڈورا بول رہی ہوں"...... میڈورا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ مس میڈورا۔ باس تو سپلائی دینے کے لئے گئے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"جہاں بھی ہو اس سے بات کراؤ فوراً"...... میڈورا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ہولڈ آن کریں۔ میں ٹرائی کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور تقریباً دو منٹ کی خاموشی کے بعد رسیور پر بروسن کی آواز ابھری۔

"کہاں سے بول رہی ہو میڈورا"...... بروسن کا لہجہ خاصا رومانٹک تھا۔

"تمہیں کاروبار سے فرصت ملے گی تو تمہیں میڈورا بھی یاد آئے گی۔ میں مروں یا جیوؤں تمہیں اس سے کیا"...... میڈورا نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا۔

"ارے ارے۔ میڈورا ڈارلنگ۔ اتنی ناراضگی۔ میں نے تو سنا تھا کہ تم تفریح کے لئے آئس لینڈ گئی ہوئی ہو۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ کیا ہوا سب خیریت تو ہے نا"...... بروسن نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خیریت ہوتی تو میں تمہیں کال کیوں کرتی نانسنس"۔ میڈورا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... بروسن نے کہا۔

"تم جو بزنس کرتے پھر رہے ہو اس نے میری زندگی عذاب بنا دی ہے بروسن۔ میں شدید مشکل میں مبتلا ہوگئی ہوں اور اب تم ہی مجھے اس عذاب سے نجات دلا سکتے ہو"...... میڈورا نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہوا کیا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ تمہاری باتیں سن کر مجھے پریشانی ہونا شروع ہوگئی ہے"...... دوسری طرف سے بروسن نے پریشانی کے عالم میں کہا تو میڈورا کے ساتھ سائرل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ سیٹلائٹ لنک فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے سائرل بھی ان کی باتیں بخوبی سن رہا تھا۔

"تمہیں یہ سن کر دکھ ہوگا بروسن کہ میں اس وقت ایک انتہائی خطرناک خوفناک گروپ کے قبضے میں ہوں اور اس نے میری رہائی کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ بروسن یہ بتائے کہ اس نے آج کل جس پارٹی کو مال سپلائی کیا ہے۔ اس کی تفصیلات کیا ہیں۔ پلیز بروسن۔ میں تمہارے لئے تڑپ رہی ہوں۔ میری جان خطرے میں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہے اور اب تم ہی مجھے اس خطرناک گروپ سے بچا سکتے ہو۔ انہیں تفصیل بتا دو ورنہ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مجھے کھو بیٹھو گے اور پلیز۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتی۔ مجھے بچا لو بروسن۔ فار گاڈ سیک میری جان بچا لو“...... میڈورا نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ تمہارے لئے تو میں سارے اصول توڑ سکتا ہوں۔ لیکن میں نے تو ان دنوں کئی پارٹیوں کو مختلف قسم کا مال سپلائی کیا ہے۔ وہ لوگ کس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں“...... بروسن نے جواب دیا۔

”اس پارٹی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں جس میں چار مرد اور ایک عورت شامل ہے۔ شاید انہوں نے جدید قسم کا اسلحہ وغیرہ اور لانچ لی ہو گی“...... میڈورا نے جلدی سے کہا۔

”اوہ۔ تو تم مائیکل کی بات کر رہی ہو۔ میں نے اسے گن شپ لانچ بھی فروخت کی ہے اور جدید اسلحہ بھی“...... بروسن نے کہا۔

”اس اسلحے کی تفصیل بتا دو۔ پلیز بروسن“...... میڈورا نے جلدی سے کہا۔

”اچھا اگر تمہاری جان اس طرح بچتی ہے تو بتا دیتا ہوں“۔ بروسن نے کہا اور پھر اس نے اسلحے کی تفصیل بتانی شروع کر دی سائرل خاموشی سے بیٹھا یہ سب سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر چمک ابھر آئی تھی۔

”شکریہ بروسن۔ یہ مال کب سپلائی کیا ہے تم نے“...... میڈورا

نے کہا۔

”ابھی ایک گھنٹہ پہلے۔ اور ہاں سنو۔ وہ کوئی بڑی پارٹی ہے میرا خیال ہے کہ یہ ضرور کوئی پرائیٹ گروپ ہے اور وہ ان جزائر میں کوئی خاص قسم کی واردات کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مجھے اس سے کیا۔ میرا تعلق تو صرف بزنس سے ہے“...... بروسن نے کہا۔

”اوکے بروسن۔ میں دو روز بعد پہنچ جاؤں گی اور پھر خوب باتیں ہوں گی“...... میڈورا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

”دیکھ لیں میری صلاحیتیں تم نے مارگس“...... میڈورا نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

”ویل ڈن میڈورا۔ تم نے تو واقعی کمال کر دیا ہے۔ ورنہ اس بروسن سے کچھ اگلوانا ممکن نہ تھا۔ اس کا انداز بتاتا ہے کہ وہ واقعی تمہیں بے حد پسند کرتا ہے اسی لئے اس نے تمہیں بزنس سیکرٹ بتایا ہے۔ بہرحال اب وہ لوگ مجھ سے نہ بچ سکیں گے۔ اب ان کی موت یقینی ہو گی“...... سائرل نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس نے ایک الماری سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اسے میز پر لا کر رکھا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

”ہیلو ہیلو۔ مارگس کالنگ۔ ہیلو اوور“...... سائرل نے بار بار یہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔ بلیک وولف اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز ابھری۔

"بلیک وولف۔لمبی رقم مل سکتی ہے۔ بولو تیار ہو۔ اوور"۔ سائرل نے کہا۔

"یس باس۔ بالکل تیار ہوں۔ جہاں لمبی رقم کی بات ہو وہاں بلیک وولف بھلا کیسے پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ آپ کام بتائیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چار مردوں اور ایک عورت کا گروپ ابھی ہولنگوسٹی میں موجود ہے۔ وہ بروسن سے خریدی ہوئی ایک گن شپ لانچ میں جدید ترین اسلحہ کے ساتھ جزیرہ کارٹم آنا چاہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں تم ان کا خاتمہ کر دو۔ بولو۔ کتنی رقم لو گے۔ ویسے یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ لیکن میں تمہاری صلاحیتوں سے واقف ہوں۔ تم شکاری کتے کی طرح نہ صرف ان کا کھوج لگا لو گے بلکہ اگر چاہو تو ان پر قیامت بن کر بھی ٹوٹ سکتے ہو۔ ان کے لیڈر کا نام مائیکل سامنے آیا ہے۔ حلیئے نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ وہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں۔ البتہ تمہارے لئے ایک کلیو ہے کہ انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے بروسن سے گن شپ لانچ اور اسلحہ حاصل کیا ہے۔ اوور"...... سائرل نے کہا۔

"یہ کلیو کافی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بروسن کے پاس ایک ہی

گن شپ لانچ ہے جس کا نام ڈان ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ میں اس بروسن کے حلق سے اصل حقیقت اگلوا لوں گا۔ لیکن اگر وہ جزیرہ کارٹم سے روانہ ہو چکے ہوں تب۔ اوور"...... بلیک وولف نے کہا۔

"تب بھی کام مکمل ہونا چاہئے۔ سپر پوائنٹ سے پہلے پہلے۔ سپر پوائنٹ کے بعد تو میں خود ہی ان سب کو آسانی سے سنبھال لوں گا۔ اوور"...... سائرل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ سنو۔ اس گروپ کے خاتمے کے لئے پندرہ لاکھ ڈالر لوں گا اور تم یقین کرو کہ میں انہیں سمندر کی تہہ سے بھی نکال باہر لاؤں گا اور ان کی لاشیں لا کر تمہارے قدموں میں ڈال دوں گا۔ اوور"...... بلیک وولف نے کہا۔

"اوکے ڈن۔ جیسے بھی ہو انہیں ہلاک کرنے کی اب تمہاری ذمہ داری ہے۔ مجھے ان کی لاشیں چاہئیں اور بس۔ اوور"۔ سائرل نے کہا۔

"اوکے۔ پہنچ جائیں گی ان کی لاشیں اور میرا معاوضہ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے بلیک وولف نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ معاوضہ جلد ہی تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گی۔ تم کام مکمل کر لو پھر پندرہ کیا میں تمہیں بیس لاکھ ڈالر دے دوں گا۔ وعدہ رہا۔ اوور"...... سائرل نے کہا۔

"ویری گڈ۔ اب تو سمجھ لو کام مکمل ہو گیا۔ میں ابھی پورے گروپ کے ساتھ حرکت میں آجاتا ہوں اور جتنی جلد ممکن ہو سکا

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

میں ان کی لاشیں لے کر خود تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ اوور“۔ بلیک وولف نے مسرت بھرے آواز سنائی دی اور سائرل نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

”اس کا مطلب ہے تم اس گروپ کی طرف سے خاصے دباؤ میں ہو۔ ورنہ اتنی لمبی رقم تم کہاں دینے والے ہو اور کیا سائرل تمہیں اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کی اجازت دے دے کا جو تم نے اسے پندرہ کی بجائے بیس لاکھ ڈالر دینے کی آفر کر دی ہے“۔ میڈورا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں میڈورا۔ یہ دنیا کے سب سے خطرناک ترین لوگ ہیں۔ بہرحال بلیک وولف کی صلاحیتوں کو میں جانتا ہوں۔ لمبی رقم کی خاطر وہ اپنے باپ کو بھی قبر سے نکال کر چوک پر سولی چڑھانے پر تیار ہو جائے گا اور چیف سائرل نے اس گروپ کے خاتمے کی ساری ذمہ داری مجھے سونپی ہے اس کے لئے لاکھوں تو کیا میں اپنی مرضی سے کروڑوں ڈالر بھی خرچ سکتا ہوں“...... سائرل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ گڈ۔ بہرحال۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کچھ دیر چل کر آرام کر لیں“...... میڈورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں میڈورا۔ تم چلو۔ میں جب تک ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک نہیں کر لیتا اس وقت تک میرا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ تم فکر نہ

کرو۔ ایک بار اس معاملے کو ختم ہو لینے دو پھر میں تمہارے پاس خود آؤں گا اور جب تک تم چاہو گی میں تمہارے ساتھ رہوں گا“...... سائرل نے اٹھتے ہوئے کہا تو میڈورا کا منہ بن گیا۔

”تم ہر بار ایسا ہی کہتے ہو۔ نانسنس“...... میڈورا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اور تم جانتی ہو کہ میں جو بھی وعدہ کرتا ہوں اسے ہر حال میں پورا کرتا ہوں“...... سائرل نے کہا تو میڈورا منہ بنا کر اور ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”ٹھیک ہے۔ دیکھتی ہوں کہ تم مجھ سے کیا ہوا وعدہ کب وفا کرتے ہو“...... میڈورا نے کہا تو سائرل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایت اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیم الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

Downloaded From Paksociety.com

جدید ساخت کی خاصی بڑی اور انتہائی جدید قسم کی ایک لانچ نہایت تیز رفتاری سے سمندر کے فراخ سینے پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ لانچ کے اوپر والے حصے میں تین کیبن بنے ہوئے تھے۔ ان کیبنوں میں جدید مشین گنیں اور میزائل لانچر نصب تھے جنہیں ایک لمحے میں ان کی دیواریں گرا کر اوپن کیا جا سکتا تھا اور لانچ کو گن بوٹ میں تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ لانچ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہمراہ فارن ایجنٹ کے بھیجے ہوئے آدمی کارلی اور اس کے وہ دو ساتھی کروک اور راجن بھی موجود تھے جو پہلی لانچ میں ان کے منتظر تھے۔ کلارک نے عمران کو بتایا تھا کہ کروک اور راجن جزائر کی چیکنگ کے لئے کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں اور کارلی سمندری راستوں سے بخوبی واقف تھا اس ۔۔ عمران نے ساتھیوں سے مشورے کے بعد انہیں بلا لیا تھا اور پھر برونسن سے لانچ اور مخصوص اسلحہ حاصل کر کے وہ ان تینوں کو بھی اپنے ساتھ لے کر

سمندر میں پہنچ گئے۔ اسٹیرنگ کروک کے ہاتھ میں تھا اور وہ آہستہ آہستہ لانچ کو کھلے سمندر کی طرف لے جا رہا تھا۔ جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر کے علاوہ باقی سب عمران کے ساتھ عرشے پر موجود تھے۔ عمران کے کہنے پر صفدر اور کیپٹن شکیل لانچ کے عقبی حصے میں چلے گئے تھے تاکہ وہ عقب سے سمندر پر نظر رکھ سکیں۔

''راجن۔ تم جزیرہ کارٹم پر کبھی گئے ہو''...... اچانک عمران نے کارلی کے ساتھ کھڑے اس کے ساتھی راجن سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں۔ کئی بار جا چکا ہوں''...... راجن نے جواب دیا۔

''کیا اس جزیرے پر آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ جزیرے کے گرد کرمنلز کی لانچیں اور موٹر بوٹس موجود ہیں جن میں ہر وقت مسلح افراد موجود رہتے ہیں اور وہ جزیرے کے گرد ہی گھومتے رہتے ہیں اس کے علاوہ جزیرے کے ساحلوں پر بھی مسلح افراد کی کوئی کمی نہیں ہے جو غیر متعلق افراد کو اس جزیرے پر داخل نہیں ہونے دیتے ہیں''...... راجن نے جواب دیا۔

''تو پھر تم وہاں کیسے آتے اور جاتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں ضرورت کے وقت ہی اس جزیرے پر جاتا ہوں اور وہاں جانے کے لئے میں کراس ٹرمپ وے استعمال کرتا ہوں۔ اس راستے سے دشمن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے''...... راجن نے جواب

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

دیا۔

''اس راستے کی پوری تفصیل بتاؤ''...... عمران نے پوچھا۔

''جزیرہ کارٹم سے دس بحری میل کے فاصلے پر ایک جزیرہ ہے جسے شلانگ جزیرہ کہتے ہیں۔ اس جزیرے کا زیادہ تر حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہاں بہت سے ٹیڑھے میڑھے نہروں جیسے راستے بن گئے ہیں۔ وہاں ہر طرف جنگل پھیلا ہوا ہے۔ نہروں اور کھاڑیوں کے کناروں پر درخت اور بیل بوٹے موجود ہیں ۔ یہ ایک خطرناک اور انتہائی دشوار گزار جنگل ہے۔ اس جزیرے کے شمالی کنارے پر درختوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا ہے جو جزیرہ کارٹم تک پہنچتا ہے۔ اگر ان درختوں کے درمیان غوطہ خوری کے لباس پہن کر تیرا جائے تو وہاں سے جزیرہ کارٹم تک پہنچا جا سکتا ہے۔ کسی زمانے میں یہ سارا حصہ خطرناک مگرمچھوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا وہاں بڑے بڑے اور انتہائی خونخوار مگرمچھ موجود ہوتے تھے جو ان اطراف سے گزرنے والی کشتیوں اور لانچوں کو بھی ٹکریں مار کر پلٹا دیتے تھے۔ اس لئے لوگ اس راستے پر سفر کرنے سے گریز کرتے تھے۔ اب بھی یہی خیال کیا جاتا ہے کہ ان راستوں پر طاقتور اور خونخوار مگرمچھ موجود ہیں اس لئے سمندر میں سفر کرنے والے ان راستوں سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن میں ایک خاص راستے پر سفر کرتا ہوں اور غوطہ خوری کا لباس پہن کر تیرتا ہوا ایک جزیرے سے دوسرے جزیرے تک پہنچ جاتا ہوں۔ یہ

راستہ ان مگرمچھوں سے صاف ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ شاید سمندر میں ڈوبے ہوئے وہ درخت ہے جو سالخوردہ ہونے کی وجہ سے جڑوں سمیت خراب ہو چکے ہیں اور ان میں ایسی کائی جم گئی ہے جو انتہائی زہریلی اور تیزابی اثر رکھتی ہے۔ ان درختوں کی طرف آنے والا ہر آبی جانور موت کا شکار بن جاتا ہے اس لئے مگرمچھوں سمیت اب تمام سمندری حیات اس طرف آنے سے گریز کرتی ہے۔ اس راستے پر صرف مخصوص تیراکی کے لباس پہن کر ہی گزرا جا سکتا ہے جس پر زہریلے اور تیزابی پانی کا اثر نہیں ہوتا۔ اس راستے سے ہوتا ہوا میں جزیرہ کارٹم کے جنوب مشرقی کنارے پر پہنچتا ہوں جہاں طویل اور گھنا جنگل ہے۔ میں اس جنگل سے ہوتا ہوا میں جزیرے کے اس مقام پر پہنچ جاتا ہوں جہاں مجھے پہنچنا ہوتا ہے۔ اس راستے کو خطرناک اور انتہائی دشوار گزار سمجھا جاتا ہے اس لئے اس طرف نہ تو کوئی آبادی ہے اور نہ ہی کسی مجرم تنظیم کا کوئی گروپ۔

''کیا شلانگ جزیرے پر خشک کا علاقہ بھی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ اطراف میں کافی علاقہ خشک ہے اور سطح سمندر سے بلند ہے۔ اس لئے وہاں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے لیکن مستقل طور پر وہاں کوئی آباد نہیں ہوتا ہے البتہ شلانگ کے ایک حصے میں کسی کرمنل تنظیم نے فوجی بیس کیمپ جیسا ماحول بنایا ہوا ہے۔ اس تنظیم کے بارے میں میرے پاس کوئی معلومات نہیں ہیں لیکن اس

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

سارے علاقے پر اسی تنظیم کا قبضہ ہے اور وہاں وہ بڑی تعداد میں مسلح گروپس کی شکل میں رہتے ہیں۔ وہاں انہوں نے بڑے بڑے لکڑیوں کے کیبن بنائے ہوئے ہیں اور اپنی حفاظت کا زبردست انتظام کر رکھا ہے۔ خشکی کے بڑے علاقے کے چاروں اطراف انہوں نے جنگلے لگائے ہوئے ہیں جہاں ہر وقت مسلح افراد کا پہرہ رہتا ہے۔ وہاں باقاعدہ واچ ٹاورز بنے ہوئے ہیں اور سنا ہے کہ وہ مجرم تنظیم وہاں صامالیہ کے پائریٹس کی طرح سمندر سے جہاز بھی اغوا کر کے لاتے ہیں اور غیر ملکیوں کو یرغمال بنا کر بھی رکھتے ہیں“...... راجن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا تم نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں ایک مرتبہ اس علاقے میں گیا تھا۔ اس علاقے میں سٹی ہولنگو سے شراب کی بڑی کھیپ بھیجی گئی تھی۔ جس لانچ میں کھیپ بھیجی گئی تھی اس میں، میں مزدوری کرنے والے افراد میں شامل تھا۔ لانچ کو انتہائی چیکنگ کے بعد اس علاقے میں پہنچایا گیا تھا اور پھر ہماری تلاشی اور چیکنگ ہوئی تھی اور پھر ہم نے شراب کے کریٹوں کو اٹھا اٹھا کر اندر پہنچایا تھا۔ وہ واقعی کوئی صامالی قذاقوں کا اڈہ ہی دکھائی دے رہا تھا۔ سب کے سب سیاہ فام تھے جو انتہائی سفاک اور درندہ صفت دکھائی دے رہے تھے“...... راجن نے جواب دیا۔

”. س کلب سے . . س شراب کے کریٹ بھیجے گئے تھے“۔ عمران نے پوچھا۔

”میں نہیں جانتا۔ میں تو ان دنوں لانچوں اور جہازوں پر سامان لوڈنگ اور ان لوڈنگ کا کام کرتا تھا اور بس“...... راجن نے جواب دیا۔

”یہ کب کی بات ہے“...... اس بار کارلی نے پوچھا۔ وہ بھی راجن کی باتیں سن کر حیران ہو رہا تھا۔

”دو ماہ پہلے کی“...... راجن نے جواب دیا۔

”کیا تم نے اس سارے علاقے کو دیکھا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ ہم چونکہ عام مزدوروں کی طرح وہاں کام کر رہے تھے اس لئے ہمارے گھومنے پھرنے پر انہوں نے کوئی پابندی نہیں لگائی تھی۔ وہ زیادہ بڑا علاقہ نہیں ہے زیادہ سے زیادہ دو سے تین کلو میٹر کے دائرے کا علاقہ ہے“...... راجن نے کہا۔

”کیا اس خشکی کے درمیان سے بھی پانی کا کوئی راستہ گزرتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ البتہ خشکی کے اطراف میں پانی ہی پانی ہے“۔ راجن نے جواب دیا۔

”وہاں جانے کے بعد بھی تمہیں اس بات کا پتہ نہیں چلا کہ وہاں کس تنظیم کا قبضہ ہے۔ آخر تمہیں کچھ تو پتہ چلا ہو گا اس کے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بارے میں''......عمران نے کہا۔

''نہیں۔ وہاں ہمیں ساتھ لے جانے والے ہمیں احکامات دے رہے تھے جبکہ وہاں موجود مسلح افراد ہم پر نظر رکھے ہوئے تھے وہ ہم سے کوئی بات نہیں کرتے تھے''...... راجن نے جواب دیا۔

''خشکی کے اس حصے پر جنگل ہے یا صاف میدانی علاقہ ہے''......عمران نے پوچھا۔

''صاف علاقہ نہیں ہے وہاں بھی درختوں اور جھاڑیوں کی بہتات ہے''...... راجن نے جواب دیا۔

''کیوں کارلی۔ تم بھی ان لوگوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے کہ وہ کون لوگ ہیں جو اس مختصر سے حصے پر قابض ہیں اور انہوں نے اپنی حفاظت کا انتظام کر رکھا ہے''...... عمران نے کارلی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے علم میں یہ بات تو ہے کہ اس جزیرے کے جنگل کے ایک حصے پر کسی تنظیم کا قبضہ ہے اور انہوں نے وہاں اپنی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام کر رکھا ہے لیکن یہ بات میں بھی نہیں جانتا کہ وہ کون سی تنظیم ہے اور اس کا وہاں رہنے کا مقصد کیا ہے البتہ اس تنظیم کے ایک آدمی کو میں جانتا ہوں وہ اس جگہ آتا جاتا رہتا ہے۔ چونکہ یہ میری فیلڈ نہیں تھی اس لئے میں نے اس جنگل اور اس تنظیم کے بارے میں کبھی معلومات حاصل نہیں کی ہیں۔ آپ کہتے ہیں تو میں اس سے رابطہ کر کے پوچھ سکتا ہوں کہ وہ کون سی

تنظیم یا گروپ ہے جو اس جزیرے کے مخصوص حصے پر قابض ہے''...... کارلی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ جزیرے پر پہنچ کر تم اپنے اس آدمی سے رابطہ کرنا اور اس سے معلوم کرنا کہ وہ کون سی تنظیم ہے ہوسکتا ہے کہ ہم جس لڑکی کی تلاش میں جزیرہ کارٹم جا رہے ہیں وہ وہاں نہ ہو بلکہ جزیرہ شلانگ میں اس تنظیم کے پاس ہو جس کے بارے میں راجن بتا رہا ہے کہ وہاں وہ لوگ غیر ملکی لوگوں کو یرغمال بنا کر رکھتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا آپ کے خیال میں وہ تنظیم یا گروپ سائرل کا ہو سکتا ہے''...... کارلی نے چونک کر کہا۔

''ہاں بالکل''...... عمران نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ میں جزیرے پر پہنچتے ہی اس آدمی سے رابطہ کر کے پوچھوں گا۔ اگر وہ تنظیم سائرل کا حصہ ہوئی تو وہ آدمی مجھے اس کے بارے میں سب کچھ سچ سچ بتا دے گا کیونکہ میں مشکل وقت میں اس کی ہمیشہ مدد کرتا ہوں اس لئے وہ میرا احسان مند ہے''...... کارلی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب تمہارا کیا پروگرام ہے کیا تم راجن کے بتائے ہوئے راستے سے ہی جزیرہ کارٹم پہنچنا چاہتے ہو یا کسی اور راستے سے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''راجن کا بتایا ہوا راستہ مشکل اور پر خطر ضرور ہے لیکن اگر

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

راجن اس راستے سے بغیر کسی خطرے کا سامنا کئے وہاں پہنچ سکتا ہے تو پھر ہمارے لئے بھی یہی راستہ مناسب رہے گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو میں کروک کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ لانچ کو شلانگ جزیرے کی طرف لے جائے۔ لیکن کیا آپ کے پاس غوطہ خوری کے لباس موجود ہیں''...... کارلی نے پوچھا۔

''غوطہ خوری کے لباس تو ہیں لیکن ان کی تعداد پانچ ہے۔ تم تینوں کو ساتھ لے جانے کا فیصلہ بعد میں ہوا تھا اس لئے میں نے مزید غوطہ خوری کے لباس نہیں منگوائے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر ہم آپ کے ساتھ کیسے جائیں گے''...... کارلی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''دیکھتے ہیں''...... عمران نے کہا اور کارلی سر ہلاتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں لانچ کا رخ تبدیل ہوا اور وہ تیز رفتاری سے مخالف سمت میں بڑھنا شروع ہو گئی۔ عمران بدستور گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ اب لانچ انتہائی تیز رفتاری سے شلانگ جزیرہ کی طرف بڑھی جا رہی تھی کہ اچانک لانچ کے عقب میں موجود صفدر چیخ پڑا۔

''عمران صاحب۔ ساحل کی طرف سے تین نیوی کی لانچیں ہماری طرف آ رہی ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر اس کی نظریں بھی دور سے آنے والی لانچوں پر جم گئیں جو

تیزی سے بڑی ہوتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان لانچوں کی سائیڈوں پر بڑے بڑے تختے سے لگے ہوئے تھے۔ جہاں سے لانچوں میں موجود افراد نہ صرف سمندر میں اتر سکتے تھے بلکہ لانچ کے ساتھ ساتھ تیر بھی سکتے تھے۔

''ہونہہ۔ یہ شاید کوسٹ گارڈ سے متعلق لانچیں ہیں''...... عمران نے کہا۔ چند ہی لمحوں میں تینوں لانچیں ان کے قریب پہنچ گئیں اور پھر ایک لانچ ان کی لانچ کے آگے اور ایک پیچھے آ گئی جبکہ تیسری لانچ ان کی لانچ کی سائیڈ پر آ گئی۔ عمران کے اشارے پر کروک نے اپنی لانچ روک لی تھی۔ لانچوں پر کوسٹ گارڈز کے مخصوص سائن موجود تھے۔ ایک لانچ جو دائیں طرف تھی پانی میں کھسکتی ہوئی آہستہ آہستہ ان کی لانچ کے قریب آ گئی۔ اس لانچ میں بیس کے قریب مسلح افراد تھے۔ ان سب نے مخصوص یونیفارم پہن رکھے تھے۔ وہ لانچ میں مختلف پوزیشنوں پر کھڑے تھے اور ان کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں کے رخ ان کی جانب ہی تھے۔ سامنے ریلنگ کے پاس ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک آدمی کھڑا تھا جس کے گلے میں دوربین تھی اور اس کے ہولسٹر میں بھاری دستے والا ریوالور دکھائی دے رہا تھا۔ وہ شاید کوسٹ گارڈز کا کمانڈر تھا۔

''کون ہو تم لوگ اور کہاں جا رہے ہو''...... اس لمبے تڑنگے آدمی نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے چیختی ہوئی آواز میں پوچھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''ہم سیاح ہیں اور شلانگ جزیرے کی طرف جا رہے ہیں جناب''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''سیاح ہو اور شلانگ جزیرے پر جا رہے ہو۔ مجھے احمق سمجھتے ہو نانسنس۔ اس جزیرے پر کون سا تفریحی مقام ہے۔ تم یقیناً اسمگلر ہو۔ بتاؤ لانچ میں کیا اسمگل کر کے لے جا رہے ہو منشیات یا پھر اسلحہ''...... اس آدمی نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''ہمارے پاس اسلحہ اور منشیات نہیں جناب۔ ہم نے اس بحری علاقے کے تمام جزائر کی سیر و تفریح کرنے اور کھلے سمندر میں جانے کا لائسنس حاصل کیا ہوا ہے۔ میں آپ کو تمام دستاویزی ثبوت مہیا کر سکتا ہوں جناب''...... عمران نے کہا۔

''دکھاؤ کہاں ہیں دستاویز اور تم اس لانچ میں جاؤ اور جا کر ایک ایک حصے کی تلاشی لو''...... کمانڈر نے پہلے عمران سے اور پھر اپنے قریب کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے پانچ مسلح ساتھی اپنی لانچ کی ریلنگ پر چڑھے اور پھر بڑے ماہرانہ انداز میں ان کی لانچ پر پہنچ گئے۔

''خبردار۔ اگر تم میں سے کسی نے کوئی شرارت کی تو ہم تم سب کو بھون کر رکھ دیں گے''...... اس لانچ پر کود کر آنے والے ایک آدمی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''تم سب کے پاس اگر اسلحہ ہے تو اسے میرے ساتھیوں کے حوالے کر دو اور ہماری لانچ پر آ جاؤ''...... کمانڈر نے ایک بار پھر

عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

''ہمارے پاس حفاظت کے لئے لائسنس یافتہ اسلحہ ہے جناب لیکن ہم اپنی لانچ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ آپ نے چیکنگ کرنی ہے تو کر لیں ہم آپ کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''بکواس مت کرو۔ ورنہ لانچ سمیت سمندر میں غرق کر دیئے جاؤ گے''...... کمانڈر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

''سنو کمانڈر۔ تم ہمارے کاغذات چیک کر لو۔ لانچ کی بھی تلاشی لے لو اور اگر تمہاری تسلی ہو جائے تو واپس چلے جاؤ۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہارے پاس آنے جانے میں ضائع کریں''...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی خشک ہو گیا۔

''نہیں۔ تمہیں ہمارے پاس آنا ہو گا۔ چلو۔ جلدی کرو۔ میں اپنا حکم دوہرانے کا عادی نہیں ہوں''...... آفیسر نے اور زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تمہاری مرضی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اس نے تنویر اور جولیا کو اشارہ کیا تو وہ اشارہ سمجھتے ہی غیر محسوس انداز میں پیچھے ہٹے جہاں ریلنگ کے پاس ان کے اسلحہ سے بھرے دو تھیلے پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے یکلخت کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ اس سے پہلے کہ لانچ میں آئے ہوئے افراد اور دوسری

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

لانچ میں موجود کمانڈر اور اس کے مسلح ساتھی کچھ سمجھتے عمران کے مشین پسٹل سے شعلے سے نکلے اور نہ صرف اس کی لانچ میں موجود پانچوں مسلح آدمی گولیاں کھا کر لٹو کی طرح گھومتے چلے گئے بلکہ عمران نے مشین پسٹل کا رخ دوسری لانچ کی طرف کیا تو ریلنگ کے پاس موجود دو مسلح افراد اور کمانڈر بھی چیختے ہوئے اپنے عقب میں گر گئے۔

''ان لانچوں میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دو اور لانچوں پر میگا پاور بم مارو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر دوسری لانچ پر موجود افراد پر مسلسل فائرنگ کرتا ہوا ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ دوسری طرف کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے وہ بھی دوڑتے ہوئے اس طرف آئے اور پھر انہوں نے لانچ کے کیبنوں کی آڑ لیتے ہوئے دوسری لانچوں پر موجود مسلح افراد پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ جولیا اور تنویر نے چھلانگیں لگائیں اور اپنے تھیلے اٹھا کر ایک کیبن کی طرف دوڑتے چلے گئے اور پھر دوڑتے دوڑتے انہوں نے مشین گنیں نکال لیں اور تیزی سے ایک کیبن کے پیچھے جا کر چھپ گئے۔ فائرنگ کا سلسلہ شروع ہوتے ہی ساتھ لگی ہوئی لانچ اور دوسری لانچوں سے بھی ان کی لانچ پر فائرنگ ہونا شروع ہو گئی۔ عمران چھلانگیں لگاتا ہوا سائیڈ کیبن کی طرف گیا جس کے پیچھے جولیا اور تنویر چھپے ہوئے تھے۔

''منی میزائل گن دو مجھے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو

تنویر نے فوراً تھیلے سے ایک منی میزائل گن نکال کر عمران کی طرف اچھال دی۔ عمران نے منی میزائل گن کو ہوا میں ہی دبوچا اور اچھل کر سامنے آیا اور تیزی سے کروٹیں بدلتا ہوا سامنے کے رخ پر موجود ایک ستون کے پاس آ گیا۔ اس کی طرف دوسری لانچ سے بے شمار گولیاں آئیں جو کھڑکی کے مضبوط تختوں کو ادھیڑتی چلی گئیں لیکن عمران ان سے بچ کر آہنی ستون کی آڑ میں آ گیا۔ اس نے ستون کی آڑ میں آتے ہی خود کو سنبھالا اور آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسری لانچ پر سے اس کی طرف مسلسل فائرنگ کی جا رہی تھی اور گولیاں اس آہنی ستون پر پڑ رہی تھیں۔ عمران نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے اٹھتے ہی منی میزائل گن کا رخ اس طرف کر کے بٹن پریس کر دیا جس طرف سے اس پر تواتر کے ساتھ گولیاں برس رہی تھیں۔ میزائل گن سے شعلہ سا نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوسری لانچ کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے منی میزائل لانچ کے سامنے والے حصے سے ٹکرایا۔ یکلخت ایک زور دار دھماکہ ہوا اور لانچ کے اگلے حصے کے پرخچے اُڑتے دکھائی دیئے۔ لانچ کا ریلنگ والا اگلا حصہ بکھرا تو وہاں موجود مسلح افراد اچھل اچھل کر پیچھے گرے اور اس طرف سے ہونے والی فائرنگ ایک لمحے کے لئے رک گئی۔ عمران کے لئے یہی موقع کافی تھا۔ وہ ستون کے عقب سے نکل کر آگے آیا اور اس نے دوسری لانچ پر یکے بعد دیگرے منی میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے۔ لانچ پر تو یکلخت جیسے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ زور دار دھماکوں کے ساتھ لانچ کے ٹکڑے بکھرتے دکھائی دیئے۔ ادھر عمران کے ساتھیوں کو بھی موقع مل گیا۔ انہوں نے بھی دوسری لانچوں پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ منی میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے جس کے نتیجے میں مسلح افراد سے بھری ہوئی تینوں لانچوں میں ہڑبونگ سی مچ گئی۔ دھماکوں سے چونکہ لانچوں کے مختلف حصے تباہ ہو رہے تھے اس لئے انہیں سنبھلنے اور جوابی فائرنگ کا موقع ہی نہ مل رہا تھا۔ اس کا فائدہ اٹھا کر راجن نے لانچ کے ہیوی مشین گن والے کیبن کی طرف دوڑ لگا دی۔ کیبن میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک دیوار پر ہاتھ مارا تو کیبن کی چھت سمٹی اور اس کی چاروں دیواریں سائیڈوں پر گرتی چلی گئیں اور ہیوی مشین گن ظاہر ہوگئی۔ راجن نے ہیوی مشین گن سنبھالی اور سامنے والی لانچ کی طرف فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ کارلی نے دوسرے کیبن میں جا کر میزائل گن سنبھال لی اور پھر اس نے بھی ان لانچوں پر میزائل فائر کرنا شروع کر دیئے۔ لانچوں پر حملہ ہوتے دیکھ کر انجن روم میں موجود کروک نے فوراً لانچ کا رخ موڑا اور سامنے والی لانچ کے دائیں طرف چکر کاٹتا ہوا اس کی رفتار تیز کرتا چلا گیا۔ دو لانچیں میزائلوں سے تباہ ہو کر سمندر میں ڈوبتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں لیکن ایک لانچ جو پیچھے تھی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہوتے ہی تیزی سے پیچھے ہٹ گئی تھی اس لئے وہ تباہی سے بچ گئی تھی اور اب اس نے مناسب فاصلہ رکھ کر عمران کی

لانچ کے پیچھے آنا شروع کر دیا تھا۔ اس لانچ پر بھی ہیوی مشین گن نصب تھی جس سے مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی۔ کروک بے حد مشاق معلوم ہو رہا تھا اس نے لانچ دوڑاتے ہوئے اسے مسلسل زگ زیگ انداز میں لہرانا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے پیچھے آنے والی لانچ کی مشین گن سے فائر کی جانے والی گولیاں لانچ کے دائیں بائیں سے نکل رہی تھیں۔

”گڈ شو۔ کروک سے کہو کہ وہ لانچ کی رفتار اور تیز کر دے اور کارلی تم پیچھے آنے والی لانچ کو میزائلوں سے نشانہ بناؤ۔ اسے کسی بھی صورت میں ہمارے قریب نہیں آنا چاہئے“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو کروک نے لانچ کی رفتار میں اور اضافہ کر دیا جبکہ میزائل گن پر موجود کارلی نے پیچھے آنے والی لانچ پر یکے بعد دیگرے میزائل فائر کرنا شروع کر دیئے تھے لیکن اس لانچ کا پائلٹ بھی خاصا مشاق تھا اس نے بھی کمال مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لانچ کو میزائلوں سے ہٹ ہونے سے بچانے کے لئے لہرانا شروع کر دیا تھا۔ میزائل اس لانچ کے اردگرد اور اوپر سے ہوتے ہوئے دور سمندر میں گر کر پھٹ رہے تھے۔ اس لانچ میں شاید میزائل گن موجود نہ تھی کیونکہ ابھی تک اس لانچ سے ان کی لانچ پر ایک بھی میزائل فائر نہ کیا گیا تھا۔

”تنویر ہماری لانچ پر پانچ افراد آئے تھے۔ میں نے چار کے سینوں اور ایک کی ٹانگوں پر گولیاں چلائی تھیں۔ دیکھو وہ زندہ ہے یا

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

نہیں''...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے لانچ کے اگلے حصے پر پڑی ہوئی لاشوں کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

''یہ زندہ ہے لیکن بے ہوش ہے''...... تنویر نے دور سے چیختے ہوئے کہا۔

''اسے لے جا کر کیبن میں باندھ دو اور ہوش میں لاؤ''۔ عمران نے کہا تو تنویر نے ایک آدمی کو اٹھایا اور اسے لے کر سائیڈ کی طرف بنے ہوئے ایک کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں باقی چاروں کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دو''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلائے اور لاشوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے سمندر کا جائزہ لیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا اس کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا جس میں تنویر زخمی اور بے ہوش آدمی کو لے گیا تھا۔ تنویر نے اس آدمی کو ایک کرسی پر رسی سے باندھ دیا تھا اور اسے ہوش میں لانے کے لئے اس کا منہ اور ناک دبا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو تنویر نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا دیئے۔

''تم باہر جاؤ''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو تنویر اسے گھورتا ہوا مڑا اور کیبن سے نکلتا چلا گیا۔ اسی لمحے نوجوان کو ہوش آ گیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ تم نے مجھے کیوں باندھا

ہے اور میرے ساتھی......'' ہوش میں آتے ہی اس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔

''تمہارے تمام ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہماری لانچ گن شپ ہے۔ ہم نے میزائل گنوں سے تمہاری تینوں لانچوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اب صرف تم زندہ ہو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی چونک پڑا اور اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''تت تت۔ تم نے تینوں لانچیں تباہ کر دیں۔ کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہم ناممکن کو بھی ممکن کرنا جانتے ہیں۔ اگر ہم نے تمہاری تینوں لانچوں کو تباہ نہ کیا ہوتا تو تم اس طرح بندھی ہوئی حالت میں نہ ہوتے اور میں تمہارے سامنے اطمینان کے ساتھ نہ کھڑا ہوتا''۔ عمران نے کہا۔

''تت تت۔ تم کیا چاہتے ہو''...... اس آدمی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تمہارا تعلق کوسٹ گارڈز سے ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہم نے کوسٹ گارڈز کی طرز کی لانچیں بنائی ہوئی ہیں اور ہم ان میں ایسے ہی گھومتے پھرتے ہیں جیسے ہمارا تعلق کوسٹ گارڈز سے ہو۔ اس علاقے میں کوسٹ گارڈز کی ایک بھی لانچ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

موجود نہیں ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ تمہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم یہاں ہر وقت نہیں آتے۔ ضرورت اور کسی مشن کی تکمیل کے لئے آتے ہیں اور اپنا کام کر کے نکل جاتے ہیں۔ کوسٹ گارڈز کی لانچیں دیکھ کر دوسرے اسمگلر ہم سے دور رہتے ہیں اور ہمیں اپنا کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ہم یہ لانچیں لے کر مخصوص علاقوں تک جاتے ہیں اور اصل کوسٹ گارڈز سے دور رہتے ہیں اور بس''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''مشن سے تمہاری کیا مراد ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ان لانچوں کے ذریعے ہم سامان اپنی مخصوص لانچوں تک پہنچاتے ہیں اور ان لانچوں میں لایا ہوا سامان لے کر مخصوص ٹھکانوں تک پہنچاتے ہیں''...... اس آدمی نے کراہتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم کوسٹ گارڈز کی لانچوں میں اسمگلنگ کرتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''تو پھر تم نے ہمیں کیوں گھیرا تھا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''کمانڈر کے حکم سے اور اسے تمہاری لانچ کو گھیرنے کے لئے ہمارے باس نے حکم دیا تھا''...... اس آدمی نے جواب دیا۔

''کیا نام ہے تمہارے باس کا''...... عمران نے پوچھا۔

''بلیک وولف۔ وہ ماسٹر گروپ کا باس ہے۔ اسی نے کمانڈر کو کال کر کے اور اس لانچ کے بارے میں بتایا تھا۔ کاش اس نے یہ نہ کہا ہوتا کہ تمہیں زندہ پکڑ کر لانا ہے۔ باس تم سب کو زندہ گرفتار کرا کر اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا تھا''...... اس نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''فف۔ فف فرانک۔ میرا نام فرانک ہے''...... اس آدمی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی دونوں ٹانگیں گولیوں سے چھلنی تھیں جس سے خون کا خاصا اخراج ہو رہا تھا اس لئے خون کی کمی کے باعث اس پر نقاہت اور غنودگی سی طاری ہو رہی تھی۔

''تنویر۔ میڈیکل باکس لاؤ نیچے سے۔ جلدی کرو''...... عمران نے چیخ کر کہا۔ چونکہ کیبن کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس لئے باہر موجود تنویر نے اس کی آواز سن لی اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس نے نیچے سے میڈیکل باکس لا کر عمران کو دے دیا۔ عمران کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ اس نے پہلے فرانک کو جواب تقریباً نیم بے ہوش سا ہو چکا تھا یکے بعد دیگرے دو انجکشن لگائے تو اس کا زرد ہوتا ہوا چہرہ بحال ہونے لگا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے اسے ایک اور انجکشن لگا دیا۔ اس انجکشن کے لگتے ہی اس کے زخموں سے خون بہنا رک گیا اور پھر اسے ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بار پھر ہوش آ گیا۔

"سنو فرانک۔ تم مرنے والے تھے میں نے طاقت کے انجکشن لگا کر تمہیں فوری مرنے سے بچا لیا ہے۔ تمہاری ٹانگیں زخمی ہیں اور دو گولیاں تمہارے پیٹ میں بھی لگی ہیں۔ اگر تم ساری تفصیل بتا دو تو میں یہ گولیاں بھی نکال سکتا ہوں۔ ورنہ تھوڑی دیر بعد ان کا زہر تمہارے جسم میں پھیل جائے گا اور پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نہ بچا سکے گی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے بچا لو۔ پلیز مجھے بچا لو۔ میں تمہیں ساری باتیں بتا دوں گا۔ مجھے بچا لو"...... فرانک نے رونے والے لہجے میں کہا۔

"تو بتاؤ تفصیل۔ تمہارے باس کو ہم سے کیا دشمنی ہے جو اس نے ہمیں پکڑنے کے لئے تمہیں بھیجا تھا اور تم بتا رہے ہو کہ وہ ہمیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"باس کی تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس نے کمانڈر کو کال کیا تھا تو میں بھی اس کے پاس موجود تھا۔ باس کمانڈر کو اس لانچ کی تفصیل بتا رہا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اسے تم سب کو ہلاک کرنے کا ٹاسک اس کے ایک دوست مارگس نے دیا تھا۔ اس نے باس کو تم سب کی ہلاکت کے لئے بھاری معاوضہ دینے کا وعدہ کیا تھا چونکہ کمانڈر اور ہم سب ان لانچوں میں منشیات کی ترسیل کر رہے

تھے اس لئے باس نے ہم سے رابطہ کیا اور کمانڈر کو حکم دیا کہ وہ تمہاری لانچ کو ٹریس کرے اور گھیر کر سب کو زندہ گرفتار کر کے اس کے پاس لے آئے اور ہم نے سپیشل راڈار سسٹم پر تمہاری اس لانچ کو ٹریس کیا تھا۔ سمندر کے اس حصے میں واحد تمہاری لانچ تھی جو گن شپ ہے"...... فرانک نے جواب دیا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ یہ مارگس کون ہے اور اس نے ہمیں ہلاک کرنے کا ٹاسک تمہارے باس کو کیوں دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس نے تمہیں ہلاک کرنے کا ٹاسک کیوں دیا تھا یہ تو میں نہیں جانتا لیکن مارگس جزیرہ کارتھم پر رہتا ہے۔ اس کا ایک بڑا گروپ ہے بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کارتھم جزیرے کا سب سے دولتمند اسمگلر ہے جس کے لئے باس کام کرتا رہتا ہے"...... فرانک نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"تمہارے باس کا نام بلیک وولف ہے۔ یہی نام بتایا ہے نا تم نے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... فرانک نے کہا۔

"کیا تمہارے باس یا اس مارگس کا تعلق سائرل تنظیم سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ بس اتنا معلوم ہے کہ وہ انتہائی دولت مند اسمگلر ہے۔ جس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں"...... فرانک نے جواب دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"اگر ہم تمہارے ہاتھ لگ جاتے تو تم ہمیں کہاں لے جاتے"...... عمران نے پوچھا لیکن فرانک ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"اس کا آپریشن کر کے دونوں گولیاں نکال دو۔ ابھی زندہ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں گولیاں اس کے جسم میں ہیں۔ یہ اتنا بھی زندہ رہ گیا ہے۔ یہی بہت ہے۔ اب یہ مزید زندہ نہ رہ سکے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فرانک کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ عمران نے جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کے لباس میں کوئی خاص چیز موجود نہ تھی۔ عمران نے اس کی رسی کھول کر اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور کیبن سے باہر ریلنگ کے پاس لا کر سمندر میں اچھال دیا۔ ان کی لانچ ان تباہ شدہ لانچوں سے کافی دور نکل آئی تھی۔ کارلی نے پیچھے آنے والی تیسری لانچ کو بھی میزائل سے تباہ کر دیا تھا جس کا جلتا ہوا ڈھانچہ دور ابھی تک دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ مارگس یقیناً سائرل کا آدمی ہو گا۔ اسے اینڈریو کی موت کی خبر مل گئی ہو گی اس لئے اس نے بلیک وولف کو ہمارے پیچھے بھیج دیا۔ بہرحال اچھا ہوا کہ ہم خواہ مخواہ کی الجھن سے بچ گئے"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب جزیرہ نظر آنے لگ گیا ہے"...... یکلخت کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران چونک کر اٹھا اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ دور سے نظر آنے والا جزیرہ تیزی سے بڑا ہوتا جا رہا تھا یہ شاید شلانگ جزیرہ تھا۔

"یہ شورگ جزیرہ ہے۔ ہمیں اگر شلانگ جزیرے کی طرف جانا ہے تو اس جزیرے کو لازماً کراس کرنا پڑے گا"...... راجن نے کہا جو ہیوی مشین گن کے تختے سے اتر کر نیچے آ گیا تھا۔

"تو کیا ہم اب کسی دشمن کی نظروں میں آئے بغیر آگے بڑھ سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لوگ اسمگلر ہیں اور انہوں نے دور دور تک نگرانی کا جال بچھا رکھا ہو گا۔ اس لئے ہمیں لازماً چیک کر لیا گیا ہو گا۔ ان سے نمٹے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے"...... عمران نے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ نزدیک آتے ہوئے جزیرے سے دو لانچیں تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

"سب لوگ مسلح ہیں ہمیں کسی بھی وقت ایکشن میں آنا پڑ سکتا ہے لیکن اشارے کے بغیر کوئی حرکت میں نہ آئے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل، تنویر، صفدر اور جولیا تینوں نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد لانچیں ان کی لانچ کی دونوں سائیڈوں پر پہنچ گئیں۔ ہر لانچ میں چار چار مسلح افراد موجود تھے۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو فوشر گروپ کے آدمی ہیں"...... راجن نے کہا تو

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

عمران چونک پڑا۔

''فوشر گروپ۔ کیا مطلب۔ کیا تم انہیں جانتے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ شورگ جزیرے پر فوشر گروپ کا قبضہ ہے اور میں نے فوشر کے لئے بھی کام کیا ہے۔ یہ لوگ بھی سفاک اور بے رحم درندے ہیں۔ دوسرے کسی بھی گروپ کو اس طرف نہیں آنے دیتے ہیں اور اگر کوئی غلطی سے ان کے جزیرے کی طرف آئے تو یہ اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور پھر اسے گولیاں مار کر جزیرے کی کسی کھائی یا پھر سمندر میں پھینک دیتے ہیں''...... راجن نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم تو واقعی کافی کارآمد ثابت ہو رہے ہو۔ اور بتاؤ کیا جانتے ہو اس فوشر کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''وہ ایک بحری قذاق ہے۔ خوبصورت لڑکیاں اور دولت اس کی کمزوری ہیں۔ اس کا ایک دور کا ایک رشتہ دار ہے جسے یہ انکل ٹام کہتا ہے اور انکل ٹام کے لئے یہ کچھ بھی کر سکتا ہے کیونکہ اس کے ماں باپ بچپن میں ہی مر گئے تھے اور انکل ٹام نے ہی اسے پالا تھا۔ انکل ٹام بلا کا شراب نوش ہے۔ وہ بھی ایک نمبر کا بدمعاش ہے وہ اسے اپنے چند ساتھیوں کی مدد سے لڑکیاں اغوا کر کے بھجواتا رہتا ہے جنہیں یہ دوسرے جزیروں کے عیاش بدمعاشوں کے اڈوں پر فروخت کرتا ہے۔ اس کا اصل دھندہ یہی ہے''...... راجن نے

منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا دھندہ ہی اب اسے پراگندہ کرے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے کہا جو اس کے پاس ہی کھڑی تھی۔

''دیکھتی جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''کون ہو تم''...... دائیں طرف والی لانچ پر کھڑے ایک دیو قامت آدمی نے چیخ کر کہا۔

''ہم فوشر کے مہمان ہیں''...... عمران نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ تم کون ہو ورنہ ایک لمحے میں ڈھیر کر دیں گے''...... اسی آدمی نے جواب دیا۔

''سنو۔ زیادہ بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم دوست ہیں دشمن نہیں۔ ورنہ تمہاری یہ لانچیں یہاں پہنچنے سے پہلے ہی تم سمیت سمندر کی تہہ میں پہنچ چکی ہوتیں''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اس کا لہجہ ایسا تھا کہ وہ دیو قامت آدمی فوری طور پر کچھ نہ کہہ سکا۔

''ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ''...... اس دیو قامت آدمی نے کہا اور عمران نے کروک کو لانچ کی رفتار تیز کرنے کے لئے کہا۔ باقی دونوں لانچیں بھی ان کے ساتھ ساتھ جزیرے کی طرف بڑھنے لگیں اور تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے پر پہنچ گئے۔ سب سے پہلے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

دونوں لانچیں ساحل سے لگیں پھر کروک نے بھی لانچ کی رفتار کم کرتے ہوئے اسے ساحل کے کنارے کی طرف بڑھانا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ساحل پر پہنچ گئے اور عمران کے کہنے پر کروک نے لانچ کنارے پر روکتے ہوئے اس کا انجن بند کر دیا۔

''فوشر کو یہیں بلاؤ۔ اسے کہو کہ تمہارے انکل ٹام نے تمہارے لئے دنیا کا سب سے قیمتی تحفہ بھیجا ہے''...... عمران نے ساحل پر اترتے ہی اسی دیو قامت سے کہا۔

''نہیں۔ باس یہاں نہیں آ سکتا ۔ تمہیں اس کے پاس جانا ہو گا''...... دیو قامت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں کہہ رہا ہوں اسے بلا لاؤ۔ مجھے جلدی ہے''...... عمران نے دوبارہ اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دیو قامت کوئی جواب دیتا۔ اچانک اوپر سے ایک آدمی چیخ پڑا۔

''باس آ رہا ہے''...... اور دیو قامت کے ساتھ ساتھ عمران بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا اور پھر چند لمحوں بعد جزیرے کی چٹان پر ایک لمبے قد کا آدمی نظر آیا۔ اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ دو مسلح افراد بھی تھے۔

''کون ہیں یہ اسکاٹ اور تم انہیں یہاں کیوں لے آئے ہو۔ گولیاں مار کر تم انہیں وہیں ہلاک کر دیتے''...... اس نے آتے ہی چیخ کر کہا۔

''تمہارا نام فوشر ہے''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

''ہاں میرا نام فوشر ہے۔ کون ہو تم اور مجھے کیسے جانتے ہو''۔ فوشر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''فائر''...... عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کے، ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں تڑتڑا اٹھیں اور پلک جھپکنے میں فوشر کے تمام ساتھی چھلنی ہو کر گر پڑے۔ فائرنگ ہوتے ہی فوشر نیچے گر گیا تھا۔ اس کی ٹانگوں پر معمولی زخم آئے تھے۔ نیچے گرتے ہی عمران نے اسے گردن سے پکڑا اور اس طرح اٹھا کر کھڑا کر دیا کہ فوشر کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

''مم۔ مم۔ میں سمجھا نہیں کہ تم چاہتے کیا ہو۔ میرے آدمی دوسرے جزیرے پر گئے ہوئے ہیں۔ ورنہ شاید تم یہاں تک بھی نہ پہنچ سکتے''...... فوشر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بری طرح الجھا ہوا تھا۔

''جزیرے پر تمہارے کتنے آدمی ہیں''...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

''اس وقت تو وہاں صرف ایک آدمی ہے۔ بتایا تو ہے میرے آدمی دوسرے جزیرے پر گئے ہوئے ہیں''...... فوشر نے کہا۔

''بس اتنا ہی پوچھنا تھا۔ اب تم چھٹی کرو''...... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور فوشر چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس کے چہرے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

پر عمران کا زوردار تھپڑ پڑا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران کی مشین گن تڑتڑائی اور فوشر وہیں پڑے پڑے اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر تڑپتی ہے۔ چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔ اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

''اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دو تنویر''...... عمران نے اپنی لانچ کی طرف بڑھتے ہوئے تنویر سے کہا اور تنویر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد فوشر کا مردہ جسم سمندر میں تیر رہا تھا۔

''چلو کروک۔ لانچ موڑو اور اسے شلانگ جزیرے کی طرف لے جاؤ''...... عمران نے کروک سے کہا۔ عمران کے اشارے پر اس کے ساتھی لانچ میں سوار ہو گئے تھے۔ کروک نے سر ہلاتے ہوئے لانچ کو تھوڑا سا بیک کر کے موڑا اور پھر تیزی سے جزیرے کی سائیڈ سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور آفس میں بھاری میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی اونچی پشت والی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا ہوا بدمعاش اور انتہائی خرانٹ شکل کا مالک بلیک وولف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی جسے وہ منہ سے لگا کر شراب پی رہا تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی سنتے ہی اس نے شراب کی بوتل میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''بلیک وولف بول رہا ہوں''...... بلیک وولف نے بے حد سرد اور کرخت آواز میں کہا۔

''باس۔ میں فشر بول رہا ہوں کمانڈنگ کنٹرول روم''...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ کمانڈر کریگ ان مطلوبہ افراد کو پکڑ کر لایا ہے یا نہیں''...... بلیک وولف نے تیز لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ میں اس سے کافی دیر سے رابطہ کر رہا تھا لیکن میرا

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

اس سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ جب میرا ان سے رابطہ نہ ہوا تو میں نے ایک ہیلی کاپٹر اس طرف روانہ کیا تا کہ وہ ان تینوں لانچوں کا پتہ لگائے اور ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ اسمتھ نے اطلاع دی ہے کہ نارتھ زون سے تیس بحری میل کے فاصلے پر تینوں لانچوں کے جلتے ہوئے ڈھانچے ملے ہیں''...... فشر نے جواب دیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تینوں لانچیں تباہ ہو گئی ہیں۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے''...... دوسری طرف سے فشر کی باتیں سن کر بلیک وولف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''میں سچ بتا رہا ہوں باس۔ تینوں لانچیں تباہ کر دی گئی ہیں اور انہیں میزائلوں سے تباہ کیا گیا ہے''...... فشر نے جواب دیا۔

''اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کارلی اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں جو انہوں نے تین لانچوں کو تباہ کر دیا ہے جس میں بے شمار مسلح افراد موجود تھے۔ اوہ۔ اسی لئے مارگس نے اس قدر بھاری معاوضہ دینے کا فوراً وعدہ کر لیا تھا۔ لیکن اب تک تو وہ لوگ شلانگ جزیرے پر پہنچ گئے ہوں گے''...... بلیک وولف نے چیختے ہوئے کہا۔

''باس۔ ابھی بھی اگر ہم چاہیں تو انہیں پکڑ سکتے ہیں۔ شورگ جزیرہ کے فوشر کو اگر لالچ دیا جائے تو وہ یقیناً انہیں پکڑنے میں ہماری بھرپور مدد کرے گا کیونکہ یہ علاقہ اسی کا ہے''...... فشر نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ہم وہاں تک جائیں کیسے''...... بلیک وولف نے کہا۔

''باس اگر ہم سپیشل ہیلی کاپٹر کا استعمال کریں تو ہم آسانی سے ان تک پہنچ سکتے ہیں''...... فشر نے جواب دیا۔

''مگر اس طرح ہم نیوی کے راڈار پر آجائیں گے اور پھر ہمارے لئے نیوی سے جان چھڑانی مشکل ہو جائے گی''...... بلیک وولف نے کہا۔

'' اگر ہم نیچی پرواز کریں اور شمال مشرق کی طرف سے گھوم کر جائیں تو ہم راڈار کی نظروں میں آنے سے بچ سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ چکر لمبا تو پڑ جائے گا لیکن بہرحال ہم پہنچ جائیں گے اور جہاں تک اس کارلی اور اس کے ساتھیوں کا تعلق ہے۔ یہ لوگ یقیناً جزیرہ کارٹم جا رہے ہیں۔ اس لئے بلیک وولف نے ان کے خاتمے کے لئے ہمیں ٹاسک دیا ہے اور شلانگ جزیرہ کے راستے کی طرف سے جانے کا مطلب ہے کہ وہ جزیرہ شلانگ اور اس کے بعد جنگل کے راستے سے ہو کر جزیرہ کارٹم پہنچنا چاہتے ہیں بہرحال اگر ہم فوشر کو راضی کر لیں تو وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ نہ سکیں گے اور اگر یہ لوگ ہمارے پہنچنے تک شورگ جزیرہ کراس بھی کر گئے ہوں گے تب بھی ہم انہیں جزیرہ شلانگ اور اس کے بعد جنگل میں آسانی سے گھیر سکتے ہیں۔ صرف ہمیں مخصوص قسم کا اسلحہ ساتھ لے جانا ہو گا''...... فشر نے پوری تفصیل سے منصوبہ بناتے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہوئے کہا۔

''گڈ شو فشر۔ رئیلی گڈ شو۔ تمہاری یہ عقل اور منصوبہ بندی نے ہی تمہیں میرا نمبر ٹو بنایا ہوا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم جلدی سے ہیڈکوارٹر پہنچو۔ میں سپیشل ہیلی کاپٹر کی تیاری کے انتظامات کرتا ہوں۔ ہمیں فوراً روانہ ہو جانا چاہئے۔ فوراً پہنچو''...... بلیک وولف نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکلا تاکہ فشر اور دوسرے ساتھیوں کے پہنچنے سے پہلے وہ سپیشل ہیلی کاپٹر کی روانگی کے انتظامات مکمل کر لے۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد تیز رفتار ہیلی کاپٹر جس پر ایک ایسی بین الاقوامی کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا۔ جو ہیلی کاپٹر فروخت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی سروس رینٹ پر بھی مہیا کرتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود پوچھ گچھ سے بچنے کے لئے وہ براہ راست سمندر کی طرف جانے کے شہر کی شمالی سمت سے ہوتے ہوئے ایک لمبا چکر کاٹ کر سمندر پر پہنچے۔ ہیلی کاپٹر سطح نیچی پرواز کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اتنی نیچی پرواز وہ نیول راڈارز سے بچنے کے لئے کر رہے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر بلیک وولف کا نمبر ٹو فشر موجود تھا یہ قدرے بھاری جسم کا آدمی تھا جس کی بڑی اور باہر کو ابھری ہوئی پیشانی اس کی ذہانت کا پتہ دے رہی تھی۔ جبکہ سائیڈ سیٹ پر بلیک وولف خود موجود تھا اور پچھلی سیٹوں پر چار افراد موجود تھے۔ جنہوں نے ہاتھوں میں جدید ساخت کی گنیں پکڑی ہوئی تھیں اور ایک بڑا

سا تھیلا جس کی زپ کھلی ہوئی تھی ایک سائیڈ پر رکھا ہوا تھا اس میں بھی جدید ساخت کے اسلحے کی جھلک نظر آ رہی تھی۔

''ہماری لانچوں کی تباہی کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کے پاس بھی انتہائی جدید اسلحہ موجود ہے۔ اور یہ لوگ ہر قسم کا اقدام بھی کر سکتے ہیں اس لئے ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا''...... بلیک وولف نے کہا۔

''ویسے باس یہ لوگ ہیں کون۔ کس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں''...... فشر نے پوچھا۔

''معلوم نہیں۔ نام سے تو ایکریمین لگتے ہیں لیکن ہیں پاکیشیائی ایجنٹ کیونکہ سائرل نے پچھلے دنوں پاکیشیا سے ایک لڑکی اغوا کی تھی۔ میری اطلاع کے مطابق پاکیشیائی ایجنٹ اسی لڑکی کے لئے یہاں پہنچے ہیں اور انہوں نے سائرل کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ مارگس کا سائرل سے ڈائریکٹ رابطہ ہے اس لئے میرے خیال کے مطابق سائرل نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کا ٹاسک مارگس کو دیا ہے اور مارگس نے خود آگے آنے کی بجائے بھاری معاوضے پر ہمیں ہائر کیا ہے تاکہ ہم ہر ممکن طریقے سے ان ایجنٹوں کو ہلاک کر سکیں''...... بلیک وولف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ آپ کا تجزیہ بالکل ٹھیک ہے اس لئے وہ ہر قسم کا اقدام کرنے سے دریغ نہیں کرتے''...... فشر نے سر ہلاتے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں اب ہم راڈار کی رینج سے باہر آ چکے ہیں“...... بلیک وولف نے کہا۔

”اوہ نو باس۔ نیول ہیڈکوارٹر میں ابھی حال ہی میں انتہائی لانگ رینج راڈار نصب کیا گیا ہے کیونکہ اس سارے علاقے میں اسمگلروں کی سرگرمیاں بے انتہا بڑھ گئی تھیں۔ شورگ جزیرہ کے بعد ہم رینج سے باہر نکلیں گے“...... فشر نے جواب دیا اور بلیک وولف نے سر ہلا دیا۔

”باس۔ اس لانچ کو دیکھتے ہی تباہ کر دینا ہے یا“...... پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لمبے منہ والے آدمی نے پوچھا۔

”نہیں ہم نے ان کی لاشیں لے جانی ہیں۔ اس لئے ہمیں ایسا اقدام کرنا ہے کہ جس سے ہم انہیں ہلاک بھی کر سکیں اور ان کی لاشیں بھی صحیح حالت میں واپس لے جاسکیں“...... بلیک وولف نے کہا۔

”تو پھر باس ہمیں کیا کرنا ہو گا“...... اسی آدمی نے الجھن بھرے لہجے میں کہا۔

”میں بتاتا ہوں۔ ہم شورگ جزیرہ سے تیز رفتار لانچ لے کر چلیں گے۔ اس لانچ پر دو آدمی ہوں گے۔ جبکہ باقی افراد ہیلی کاپٹر پر بلندی پر رہیں گے۔ ہم شلانگ جزیرہ سے ہیلی کاپٹر اس وقت اڑائیں گے جب ہماری لانچ ان کی لانچ کے قریب پہنچ

جائے گی۔ ہمارا تیز رفتار ہیلی کاپٹر چند لمحوں میں ان تک پہنچ جائے گا اور پھر ہم بیک وقت اوپر اور نیچے سے ان پر فائر کھول دیں گے۔ اس طرح وہ یقیناً ختم ہو جائیں گے اور پھر ہم آسانی سے ان کی لاشیں لے کر اس ہیلی کاپٹر پر ہی واپس آجائیں گے“...... بلیک وولف نے باقاعدہ منصوبہ بندی کرتے ہوئے کہا اور فشر نے سر ہلا دیا۔

”لیکن یہ صرف اس صورت میں ہو گا اگر وہ لوگ شورگ جزیرہ کراس کر کے آگے جا چکے ہوں گے اور اگر وہ شورگ جزیرہ پر موجود ہوں گے تو پھر وہاں جو صورتحال ہو گی ویسے ہی کر لیا جائے گا“...... فشر نے دوبارہ کہا تو بلیک وولف نے سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے کھلے سمندر پر نیچی پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد انہیں دور سے سمندر میں شورگ جزیرہ دھبے کی صورت میں نظر آنے لگا۔ فشر نے ہیلی کاپٹر کا رخ اسی طرف کو موڑا اور رفتار اور زیادہ بڑھا دی اور چند لمحوں بعد جب جزیرہ بڑا نظر آنے لگا تو اس نے رفتار آہستہ کر دی وہ سب پوری طرح چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ جزیرہ آدھے سے زیادہ پانی میں ڈوبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس جزیرے کی زمین موجود ہی نہ ہو اور درخت اور ہر طرح کے پودے پانی کے اوپر ہی اگے ہوئے ہوں۔ جزیرے پر مکمل خاموشی تھی۔ ان کے ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کی آواز سن کر اور اسے دیکھ لئے جانے کے باوجود جزیرے پر کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو فشر آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر کو جزیرے کے گرد گھمانے لگا اور پھر جب وہ اس طرف پہنچے جہاں لانچیں موجود تھیں تو وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑے کہ دو لانچوں میں لاشیں پڑی ہوئیں صاف نظر آ رہی تھیں اور باقی لانچیں خالی تھیں اور پھر انہیں جزیرے کی ایک ساحلی چٹان پر دو افراد کی گولیوں سے چھلنی لاشیں اور کے قریب پانی میں تیرتی ہوئی فوشر کی لاش بھی نظر آ گئی اور فشر نے جلدی سے ہیلی کاپٹر جزیرے کے اوپر لے جا کر ایک مسطح چٹان پر اتار دیا۔

”اوہ اوہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے یہ لوگ یہاں سب کو ختم کر کے آگے نکل گئے ہیں“...... بلیک وولف نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ فوشر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر تو یہی لگ رہا ہے کہ کارلی اور اس کے ساتھ موجود پاکیشیائی ایجنٹوں نے یہاں خوفناک کارروائی کی ہے اور سب کو ختم کر کے آگے نکل گئے ہیں“...... فشر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس لانچ پر پہنچ گیا جس میں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے جھک کر ایک لاش کے جسم کو ہاتھ لگایا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

”باس۔ لاشیں ابھی سرد نہیں ہوئی ہیں۔ ان کے جسم ابھی گرم ہیں جس کا مطلب ہے کہ انہیں ہلاک ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی

ہے اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ کارلی اور اس کے ساتھ موجود پاکیشیائی ایجنٹ ابھی زیادہ دور نہیں گئے ہیں۔ اگر ہم تیز رفتاری سے اس طرف جائیں تو انہیں آسانی سے گھیر سکتے ہیں“...... فشر نے لانچ سے نکل کر جزیرے پر چڑھتے ہوئے بلیک وولف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیکن یہ فوشر کے پاس تو خاصا بڑا گروپ تھا۔ وہ سارا گروپ کہاں گیا۔ یہاں تو اس کے صرف چند ساتھیوں کی لاشیں ہیں“۔ بلیک وولف کے لہجے میں حیرت تھی۔

”مجھے ایسا لگ رہا ہے باس کہ فوشر کا گروپ کسی مشن پر گیا ہوا ہو گا۔ اس لئے وہ انہیں کم تعداد میں ہونے کی وجہ سے مار لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں“...... فشر نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو چلو پھر دیر نہ کرو۔ میرا خیال ہے اب اگر ہم نے لانچ لی تو پھر ہم ان تک نہ پہنچ سکیں گے“...... بلیک وولف نے تیز لہجے میں کہا۔

”اگر ہمیں اب لانچ لینی پڑی تو ہم شلانگ جزیرے سے لے لیں گے۔ ہمیں فوراً پہنچنا ہے“...... فشر نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے ہیلی کاپٹر پر بیٹھے اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے جزیرے سے باہر آ کر فضا میں بلند ہوتا گیا چونکہ اب راڈار چیکنگ والا خطرہ نہ رہا تھا۔ اس لئے فشر ہیلی کاپٹر کو اتنی بلندی تک لے گیا کہ اس پر مشین گن اور میزائل فائر نہ ہو سکے اور پھر وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

تیزی سے جزیرہ شلانگ کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے رفتار پہلے سے کہیں زیادہ تیز رکھی تھی اور تھوڑی دیر بعد انہیں جزیرہ شلانگ نظر آنے لگ گیا۔

''کوئی لانچ نظر نہیں آ رہی''...... بلیک وولف نے غور سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے وہ آگے بڑھ چکے ہوں۔ ہمیں پہلے جنگل تک دیکھ لینا چاہئے''...... فشر نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ چھوٹے سے جزیرے شلانگ کے قریب سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا لیکن پھر جنگل تک پہنچ جانے کے باوجود انہیں کوئی لانچ نظر نہ آئی۔ لانچ کوئی سوئی نہ تھی جو کھلے سمندر میں چھپ سکتی تھی۔ فشر کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کی اور پھر وہ شلانگ جزیرے کے عجیب وغریب جنگل کے اوپر اڑنے لگے۔ وہ نہروں نما راستوں پر بھی ہیلی کاپٹر اُڑا رہا تھا جن کے کنارے گھنے اور بڑی بڑی جھاڑیوں سے بھرے ہوئے تھے اور یہ راستے زگ زیگ انداز میں آگے جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بلیک وولف نے اب طاقتور دوربین آنکھوں سے لگا رکھی تھی اور وہ بغور جنگل کو چیک کر رہا تھا لیکن پورے جنگل کے اوپر دوبار چکر لگانے کے باوجود جب انہیں کوئی لانچ نظر نہ آئی تو ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے ساتھ سوالیہ نشان سے ابھر آئے۔

''آخر یہ کیسے ممکن ہے۔ لانچ کہاں غائب ہوگئی ہے۔ کیا وہ سمندر برد ہوگئی ہے یا اسے آسمان نے اٹھا لیا ہے''...... بلیک وولف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہماری لانچوں کی تباہی کے بعد فوشر اور اس کے آدمیوں کی موت کا مطلب تو یہی ہے کہ وہ لوگ ادھر ہی آئے ہیں لیکن پھر کہاں جا سکتے ہیں۔ وہ چاہے جس قدر بھی تیز رفتاری کا مظاہرہ کریں اتنی دیر میں شلانگ جزیرے کے جنگل کو تو وہ کسی صورت بھی کراس نہیں کر سکتے۔ ہمیں اب شلانگ جزیرے کے اندرونی حصوں کو چیک کرنا ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ کی آواز سن کر وہ لانچ سمیت گھنے پودوں اور آبی جھاڑیوں میں چھپ گئے ہوں۔ بہرحال اب وہاں سے ہی شاید ہمیں ان کا کوئی کلیو مل سکتا ہے''...... فشر نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ واپس شلانگ جزیرے کی طرف موڑ دیا۔

''سب لوگ انتہائی چوکنا رہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ واقعی جزیرے میں چھپے ہوئے ہوں اور ہم پر اچانک فائر کھول دیں''...... فشر نے ہیلی کاپٹر موڑتے ہوئے کہا اور وہ سب لاشعوری طور پر الرٹ ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ شلانگ جزیرے کے قریب پہنچ گئے۔ ہیلی کاپٹر نے پہلے جزیرے کے گرد چلا لگایا اور پھر وہ جزیرے پر اتر گئے۔ یہ جزیرہ بھی خاموش تھا اور ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہی انہیں ایک آدمی کی لاش ایک جھاڑی کے پاس پڑی نظر

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

آ گئی۔

''اوہ۔ یہ تو فوشر کا آدمی گولن ہے۔ اور کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا ہے''...... فشر نے تیز لہجے میں کہا۔

''جزیرہ بالکل ہی چھوٹا سا تھا۔ اس لئے تھوڑی دیر میں انہوں نے جزیرے کا سارا علاقہ دیکھ لیا لیکن وہاں سوائے اس آدمی کی لاش کے اور کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔

''وہ لوگ میرے خیال میں شلانگ جزیرہ کی طرف نہیں آئے۔ شاید کسی اور طرف نکل گئے ہیں''...... بلیک وولف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اب تو یہی سوچا جا سکتا ہے۔ اگر وہ اس جزیرے کے نارتھ زون کی طرف گئے ہیں تو وہاں موجود پائریٹس کا شکار بن چکے ہوں گے جو اپنے علاقے میں آنے والے کسی شپ کو بھی غائب کر سکتے ہیں''...... فشر نے بھی ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ وہ پائریٹس کے ریڈ زون کی طرف چلے گئے تھے اور ان کے ہاتھ لگ گئے اور پائریٹس نے انہیں ان کی لانچ سمیت غائب کر دیا۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے مارگس کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دے دینی چاہئے۔ یہ رقم ہماری قسمت میں نہ تھی۔ خواہ مخواہ کے اخراجات علیحدہ اٹھانے پڑ گئے''...... بلیک وولف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فشر سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر لانے کے لئے کہا۔ فشر نے ہیلی کاپٹر کے اندر ایک

تھیلے میں موجود لانگ رینج سپیشل ٹرانسمیٹر نکال کر بلیک وولف کے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ لوگ واقعی پوری طرح محتاط تھے کیونکہ سپیشل ٹرانسمیٹر کی کال کیچ نہ ہو سکتی تھی ورنہ ہیلی کاپٹر میں بھی ٹرانسمیٹر موجود تھا لیکن وہ عام ٹرانسمیٹر تھا اور اس کی کال لازماً نیول ہیڈکوارٹر میں کیچ کر لی جاتی اور پھر ان کے لئے خواہ مخواہ کے مسائل کھڑے ہو جاتے۔ بلیک وولف نے مارگس کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

''ہیلو ہیلو۔ بلیک وولف کالنگ مارگس۔ اوور''...... بلیک وولف نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

''یس۔ مارگس اٹنڈنگ یو اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مارگس کی آواز سنائی دی۔

''میں بلیک وولف بول رہا ہوں۔ میں نے تمہارے کام کے لئے بے حد کوشش کی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ تمہارا کام نہیں ہو سکا۔ کارلی پاکیشیائی ایجنٹوں کو لے کر نجانے کہاں غائب ہو گیا ہے میں نے اردگرد کے جزائر کی مکمل چیکنگ کی ہے لیکن مجھے ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔ ان چکروں میں مجھے خاصے بڑے اخراجات بھی اٹھانے اور شدید ترین نقصان بھی برداشت کرنا پڑ رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں ایک کام آنے والے دوست سے بھی ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں۔ اوور''...... بلیک وولف نے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہوا کیا ہے مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور“...... مارگس نے پوچھا اور جواب میں بلیک وولف نے اسے مکمل تفصیل بتانی شروع کر دی۔ اس نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح اس کی نیول لانچوں کو بھی ان لوگوں نے تباہ کر دیا تھا جس میں اس کے بے شمار ساتھی ہلاک ہو گئے تھے اور پھر اس نے فوشر کی لاش ملنے کے حوالے سے بھی مارگس کو ساری رپورٹ دے دی۔

”ہونہہ۔ تو وہ لوگ شلانگ جزیرے کے پانی میں چھپے ہوئے جنگل کی طرف چلے گئے ہیں۔ اوہ یہ تو بہت خطرناک بات ہے۔ میں نے تو اس طرف توجہ ہی نہ دی تھی۔ اوور“...... مارگس کی بری طرح سے چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”تمہیں اس پر توجہ دینے کی ضرورت بھی نہیں۔ ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ سوائے پائریٹس کے علاقے کے ہم نے جنگل کے ایک ایک حصے کا بغور جائزہ لیا ہے لیکن ان کی لانچ کا نشان تک نہیں ملا ہے۔ وہ نجانے کدھر نکل گئے ہیں۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ وہ غلطی سے پائریٹس والے علاقے میں چلے گئے ہیں اور پائریٹس نے انہیں گھیر کر پکڑ لیا ہوگا اور لانچ سمیت انہیں چھپا دیا ہوگا۔ اوور“...... بلیک وولف نے کہا۔

”ہونہہ۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم نے مجھے یہ ساری رپورٹ دے

کر اچھا کیا ہے۔ اب وہ ادھر سے آئے بھی تو میں ان سے نمٹ لوں گا۔ تمہاری یہ اطلاع میرے لئے بے حد اہم ہے۔ اس لئے تمہیں اپنے نقصان اور اخراجات پر آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اخراجات اور نقصان کی تلافی کر دی جائے گی۔ اوور“...... مارگس نے جواب دیا۔ اخراجات اور نقصان پورا کرنے کا سن کر بلیک وولف کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

”اوہ۔ بہت بہت شکریہ مارگس۔ تم نے اخراجات کی ادائیگی کی بات کر کے میرا سارا غم دور کر دیا ہے۔ بہرحال اس بات کا مجھے افسوس رہے گا کہ میں تم سے لمبی رقم نہ کما سکا۔ اوور“...... بلیک وولف نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم میرے دوست ہو بلیک وولف اور تم نے جو اطلاع مجھے دی ہے۔ وہی فی الحال میرے لئے کافی ہے۔ اوور اینڈ آل“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک وولف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر اسے فشر کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے سب ساتھی وہیں موجود تھے۔

”چلو۔ ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب پاکیشیائی ایجنٹ جانیں اور مارگس جانے۔ ہمیں واپس جانا ہے“...... بلیک وولف نے کہا اور فشر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد وہ سب ہیلی کاپٹر کی طرف مڑے ہی تھے کہ اچانک مشین گن کی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ساتھ انسانی چیخوں سے جزیرے کی فضا گونج اٹھی اور ہیلی کاپٹر کی طرف مڑتا ہوا بلیک وولف بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پھر اس کی آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ قریب موجود ایک درخت سے کود کر ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے کھڑا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ بلیک وولف کے ہاتھ خالی تھے جبکہ اس نے اپنے سارے ساتھیوں کے حلق سے بلند ہوتی چیخیں بخوبی سن لی تھیں اور پھر لاشعوری طور پر اس نے ایک بار دائیں بائیں دیکھا تو فشر سمیت اس کے چاروں آدمی منہ کے بل نیچے گرے ہوئے تھے اور ان سب کی پشت گولیوں سے چھلنی ہو چکی تھیں۔

''ہیلو بلیک وولف۔ میرا نام کارلی ہے''...... درخت سے کودنے والے آدمی نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا اور بلیک وولف نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا لیکن اسی لمحے ایک فائر ہوا اور بلیک وولف بری طرح چیخ پڑا ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا اس دوران دائیں طرف موجود ایک بڑی سی جھاڑی کے پیچھے سے بھی ایک آدمی برآمد ہو گیا تھا اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا جس کی نال سے ابھی تک دھواں نکل رہا تھا۔

''اور بھی کچھ ہو تمہاری جیبوں کے اندر تو وہ بھی نکال لو مسٹر بلیک وولف''...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب اس سے چند فٹ کے فاصلے پر پہنچ کر رک گیا تھا اور پھر جیسے تینوں

اطراف میں موجود جھاڑیوں نے آدمی اگلنے شروع کر دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی سائیڈوں میں دو آدمی اور سامنے والے آدمی کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی آ کر کھڑی ہو گئی۔

''تت۔ تت۔ تم کہاں چھپے ہوئے تھے۔ ہم نے تو سارا جزیرہ دیکھ ڈالا تھا''...... بلیک وولف نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔

''تمہارے آدمی کسی کو تلاش کرنے کے کام میں بالکل اناڑی ہیں بلیک وولف۔ انہوں نے گھنی جھاڑیوں، پودوں اور درختوں کی تو شاید کسی کے چھپنے کے لائق جگہ ہی نہ سمجھا تھا اور اطمینان سے ادھر ادھر ٹہل کر واپس آ گئے''...... اس آدمی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تم واقعی کارلی ہو''...... بلیک وولف نے کہا وہ اب خاصی حد تک سنبھل گیا تھا۔

''ہاں۔ وہی کارلی ہوں جسے تلاش نہ کر سکنے کی وجہ سے تمہاری لمبی رقم ڈوب گئی ہے''...... آنے والے نے جو عمران کے ساتھ آنے والا کارلی تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''تم سب یہاں ہو تو پھر تمہاری لانچ کہاں ہے۔ میں نے تو خود فضائی جائزہ لیا تھا۔ مجھے تو تمہاری لانچ کہیں دکھائی نہ دی تھی''...... بلیک وولف نے بری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔ اب اسے اپنے آپ پر شاید غصہ آ رہا تھا کہ یہ لوگ اس قدر نزدیک

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

چھپے ہوئے تھے اور وہ ان سے بے خبر رہا۔

''وہ کوبلونا کے گھنے پودوں میں چھپی ہوئی ہے۔ کوبلونا پودے بانسوں کی طرح پانی کے اوپر تیزی سے پھیل کر بڑے علاقے کو گھیرنے والے پودے ہیں جن کے نیچے اتنا خلا موجود ہوتا ہے کہ ان میں بڑے سے بڑے شپ کو بھی چھپایا جا سکے۔ جب ہم نے تمہارے ہیلی کاپٹر کو آتے دیکھا تو ہم لانچ کو فوراً ان پودوں کے نیچے لے گئے اب وہ وہیں مسلسل آرام کر رہی ہے''...... کارلی کے ساتھ آنے والے دوسرے نوجوان نے کہا جو عمران تھا۔

''ہونہہ۔ کاش کہ مجھے معمولی سا بھی شک ہو گیا ہوتا کہ تم سب یہاں ہو تو میں ہیلی کاپٹر نیچے لانے کی بجائے اوپر سے ہی یہاں ہر طرف بم اور میزائل برسا دیتا''...... بلیک وولف نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب ظاہر ہے تم سوائے لکیر کے پیٹنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے اور ظاہر ہے اگر تمہارا کاش سچ ہو جاتا تو تمہاری لمبی رقم تو نہ ڈوبتی۔ لیکن مسٹر بلیک وولف میں نے سوچا کہ جو شخص صرف اخراجات ملنے کا سن کر اس قدر خوش ہو رہا ہے۔ اس کی رقم بھی اسے ملنی چاہئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... بلیک وولف عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

''سیدھی سی بات ہے۔ اگر تم ہم سے سودا کر لو تو ہم تمہیں

مارگس سے تمہارا مطلوبہ معاوضہ حاصل کرنے میں مدد کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... بلیک وولف نے اس کی جانب حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بس ہم تمہارے ہیلی کاپٹر میں زندہ لاشوں کی صورت میں موجود ہوں گے اور تم ہمیں جزیرہ کارٹم پہنچا کر اطمینان سے مارگس سے رقم وصول کر کے ہیلی کاپٹر پر واپس آ جاؤ گے کیا خیال ہے۔ سودا منافع کا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہوں۔ تو تم اب اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے جزیرہ کارٹم پہنچنا چاہتے ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ مارگس بہت تیز آدمی ہے وہ فوراً ساری صورتحال سمجھ جائے گا اور اسے اس بات کا ذرا سا بھی شک ہوا کہ تم لاشیں نہیں بلکہ زندہ انسان ہو تو وہ ہیلی کاپٹر کو میزائل سے ہٹ کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائے گا''...... بلیک وولف نے کہا۔

''تو پھر تم بس مجھے صرف اتنا بتا دو کہ اگر تمہیں یہاں سے جزیرہ کارٹم جانا پڑے میرا مطلب ہے ہیلی کاپٹر پر تو تم کس راستے اور کس سمت سے جاؤ گے کیونکہ اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ جنگل کراس کرنے کے بعد جزیرے کارٹم کے مغربی کونے میں لانچ جا پہنچے گی۔ لیکن ظاہر ہے ہوائی راستہ اس جنگل کے راستے سے مختلف ہو گا''...... عمران نے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف

ایڈ فری لنکس

ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ

ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر

کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ

ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

Downloaded From Paksociety.com

"اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے۔ بس سیدھے اڑتے چلے جاؤ جزیرہ آ جائے گا"...... بلیک وولف نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ تمہارے ذہن میں ابھی موت کا خوف پیدا نہیں ہوا اس لئے تمہارا ذہن ابھی تک احمقانہ انداز میں سوچ رہا ہے مسٹر بلیک وولف۔ ہوائی راستے مخصوص ہوتے ہیں اور ان ہوائی راستوں سے ذرا سا ہٹنا بھی دوسروں کو چونکا سکتا ہے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی ہے تو مجھے معلوم نہیں فشر ہی جانتا ہو گا۔ وہ ان کاموں میں ماہر تھا۔ لیکن تم نے اسے مار ڈالا ہے"...... بلیک وولف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر تو خواہ مخواہ وقت ضائع ہوا۔ میں نے سوچا تھا کہ اگر تمہارے مارگس سے اس قدر گہرے تعلقات ہیں تو تم ہیلی کاپٹر پر اس کے جزیرے میں آتے جاتے رہتے ہو گے اور تمہیں ادھر سے مخصوص راستے کا علم ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ درست ہے کہ میں وہاں جاتا تو رہا ہوں لیکن اس راستے سے کبھی نہیں گیا اور پھر میں لانچ پر جاتا رہا ہوں"...... بلیک وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی کسی کام کے آدمی نہیں ہو۔ اس لئے آئی ایم سوری مسٹر بلیک وولف"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس

سے پہلے کہ بلیک وولف کچھ کہتا عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے شعلے نکلے اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں میں بلیک وولف کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی شامل ہو گئی۔ وہ اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کے دل و دماغ میں اندھیرا پھیلتا چلا گیا اور اس کے تمام احساسات فنا ہو گئے۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
"گولڈن پیکیج"
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سائرل نے ہاتھ بڑھا کر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سائرل نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

''کنٹرول روم سے ریمنڈ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ کیوں کال کیا ہے''...... سائرل نے کہا۔

''بلیک وولف آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف۔ اس کی پہلے بھی ایک بار کال آئی تھی''...... ریمنڈ نے جواب دیا۔

''بلیک وولف کی کال۔ کیا مطلب۔ بلیک وولف سے تو میری بات ہو گئی تھی۔ اس نے مجھے ناکامی کی رپورٹ دی تھی''۔ سائرل نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

''آپ کچھ دیر کے لئے آفس میں نہیں تھے۔ تب اس نے دوبارہ کال کی تھی اور وہ اس بار آپ سے کوئی ایمرجنسی بات کرنا

چاہتا ہے''...... ریمنڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کراؤ میری بات''...... سائرل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹرانسمیٹر آن کریں۔ میں اس کی کال آپ کو اس پر منتقل کر دیتا ہوں''...... دوسری طرف سے ریمنڈ نے کہا۔

''اوکے''...... سائرل نے کہا۔ اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز کی دراز کھول کر اس میں موجود سرخ رنگ کا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا بلب جل بجھ رہا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ ریمنڈ، بلیک وولف کی کال اس کے ٹرانسمیٹر پر منتقل کر رہا ہے۔ سائرل نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ بلیک وولف کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... بلیک وولف کی آواز ابھری۔

''یس مارگس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... سائرل نے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں بلیک وولف بول رہا ہوں شلانگ جزیرے سے میں نے پہلے بھی کال کی تھی لیکن تم اپنے آفس سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اوور''...... دوسری طرف سے بلیک وولف کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ لیکن اب کیا بات ہے۔ میری تمہاری بات تو ہو چکی ہے۔ اوور''...... سائرل کے لہجے میں حیرت تھی۔

''وہ میری رقم کا بندوبست کر لو مارگس۔ میں نے تمہارے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

مطلوبہ آدمیوں کا شکار کر لیا ہے۔ اوور"...... بلیک وولف کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اوور"...... سائرل، بلیک وولف کی بات سن کر بری طرح اچھل پڑا۔

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ سنو مارگس میرے بے شمار آدمی مارے جا چکے ہیں لیکن بہرحال ہم نے تمہارے مطلوبہ افراد کو ہلاک کر ہی دیا ہے۔ وہ لوگ جزیرے کے گھنے آبی پودوں میں ہی چھپے ہوئے تھے۔ ہم جزیرے پر گھوم رہے تھے کہ انہوں نے ہم پر یکلخت حملہ کر دیا۔ ہم نے اپنا دفاع کرتے ہوئے انہیں بھرپور جواب دیا جس میں میرے کئی ساتھی مارے گئے لیکن ہم نے بہرحال انہیں مار گرایا البتہ ایک آدمی جو ان کا لیڈر ہے۔ شدید زخمی حالت میں پڑا ہوا ہے۔ میں نے ابھی اسے اس لئے گولی نہیں ماری کہ شاید تم تسلی کے لئے اس سے بات چیت کرنا چاہو۔ البتہ تم فکر نہ کرو۔ ایک تو وہ شدید زخمی ہے اور دوسرا ہم نے اسے باندھ بھی دیا ہے۔ بولو کراؤں بات۔ اوور"...... بلیک وولف نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میری اس سے بات کراؤ۔ اوور"...... سائرل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے ابھی تک بلیک وولف کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"بات کرو جلدی ورنہ گولی مار دوں گا۔ مارگس سے بات کرو"...... بلیک وولف کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے اس نے کسی کے پیٹ میں زور دار مکا مارا ہو اور اس کے ساتھ ہی سائرل کو کسی کے تیز چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"کک۔ کک۔ کیا بات کروں۔ تت۔ تت۔ تم نے مار مار کر میرا بھرکس بنا دیا ہے۔ مجھ سے تو بات بھی نہیں ہو رہی"...... ایک کرب میں ڈوبی ہوئی اور کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مارگس۔ تم نے سن لی اس کی آواز۔ اب بولو کیا اسے گولی مار دوں۔ ویسے اس کی حالت ایسی ہے کہ یہ زیادہ بات ہی نہیں کر سکتا۔ اوور"...... بلیک وولف نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ مار دو اسے گولی۔ اوور"...... سائرل نے کہا۔

"اوکے۔ فنشر۔ اسے گولی مار دو"...... دوسری طرف سے بلیک وولف کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی۔

"اب بولو مارگس۔ ان کی لاشیں لے کر تمہارے پاس آ جاؤں۔ تاکہ تمہیں مکمل یقین آ سکے۔ اوور"...... بلیک وولف نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ ان افراد کی تعداد کتنی ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

اوور“...... سائرل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ایک عورت اور سات مرد۔ اوور“۔بلیک وولف نے جواب دیا

”کیا مطلب۔ مجھے تو ان کی تعداد کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ کارلی سمیت پاکیشیائی ایجنٹوں کی تعداد چھ ہے پھر دو اور آدمی کہاں سے آ گئے ان کے ساتھ۔ اوور“...... سائرل نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں نہیں جانتا۔ مجھے تو یہاں آٹھ افراد ملے ہیں۔ دو شاید لانچ کے ساتھ آئے ہوں گے۔ بہرحال بتاؤ کیا کرنا ہے۔ ان کی لاشیں تمہارے پاس لاؤں یا نہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے بلیک وولف نے پوچھا۔

”نہیں۔ انہیں میرے پاس لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تمہاری بات پر یقین ہے کیونکہ تم مجھ سے جھوٹ نہیں بولتے ہو۔ اوور“...... سائرل نے کہا۔

”تو بتاؤ۔ کیا کروں ان کی لاشوں کا۔ اوور“...... بلیک وولف نے پوچھا۔

”تم ایسا کرو کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ان لاشوں کو یہیں چھوڑ جاؤ۔ تمہاری رقم تمہیں مل جائے گی۔ اوور“...... سائرل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔ اوور“...... بلیک وولف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ان کی لاشیں یہیں چھوڑ جانا کیونکہ لاشیں لے کر تم واپس گئے تو تمہارے لئے الجھنیں پیدا ہو جائیں گی۔ اوور“۔ سائرل نے کہا۔

”او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا تمہاری بات۔ تم شاید میرے جانے کے بعد چیکنگ کے لئے آؤ گے۔ بہرحال تمہاری مرضی۔ مجھے تو رقم ملنی چاہئے۔ ویسے بھی میں لاشیں اب ساتھ نہیں لے جا سکتا تھا۔ اوور“...... بلیک وولف نے کہا تو سائرل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات تھے اور وہ بے حد الجھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ بلیک وولف کی آواز بخوبی پہچانتا تھا۔ وہ رقم ملنے کی بات پر جس طرح مسرت بھرے انداز میں بول رہا تھا۔ وہ بھی بالکل اس کے مزاج کے عین مطابق تھا۔ لیکن اس کے باوجود اسے ابھی تک اس بات کا یقین نہیں آ رہا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس خونخوار ترین گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن پھر اس نے سوچا کہ چونکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بہت ہی خطرناک سمجھتا ہے اس لئے اس کے خیال کے مطابق ایسے لوگ بلیک وولف جیسے لوگوں کے ہاتھوں نہیں مر سکتے۔ لیکن بعض اوقات انہونی بھی ہو جاتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ بلیک وولف نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کا کارلی سمیت شکار کر لیا ہو۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ اسے ایک بار وہاں جا کر خود چیکنگ کر لینی چاہئے اس طرح اس کی تسلی ہو جائے گی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

”تم نے اپنی طرف سے تو مارگس کو چکر دینے کی کوشش کی ہے لیکن وہ شاید ضرورت سے زیادہ ہی محتاط آدمی ہے“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس نے ابھی مارگس سے بات کر کے ٹرانسمیٹر آف کیا تھا۔

”ہاں۔ اس کی باتوں سے لگ رہا ہے کہ وہ واقعی بے حد چالاک اور ہوشیار آدمی ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ کیا ہمیں لانچ پر جزیرہ کارٹم جانا چاہئے یا ہیلی کاپٹر پر“...... صفدر نے کہا۔

”ہمارے لئے ان دونوں صورتوں میں ہی شدید خطرہ موجود ہے ۔ بلیک وولف کی کال نے اسے اور زیادہ ہوشیار کر دیا ہے اور اس جیسے محتاط شخص سے کچھ بعید نہیں کہ اس نے اس دوران اس راستے کو بلاک کر دیا ہو۔ لیکن میرا خیال ہے اب ہیلی کاپٹر ہی استعمال کرنا چاہئے کیونکہ زیادہ دیر ہمارے لئے نقصان وہ بھی ہو

سکتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”اگر میں اور تنویر لانچ کے ذریعے جائیں اور آپ کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر کے ذریعے تو کیا یہ زیادہ بہتر نہ ہوگا۔ اس طرح ان کی توجہ دو اطراف میں بٹ جائے گی“۔ صفدر نے کہا۔

”نہیں۔ تم جنگل والے راستے کو کراس نہ کر سکو گے اور پھر ہمیں خواہ مخواہ تمہاری طرف سے بھی پریشانی لاحق رہے گی ہیلی کاپٹر خاصا تیز رفتار ہے۔ ویسے یہاں اس جزیرے پر غوطہ خوری کے لباس موجود ہیں۔ اس لئے ہمیں غوطہ خوری کے لباس پہن کر بیٹھنا چاہئے۔ خطرے کی صورت میں ہم سمندر میں بھی کود سکتے ہیں“...... عمران نے کہا اور عمران کی اس تجویز کی سب نے تائید کر دی۔ انہوں نے یہاں پہنچنے کے بعد یہاں موجود آدمی پر تشدد کر کے ساری صورتحال پہلے ہی معلوم کر لی تھی۔ اس لئے انہیں اس گھنے پودوں کے نیچے خلاء کا بھی علم ہو گیا تھا جہاں انہوں نے لانچ بھی چھپا دی تھی اور خود بھی چھپ گئے تھے۔ اپنے جسم پانی میں ڈبو کر وہ سر نکال کر پودوں کے نیچے نہ صرف آسانی سے سانس لے سکتے تھے بلکہ جزیرے پر آنے والے ہیلی کاپٹر کو بھی دیکھ سکتے تھے جو پورے جزیرے پر چکراتا پھر رہا تھا اور پھر وہ ان پودوں سے کچھ دور خشکی پر اتر گیا اور اس میں سے مسلح افراد نکل آئے اور پھر عمران کے کہنے پر وہ سب پودوں کے نیچے سے نکلے اور ان پر حملہ

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

آور ہو گئے۔

عمران نے بلیک وولف کے خصوصی ٹرانسمیٹر پر مارگس سے رابطہ کرایا اور بلیک وولف کی آواز میں اسے چکر دینے کی کوشش کی لیکن مارگس انتہائی تیز اور ہوشیار آدمی تھا وہ اس کی باتوں میں نہ آیا تو عمران نے اس سے رابطہ ختم کر دیا۔ اب ہیلی کاپٹر پر ان کا قبضہ تھا اور عمران مزید کوئی رسک لئے بغیر اس ہیلی کاپٹر کو استعمال کرنا چاہتا تھا۔ اس کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے بلیک وولف اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں رکھوا دیں اور پھر وہ سب بھی غوطہ خوری کے لباس پہن کر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔

عمران نے پائلٹ سیٹ سنبھال لی تھی۔ اس نے ہیلی کاپٹر اسٹارٹ کیا اور پھر کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہونے لگا۔ عمران ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لا کر ایک طرف موڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک ہیلی کاپٹر کو اچانک ہلکا سا جھٹکا لگا تو عمران یکلخت چونک پڑا۔

”ہیلو ہیلو۔ تم کون ہو۔ واپس چلے جاؤ۔ ورنہ تمہارا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا جائے گا۔ اوور“...... اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن یہ آواز بہرحال سائرل کی نہیں تھی۔

”میں بلیک وولف ہوں۔ میں سائرل کے لئے کام کر رہا ہوں اور اس کے دشمنوں کا یہاں شکار کرنے آیا تھا۔ ان کی لاشیں میرے پاس ہیں۔ تم کون بول رہے ہو۔ اوور“...... عمران نے بلیک وولف کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں پائرس ہوں۔ شلانگ، جزیرے پر پائرس گروپ کا قبضہ ہے۔ یہاں مکمل طور پر ہمارا کنٹرول ہے۔ ہم کافی دیر سے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن تمہارے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر میں شاید کوئی خرابی تھی اس لئے تم سے بات نہ ہو رہی تھی بہرحال سنو تم جو کوئی بھی ہو واپس پلٹ جاؤ۔ میں تمہیں ایک منٹ کی مہلت دیتا ہوں۔ ایک منٹ بعد بغیر کسی مزید وارننگ کے تمہارا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا جائے گا۔ اوور“...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”بکواس مت کرو۔ کون ہے تمہارا باس۔ میری اس سے بات کراؤ۔ میں بلیک وولف ہوں۔ بلیک وولف۔ اوور“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ عمران کی تیز نظریں سارے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں۔

”ایک منٹ گزر گیا ہے۔ اوور“...... چند لمحوں بعد پائرس کی آواز سنائی دی اور اسی لمحے دور سمندر سے کوئی سرخ سی چیز چمکتی ہوئی دکھائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کو یکلخت غوطہ دیا اور تیز آواز کے ساتھ ہی وہ سرخ سی چیز ہیلی کاپٹر کے قریب سے گزر گئی۔

”اوہ نیچے کود جاؤ۔ یہ ریڈ میزائل ہے“...... عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے ان سب نے بیک وقت کھلی کھڑکیوں سے نیچے سمندر میں سر کے بل چھلانگیں لگا دیں۔ ہیلی کاپٹر ان کے نیچے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

گرتے ہی نوک کے بل آگے بڑھ گیا۔ سمندر تک پہنچنے سے پہلے ہی انہیں اپنے سروں پر ایک زور دار دھماکہ سنائی دیا اور دوسرے لمحے وہ پانی کی گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ چونکہ ان سب نے اکٹھے چھلانگیں لگائی تھیں اور وہ بھی بغیر پیرا شوٹوں کے اس لئے وہ تقریباً اکٹھے ہی سمندر میں گرے تھے پہلے تو ان کے جسم تیزی سے گہرائی میں اترے لیکن پھر پانی نے انہیں اوپر اچھال دیا اور پھر جیسے ہی ان کے سر سطح سمندر سے باہر آئے۔ ان سب کے ہاتھ بیک وقت حرکت میں آئے اور انہوں نے سروں کے پیچھے سے مخصوص کنٹوپ سروں پر چڑھا لئے۔ اب وہ وقتی طور پر محفوظ ہو چکے تھے اور پھر وہ اطمینان سے تیرنے لگے۔ کارلی اور اس کے دونوں ساتھی کروک اور راجن ان کے ساتھ تھے۔

''تم سب تیزی سے میرے پیچھے آؤ اور ہوشیار رہنا۔ کسی بھی وقت دشمن ہمارے سروں پر پہنچ سکتے ہیں''...... عمران کی آواز ان سب کو سنائی دی اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے آگے کی طرف تیرنے لگے۔ سب سے آگے عمران تھا۔ اس کے پیچھے جولیا اور پھر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل اور پھر ان کے پیچھے کارلی اور اس کے دونوں ساتھی۔ سامان کے تھیلے ہیلی کاپٹر میں ہی رہ گئے تھے اور ان کے پاس اب صرف پانی میں چلنے والی مخصوص گنیں رہ گئی تھیں۔

''ہم جنگل کے تقریباً آخری کنارے پر گرے ہیں۔ اس لئے ہم جلد یہ اس علاقے سے نکل جائیں گے''...... عمران کی آواز سنائی

دی اور ان سب نے جواب دینے کی بجائے سر ہلا دیئے۔ وہ سب اب تیزی سے تیرتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کیونکہ اب وہ کھلے سمندر میں تھے اور جنگل پیچھے رہ گیا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل تیرنے کے بعد انہیں دور سے سطح سمندر پر تیرتے ہوئے کئی دھبے دکھائی دینے لگے۔

''اوہ۔ یہ جدید جنگی موٹر بوٹس ہیں۔ اب انتہائی احتیاط سے آگے بڑھنا''...... عمران نے کہا اور ان سب نے محتاط انداز میں آگے بڑھنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد وہ دھبے ان کے سروں پر نظر آنے لگے۔ یہ چار موٹر بوٹس تھیں جو ایک دوسرے سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سمندر کی سطح پر رکی ہوئی تھیں۔ ایک موٹر بوٹ باقی تین موٹر بوٹس سے قدرے بڑی تھی اور اس کے کنارے پر ہیوی مشین گن نصب صاف دکھائی دے رہی تھی۔

''اب تم سب یہاں رک جاؤ۔ صرف میں آگے جاؤں گا''۔ عمران نے کہا اور اس نے اپنا سر پانی میں ڈالا اور تیزی سے اس بڑی موٹر بوٹ کی طرف تیرتا چلا گیا۔ موٹر بوٹ کے قریب پہنچ کر وہ اس کے گرد چکر لگا کر عقب کی طرف آیا اور پھر وہ تیزی سے اوپر کو اٹھتا گیا۔ وہ موٹر بوٹ کے عقبی حصے کی طرف سے اوپر چڑھ رہا تھا۔ موٹر بوٹ کے اس حصے کی طرف کوئی نہ تھا۔ سب آگے کی طرف موجود تھے۔ عمران نے وہیں رکے رکے احتیاط سے غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ غوطہ خوری کا لباس اتارنے کے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

بعد اسے موٹر بوٹ پر چڑھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔ وہ چند لمحے تو موٹر بوٹ کے فرش پر ساکت پڑا رہا۔ سامنے ایک کیبن تھا اور کیبن سے ہلکی ہلکی روشنی نکل رہی تھی عمران آہستگی سے کرالنگ کرتا ہوا کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ موٹر بوٹ کے اس حصے میں کوئی آدمی نہ تھا لیکن اسے خطرہ دوسری موٹر بوٹس سے تھا جس پر چلتے پھرتے آدمی نظر آرہے تھے لیکن عمران فرش کے ساتھ چپک کر آگے بڑھتا گیا اور چند لمحوں بعد وہ کیبن کی اس کھڑکی تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا جس میں سے روشنی کی ایک لکیر سی نکل کر باہر آرہی تھی۔ یہ لکیر کھڑکی کی ایک درز سے نکل رہی تھی اور اس کیبن سے اسے دو آدمیوں کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''آخر کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ باس کال اٹنڈ کرنے میں اتنی دیر کیوں لگا رہا ہے پارس''...... ایک آواز سنائی دی۔

''ممکن ہے باس کہیں مصروف ہو''...... دوسری آواز سنائی دی اور یہ وہی آواز تھی جو انہوں نے ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے پہلے ٹرانسمیٹر پر سنی تھی۔

''یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو جانے کے باوجود باس نے ہمیں ان سب کی تلاش میں جانے سے کیوں روکا ہے''...... پہلی آواز نے کہا۔

''یہ باس کا حکم ہے رچرڈسن اور ہمیں ہر حال میں باس کے حکم

کی تعمیل کرنی ہے سمجھے تم''...... پارس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ ہاں ٹھیک ہے۔ پھر اب کیا پروگرام ہے''...... رچرڈسن نے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ ہمیں بس ہر لمحہ محتاط رہنا چاہئے۔ تم ایسا کرو کہ یہاں رکنے کی بجائے باہر کا راؤنڈ لگا آؤ''...... پارس نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں سختی تھی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم کہتے ہو تو میں راؤنڈ لگا آتا ہوں''۔ رچرڈسن کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے اس طرف کو رینگنے لگا جدھر کوئی موٹر بوٹ نہ تھی۔ کیبن کی دوسری سائیڈ پر پہنچ کر وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیبن کا دروازہ درمیان میں تھا۔

اب عمران کیبن کی دیوار سے لگا کھڑا تھا اور اسی لمحے ایک آدمی کیبن سے نکل کر موٹر بوٹ کے کنارے کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ اس کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ایک مشین پسٹل موجود ہے۔ چند لمحوں بعد مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ آدمی موٹر بوٹ کے کنارے سے مڑ کر اب دوسری طرف جا رہا تھا اور عمران تیزی سے دیوار کے ساتھ لگا آگے کو کھسکتا گیا۔ اس آدمی کی پشت اسے دوسری موٹر بوٹس میں موجود آدمیوں کی نظروں سے بچا سکتی تھی اور چند لمحوں میں وہ دروازے تک پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران ہاتھ میں مشین

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

پسٹل پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا تو اس نے ایک دبلے پتلے آدمی کو ایک دیوار کے پاس موجود مشین پر جھکا ہوا دیکھا۔ اس کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی۔ عمران نے پسٹل کو جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"خبردار۔ منہ سے کوئی آواز نکلی تو ہلاک کر دوں گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو وہ آدمی یکلخت اچھل پڑا۔

"کک۔ کک"...... اس آدمی نے یکلخت سیدھا ہو کر کچھ کہنا چاہا تھا کہ عمران کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا۔ دوسرا اس کی گردن کے گرد اور پھر پلک جھپکنے میں اس کا انگوٹھا اس آدمی کی گردن کی ایک مخصوص رگ پر دبتا چلا گیا اور بری طرح تڑپتے ہوئے اس آدمی کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھی۔

عمران نے جلدی سے اس کے ڈھیلے جسم کو کرسی سے اٹھا کر ایک طرف کیبن کی دیوار سے لگا کر لٹا دیا اور پھر وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے قدموں کی آواز سنائی دی۔ وہ اب دروازے کے ساتھ دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ پھر وہی آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور چند لمحوں بعد اس کا بھی پائرس جیسا حشر ہوا۔ عمران نے اسے بھی آہستگی سے فرش پر لٹا دیا۔ البتہ اس کی مشین گن اس

نے اتار لی تھی اور پھر مشین گن ہاتھ میں پکڑے وہ دروازے سے باہر نکلا۔ اس نے باہر موجود افراد کو چیک کر لیا تھا۔ اس کے اندازے کے مطابق ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ تھی جبکہ دوسری موٹر بوٹس میں بھی اس نے بیس کے قریب افراد کی موجودگی چیک کی تھی۔ عمران کے لئے ضروری تھا کہ وہ پہلے اس موٹر بوٹ میں موجود افراد کو ہلاک کرتا اور پھر وہ ہیوی مشین گن پر قبضہ کر کے دوسری موٹر بوٹس پر مسلسل فائرنگ کر کے باقی مسلح افراد کو بھی ہلاک کر ڈالتا۔ چنانچہ وہ تیزی سے باہر نکلا۔

باہر نکلتے ہی عمران نے مشین گن کا رخ سامنے موجود مسلح افراد کی طرف کیا اور دوسرے لمحے فضا گولیوں کی آواز سے گونج اٹھی۔ پہلے ہی برسٹ میں اس نے چھ آدمی مار گرائے تھے اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے بھاگتا ہوا موٹر بوٹ کے کنارے پر جا کر فرش پر لیٹ گیا۔ اس طرف انجن تھا اور اس کا سر انجن کی اوٹ میں تھا۔

اسی لمحے دو اور آدمی تیزی سے اس طرف آتے نظر آئے تو اس نے فائر کھول دیا اور وہ دونوں بھی ڈھیر ہو گئے۔ عمران نے اسی طرح سے کروٹ بدلتے ہوئے ہیوی مشین گن والے آدمی کی طرف مشین گن گھمائی جو ہیوی مشین گن کو اسی کی طرف گھما رہا تھا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ بے شمار گولیاں اس آدمی کے جسم میں گھسیں اور وہ اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا اور الٹ کر

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

سمندر میں گرتا چلا گیا۔ عمران اٹھا ہی تھا کہ کیبن کے پیچھے سے دو آدمیوں نے نکل کر اس پر یکلخت فائرنگ کر دی۔ عمران تیزی سے کروٹیں بدل گیا۔ ان افراد کی چلائی ہوئی گولیاں لکڑی کے تختوں کے فرش کو ادھیڑتی چلی گئیں۔ عمران نے اپنا جسم موڑتے ہی ان دونوں پر فائرنگ کر دی۔ دونوں اچھل اچھل کر گرے اور ساکت ہوتے چلے گئے۔ اب اس موٹر بوٹ میں اور کوئی نہ تھا۔ دوسری موٹر بوٹس میں موجود افراد نے بری طرح سے چیخنا شروع کر دیا تھا۔

یہ موٹر بوٹ دوسری دونوں موٹر بوٹس سے بڑی اور اونچی تھی اس لئے دوسری موٹر بوٹس میں موجود افراد کو سچویشن ہی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہاں ہو کیا رہا ہے۔ عمران نے یکلخت اٹھ کر چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا ہیوی مشین گن کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے ہیوی مشین گن سنبھالی اور پھر اس نے تھوڑا سا سر اوپر کرتے ہوئے مشین گن کا ٹریگر دبایا اور اسے دوسری دونوں موٹر بوٹس کی طرف گھماتے ہوئے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ دوسری موٹر بوٹس میں موجود افراد اس موٹر بوٹ میں ہونے والی کارروائی دیکھنے کے لئے کناروں پر آ گئے تھے۔ عمران نے جیسے ہی ہیوی مشین گن سے ان پر فائرنگ کی وہ اچھل اچھل کر پیچھے گرتے نظر آئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ ہیوی مشین گن سے گولیاں برسا کر عمران نے ان سب کو ہی ختم کر دیا تھا۔ اس موٹر بوٹ میں راکٹ میزائل

لانچر نصب تھا اور ہر قسم کا جدید اور تباہ کن اسلحہ بھی موجود تھا۔

''آ جاؤ اوپر''...... عمران نے موٹر بوٹ کے کنارے سے نیچے ہاتھ ڈال کر اسے پانی میں مخصوص انداز میں لہراتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے جولیا، کیپٹن شکیل، صفدر، تنویر، کارلی اور اس کے دونوں ساتھیوں کے سر اسی سائیڈ پر سطح سمندر سے باہر ابھر آئے۔

''آ جاؤ۔ سب اوپر آ جاؤ''...... عمران نے ہاتھ کو لہراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ رچرڈسن اور پائرس دونوں ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے وہ دبلا پتلا آدمی پائرس تھا۔ کیونکہ اس نے باہر جانے والے کو رچرڈسن کہا تھا اور ان کی گفتگو سے یہی معلوم ہوا تھا کہ اصل باس پائرس ہی ہے۔ ویسے بھی اسی نے انہیں کال کیا تھا۔ عمران نے پہلے تو کیبن کا جائزہ لیا لیکن ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر کے علاوہ اور وہاں کچھ نہ تھا۔ اسی لمحے جولیا، کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر بھی کیبن میں داخل ہوئے انہوں نے اپنے غوطہ خوری کے لباس اتار دیئے تھے۔

''سب ختم ہو گئے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ دو بے ہوش ہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی رسی کا بنڈل اٹھایا اور آگے بڑھ کر اس نے رچرڈسن اور پائرس دونوں کے ہاتھ پشت پر کر کے انہیں باندھ دیا۔ اس کے بعد باری باری دونوں کے منہ اور ناک بند کر کے

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

انہیں ہوش میں لے آیا۔ دونوں کی آنکھیں تقریباً اکٹھی ہی کھلیں۔ عمران نے ان دونوں کو کیبن کی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بٹھا دیا تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کک۔ کک کون ہو تم''...... ان دونوں نے اٹھتے ہی پوچھا۔

''ہم اسی ہیلی کاپٹر کے بھوت ہیں جو تم نے تباہ کیا تھا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تت۔ تت۔ تم کیسے زندہ بچ گئے''...... اس بار پارس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم بھوت ہیں اور بھوتوں کو ہلاک کرنا آسان نہیں ہوتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''یہ ناممکن ہے ہم نے ہیلی کاپٹر پر ریڈ میزائل فائر کئے تھے اور ہیلی کاپٹر کے پرخچے اُڑتے ہم نے خود دیکھتے تھے پھر تم کیسے بچ سکتے ہو''...... پارس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تم یہ بتاؤ کہ جب تم نے اپنے باس مارگس کو ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی کہ تم نے بلیک وولف کا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا ہے تو اس نے کیا جواب دیا تھا''...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اس نے بہت مختصری بات کی تھی اور صرف اتنا کہا تھا کہ پوری طرح محتاط رہو''...... پارس نے جواب دیا۔

''کس فریکوئنسی پر بات کی تھی''...... عمران نے پوچھا لیکن پارس نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے جواب نہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

''تمہیں معلوم ہے رچرڈسن کہ تمہارے باس کی فریکوئنسی کیا ہے''...... عمران نے رچرڈسن سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہونٹ کاٹ رہا تھا۔

''تم جو کوئی بھی ہو۔ زندہ بچ کر نہیں جا سکتے''...... رچرڈسن نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''میری بات کا جواب دو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے کسی بات کا جواب نہیں دوں گا''...... رچرڈسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ پھر چھٹی کرو''...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے تیز فائرنگ کے ساتھ نہ صرف کیبن کی دیوار میں سوراخ ہو گئے بلکہ رچرڈسن کی کھوپڑی کے بھی چیتھڑے اڑ گئے۔

''اوہ اوہ۔ تم نے رچرڈسن کو ہلاک کر دیا۔ تت۔ تت۔ تم نے یہ کیا کر دیا''...... پارس نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہارے باقی سب ساتھیوں کا بھی یہی انجام ہو چکا ہے اور سنو چونکہ تم نے مجھے ایک منٹ دیا تھا اس لئے تو میں بھی تمہیں ایک منٹ دیتا ہوں۔ فریکوئنسی بتا دو ورنہ''...... عمران کا لہجہ اس قدر

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

سرد تھا کہ پارس نے جلدی سے فریکوئنسی بتانی شروع کر دی۔

''گڈ۔ کافی سمجھ دار ہو۔ اب یہ بتا دو کہ اگر تم اپنے باس مارگس کو کال کرو تو کیا وہ یہاں آ جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''یہ باس کی مرضی پر منحصر ہے۔ وہ آتا ہے یا نہیں اس کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... پارس نے جواب دیا۔

''سنو تم نے مارگس کو یہاں بلانا ہے۔ ہر صورت میں۔ ہر قیمت پر۔ بولو کیا کہو گے اسے''...... عمران کا لہجہ دوبارہ بدل گیا۔

''مم۔ مم۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا۔ مم مم۔ میں میں''...... پارس نے شدید الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے عمران کے مشین پسٹل نے ایک بار پھر شعلے اگلنے شروع کر دیئے اور پارس کو چیخنے کی بھی مہلت نہ ملی۔

''کارلی۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ دوسری لانچوں پر جاؤ اور وہاں موجود اسلحہ اکٹھا کر کے لے آؤ۔ یہ اسلحہ شلانگ جزیرے پر ہمارے کام آ سکتا ہے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ہماری منزل کارٹم جزیرہ نہیں بلکہ یہی شلانگ جزیرہ ہے جس پر بظاہر کسی پرائیویٹ تنظیم نے قبضہ کر رکھا ہے لیکن درحقیقت یہاں اسی سائرل کا ہی قبضہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن کو بھی اسی جزیرے پر چھپا رکھا ہو۔ ہمیں اس سارے علاقے کی سرچنگ کرنی ہو گی''...... عمران نے پہلے کارلی اور اس کے ساتھیوں سے

اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ تھوڑی دیر بعد باقی لانچیں تو وہیں رہ گئیں جبکہ پارس والی لانچ تیزی سے جزیرے کے اس حصے کی طرف بڑھی جا رہی تھی جس طرف کسی پرائیویٹ تنظیم نے خار دار تاریں لگا کر خاصے بڑے خشکی کے حصے پر قبضہ کر کے وہاں بیس کیمپ جیسا ماحول قائم کر رکھا تھا۔

''تم نے مارگس کو کال کر کے یہاں بلانے کا ارادہ کیوں ڈراپ کر دیا۔ اگر وہ یہاں آ جاتا تو زیادہ آسانی ہو جاتی''۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ کروک لانچ چلا رہا تھا جبکہ باقی اس کے ساتھ کھڑے تھے۔

''مجھے خیال آ گیا کہ مارگس انتہائی محتاط آدمی ہے۔ کہیں شک پڑنے پر وہ اس لانچ کو ہی نہ اڑا دے اور پھر ہمیں جزیرے تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ اب کم از کم ہم جزیرے تک تو پہنچ جائیں گے۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ مارگس واقعی سائرل کے لئے کام کرتا ہے اور اگر وہ ہمارے ہاتھ آ جائے تو ہم اس کی مدد سے سائرل تک پہنچ سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''وہ جس طرح ہمارے خلاف مسلسل کارروائیاں کرا رہا ہے اس سے اس کا سائرل سے تعلق ثابت ہوتا ہے۔ اب ہم اس کے ذریعے سائرل تک پہنچ سکتے ہیں یا نہیں اس کے بارے میں تو میں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں لیکن مجھے اس بات کا یقین ضرور ہے کہ ہم اس کے ذریعے نسرین حسن تک ضرور پہنچ جائیں گے اور ہمارا مقصد یہاں سے نسرین حسن کو زندہ سلامت نکال کر لے جانا ہے اور بس''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سائرل نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''لیس''...... سائرل نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''چیف۔ اپنے آفس کی اسکرین آن کریں۔ فوراً''...... دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو سائرل چونک پڑا۔

''کیوں کیا ہوا''...... سائرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت ناگواری کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''پلیز چیف۔ اسکرین آن کریں۔ لاشیں زندہ ہو گئی ہیں اور انہوں نے ہر طرف تباہی پھیلا دی ہے۔ ہماری چار موٹر بوٹس تباہ ہو گئی ہیں اور ان میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا گیا ہے جو آپ کے حکم پر شلانگ جزیرے پر لاشیں لینے گئے تھے''۔ دوسری طرف سے اسی انداز میں کہا گیا تو سائرل بری طرح سے اچھل پڑا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

”اوہ اوہ۔ کیسے ہوا یہ سب۔ کس نے کیا ہے اور یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ لاشیں زندہ ہو گئی ہیں۔ کن کی لاشیں زندہ ہوئی ہیں اور کیسے“...... سائرل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”چیف وہ کارلی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کی لاشیں زندہ ہو گئی ہیں جنہیں بلیک وولف نے گولیاں مار کر ہلاک کیا تھا“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو سائرل کے دماغ میں جیسے زوردار دھماکہ ہوا۔

”کارلی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کی لاشیں زندہ ہو گئی ہیں۔ کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... سائرل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً رسیور کریڈل پر رکھا۔

”یہ رچرڈسن کیا بکواس کر رہا تھا۔ مجھے خود آپریشن روم میں جا کر دیکھنا ہو گا“...... سائرل نے غصیلے لہجے میں کہا اور وہ اٹھ کر میز کے پیچھے سے نکل کر تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور پھر باہر نکل کر مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک فولادی دروازے کے پاس آیا اور اسے کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک ہال نما کافی بڑا کمرہ تھا جس کی سامنے والی دیوار کے ساتھ ایک کافی بڑی مشین نصب تھی۔ مشین کے سامنے ایک نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ دیوار پر چھوٹی بڑی کئی اسکرینیں موجود تھیں جو سب کی سب روشن تھیں اور بے شمار رنگین بلب بھی جل بجھ رہے تھے۔ سائرل کو دیکھ کر وہ نوجوان فوراً اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”اوہ اوہ۔ چیف۔ آپ یہاں آ گئے۔ یہ دیکھیں۔ اس اسکرین کی طرف“...... نوجوان نے تیزی سے ایک بڑی سی اسکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سائرل کی تیز نظریں اسکرین پر جم گئیں۔ جس پر ایک بڑی سی موٹر بوٹ نظر آ رہی تھی۔ جس کے انجن روم کے پاس سات افراد موجود تھے۔ ان میں ایک عورت اور چھ مرد تھے۔

”اوہ اوہ۔ یہ تو برا ہوا ہے۔ بہت برا۔ کون لوگ ہیں یہ“۔ سائرل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ وہی لوگ ہیں چیف جنہیں بلیک وولف نے جزیرے میں گولیاں مار کر ہلاک کیا تھا“...... رچرڈسن نے جواب دیا۔

”یہ جزیرے سے کتنی دور ہیں“...... سائرل نے اسی طرح سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ پچاس بحری ناٹیکل کے فاصلے پر ہیں چیف۔ لیکن موٹر بوٹ کی رفتار بے حد تیز ہے“...... رچرڈسن نے جواب دیا اور سائرل نے جھپٹ کر ساتھ پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے مختلف نمبر پریس کرنے لگا۔

”گریس بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”مارگس بول رہا ہوں“...... سائرل نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''سنو شلانگ جزیرے کی طرف سے ایک موٹر بوٹ کارٹم جزیرے کی طرف آرہی ہے۔ یہ پارس کی موٹر بوٹ ہے۔ اس پر میزائلوں کی بارش کر دو۔ فائر کر دو جتنے بھی تمہارے پاس میزائلوں ہوں۔ اس موٹر بوٹ کے پرخچے اُڑا دو۔ جلدی فوراً''...... سائرل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے گریس نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ سائرل نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور تیزی سے دوبارہ مشین کی طرف بڑھ گیا۔ موٹر بوٹ مسلسل حرکت میں تھی۔

''وہ دیکھیں چیف۔ ان لوگوں کو شاید اب جزیرہ دکھائی دینے لگا ہے۔ یہ ایک دوسرے کو اشارے سے بتا رہے ہیں''...... رچرڈسن نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ سب ابھی اندھے ہو جائیں گے۔ ان کی روحیں نکل جائیں گی اور انہیں سوائے اپنی موت کے کچھ دکھائی نہ دے گا''...... سائرل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دو بڑے میزائلوں کو دور سے نمودار ہوتے اور تیزی سے موٹر بوٹ کی طرف بڑھتے دیکھا۔ سائرل کی نظریں ان میزائلوں پر جم گئیں جو آگ اگلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

''جلدی جلدی۔ اس موٹر بوٹ سے ٹکرا جاؤ اور اس کے پرخچے اُڑا دو''...... سائرل نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے میزائل بجلی کی سی

تیزی سے موٹر بوٹ سے ٹکرائے اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے دو بار آگ کا طوفان سا اٹھا اور موٹر بوٹ کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی ہر طرف پانی اس طرح اوپر کو اچھلا جیسے اچانک پانی کا فوارہ سمندر میں پھوٹ پڑا ہو اور موٹر بوٹ کے اس طرح ٹکڑے اُڑے۔ یہ دیکھ کر سائرل کے چہرے پر طمانیت کے تاثرات ابھر آئے۔ ابھی اوپر کو اچھلتا ہوا پانی نیچے بیٹھا نہ تھا کہ آسمان پر پھر دو میزائل نظر آئے اور وہ عین اسی جگہ گرے جہاں پہلے دو گرے تھے اور اس بار پانی کا فوارہ پہلے سے کہیں زیادہ بلندی تک پہنچ گیا۔

''یہ گریس کیا کر رہا ہے۔ کیا یہ پاگل ہو گیا ہے۔ جب موٹر بوٹ تباہ ہو گئی ہے تو اسے مزید میزائل فائر کر کے ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ نانسنس''...... سائرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''گریس بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے گریس کی آواز سنائی دی۔

''کیا تمہیں کسی پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے جو تم مسلسل میزائل فائر کر رہے ہو۔ موٹر بوٹ تباہ ہو گئی ہے تو بلا وجہ تم میزائل کیوں ضائع کر رہے ہو''...... سائرل نے چیخ کر کہا۔

''آپ نے خود ہی تو کہا تھا باس کہ سارے میزائل فائر کرنے ہیں''...... گریس کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"روک دو۔ نانسنس۔ روک دو"...... سائرل نے ایک بار پھر چیخ کر کہا اور رسیور واپس پٹخ کر وہ مشین کی طرف آیا تو اس لمحے دو اور میزائل سمندر میں گر رہے تھے اور نیچے بیٹھتا ہوا پانی دوبارہ اوپر کو اچھلا۔

"عقل تو ہے ہی نہیں اس نانسنس میں۔ چند افراد کو ہلاک کرنے کے لئے مسلسل میزائل فائر کرتا چلا جا رہا ہے۔ نانسنس"...... سائرل نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا لیکن اس بار پانی کا فوارہ واپس بیٹھ گیا اور پھر آہستہ آہستہ سمندر کے پانی میں پیدا شدہ شدید ہلچل بھی ساکت ہوتی گئی۔ اب وہاں کچھ بھی نہ تھا نہ لانچ کے ٹکڑے نہ ہی ان مردوں اور عورت کے ٹکڑے۔ سمندر کا پانی اب ساکت تھا۔ سائرل چند لمحے غور سے اسکرین پر نظر آنے والے سمندر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"ہونہہ۔ اس نانسنس گریس نے بارہ میزائل فائر کئے ہیں۔ ارد گرد کے سمندر کا پانی تک اچھال کر رکھ دیا تھا اس نے۔ اس لئے سمندر میں موجود اس حصے میں وہ سب تو کیا آب حیات کے بھی پرخچے اڑ گئے ہوں گے۔ اس قدر میزائلوں سے ہونے والی تباہی کے بعد ان کے بچ جانے کا ایک فی صد چانس بھی نہیں ہے۔ لیکن اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ لوگ واقعی ختم ہو چکے ہیں"...... سائرل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک نظر باقی مشینوں پر ڈالی اور پھر کمرے سے نکل

کر وہ مختلف راہداریوں میں سے گزرتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ کسی ریسٹ روم کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ سائرل اس طرح بیڈ پر گر گیا جیسے انتہائی طویل ترین مسافت طے کرنے کے بعد اسے آرام کرنے کا موقع ملا ہو۔ چند لمحے وہ بیڈ پر آنکھیں بند کر کے پڑا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر قریب ہی تپائی پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"شیرٹن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مارگس بول رہا ہوں شیرٹن۔ پورے جزیرے پر گرین سگنل دے دو"...... سائرل نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"گرین سگنل۔ کیا مطلب۔ گرین سگنل کا مطلب ہے کہ خطرہ ختم ہو چکا ہے"...... شیرٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم نے دشمنوں کو ختم کر دیا ہے"...... سائرل نے جواب دیا اس کے لہجے میں اطمینان اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو وکٹری نیوز ہے باس۔ رئیلی وکٹری نیوز"...... شیرٹن کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ آخر کار سائرل تنظیم کو وکٹری ملنی ہی تھی جو ہمیں مل گئی ہے"...... سائرل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی گرین سگنل دیتا ہوں"...... شیرٹن نے جواب دیا اور سائرل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور اس طرح

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

آنکھیں بند کر لیں جیسے کئی دنوں کی بے خوابی کے بعد اسے نیند آ رہی ہو۔ چہرے پر بے پناہ اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ کارلی سمیت پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے اسے انتہائی طمانیت کا احساس ہو رہا تھا اور وہ اب بے فکری کی نیند سونا چاہتا تھا۔ اس لئے آنکھیں بند کرتے ہی اس پر غنودگی طاری ہوگئی اور کچھ دیر بعد وہ گہری نیند سو چکا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی پائرس کی موٹر بوٹ پر موجود تھے۔ یہ دو منزلہ بوٹ تھی جس پر لانچ کی طرح ایک اونچا مستول بھی بنا ہوا تھا۔ عمران دوربین لے کر مستول پر آ گیا تھا اور دوربین آنکھوں سے لگائے سمندر کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ شلانگ جزیرے کے گرد گھوم کر تیزی سے عقبی سمت کی طرف جا رہا تھا جہاں کسی پائریٹ تنظیم کا قبضہ تھا۔ اسے یقین تھا کہ پائریٹ تنظیم کا محض نام استعمال کیا گیا ہے جبکہ یہ اصل میں سائرل کا ہی ٹھکانہ ہے اور اسے ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی نسرین حسن اسی جزیرے سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس نے کروک سے کہا تھا کہ وہ طویل چکر لگا کر جزیرے کی طرف بڑھے تاکہ اگر اس جزیرے سے کوئی کارروائی کی جائے تو اس کا انہیں پہلے سے علم ہو جائے اور وہ اپنی حفاظت کا بندوبست کر سکیں۔ عمران ابھی جزیرے کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے جزیرے کے عقب سے دو سیاہ رنگ کے میزائل آگ اگلتے طرف

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

آتے ہوئے دکھائی دیئے تو وہ چونک پڑا۔

''یہ کیا ہے عمران''...... جولیا نے ہاتھ اٹھا کر ان میزائلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کے پاس دوربین نہیں تھی اس لئے اسے دور سے محض آگ کے شعلے چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''میزائل۔ ہم پر میزائل فائر کئے گئے ہیں۔ جلدی کرو۔ غوطہ خوری کے لباس اکٹھے کر کے لے آؤ اور موٹر بوٹ کے عقبی طرف چلو۔ جلدی کرو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے مستول سے اترتا چلا گیا۔ جولیا بھی تیزی سے نیچے آئی اور پھر وہ تیزی سے موٹر بوٹ کے اس حصے کی طرف دوڑ پڑے جدھر ان کے غوطہ خوری کے لباس موجود تھے۔

''لباس لے کر سمندر میں کود جاؤ۔ ہم سمندر میں اتر کر یہ لباس پہنیں گے۔ جلدی کرو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ایک غوطہ خوری کا لباس اور آکسیجن کا سلنڈر لے کر موٹر بوٹ کے عقبی سمت کود گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اپنا سامان اور غوطہ خوری کے لباس اور آکسیجن سلنڈرز اٹھائے اور تیزی سے سمندر میں کودنا شروع ہو گئے۔ سب سے آخر میں کروک آیا تھا۔ اس کے سمندر میں کودتے ہی موٹر بوٹ اپنی رفتار سے آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر وہ جب کافی دور پہنچ گئی تو انہوں نے دو میزائل برق رفتاری سے موٹر بوٹ پر گرتے دیکھے۔ یکے بعد دیگرے دو زور دار دھماکے

ہوئے اور انہوں نے موٹر بوٹ کے پرخچے اُڑتے دیکھے ساتھ ہی سمندر کا پانی پوری قوت سے اچھل پڑا۔ سمندر میں تیز لہریں پیدا ہوئیں اور وہ ان لہروں کے ساتھ کافی پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ پھر دو اور میزائل آئے اور ٹھیک اس جگہ گرے جہاں لانچ تباہ ہوئی تھی۔ اس بار سمندر میں جیسے خوفناک طوفان سا آ گیا پانی تیزی سے بلند ہوا۔ بڑی لہریں پیدا ہوئیں اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ پانی کے ساتھ ہی فضا میں بلند ہوتا جا رہا ہو۔

''ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لو۔ جلدی کرو''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے جولیا کا ہاتھ تھام لیا جس کا جسم پانی کی لہروں میں بری طرح سے الٹ پلٹ ہو رہا تھا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر عمران کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔ یہ دیکھ کر تنویر نے زور لگایا اور تیز لہروں میں ہاتھ پاؤں مارتا ہوا صفدر کی طرف آ گیا اور اس نے فوراً صفدر کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کیپٹن شکیل چونکہ زیادہ فاصلے پر نہ تھا اس لئے اس نے تنویر کو صفدر کا ہاتھ پکڑتے دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کارلی اور اس کے دونوں ساتھی تیز لہروں میں کافی دور نکل گئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں موجود غوطہ خوری کے لباس اور سلنڈرز نکل گئے تھے۔ وہ انہیں پکڑنے کی کوشش میں لہروں پر بہہ رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہاں مزید میزائل گرے تو ان سب کے جسم پھر سے بری طرح سے الٹتے پلٹتے چلے گئے۔ وہاں مسلسل میزائل فائر ہو رہے تھے جن سے سمندر کا پانی آتش فشاں کی طرح

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

اچھل رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے غوطہ خوری کے لباس اور آکسیجن سلنڈر جو ایک بیلٹ سے کلپ کیے گئے تھے،ان بیلٹوں میں سے بازو گزار کر ایک دوسرے کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے۔ وہ لہروں میں دور ہٹ رہے تھے لیکن کارلی اور اس کے ساتھی جو الگ ہو گئے تھے ایک دوسرے کا کوشش کے باوجود ہاتھ نہ تھام سکے تھے اس لئے لہروں نے انہیں اور زیادہ دور اور ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر کر دیا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان سے بہت دور چلے گئے۔ پانی کی لہریں انہیں کسی طرح سے بھی سنبھلنے ہی نہ لینے دے رہی تھیں۔

”گہرائی میں چلو۔ یہ لوگ شاید پاگل ہو گئے ہیں جو موٹر بوٹ تباہ کرنے کے باوجود میزائل فائر کر رہے ہیں۔ گہرائی میں جا کر غوطہ خوری کے لباس پہنو اور جزیرے کی طرف تیرنا شروع کر دو“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ڈبکی لگا کر گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ گہرائی میں آ کر انہوں نے پانی کے اندر ہی غوطہ خوری کے لباس پہنے اور پھر آکسیجن سلنڈرز کمر پر ڈال کر ان کے ماسک منہ پر لگائے اور آنکھوں پر گاگل چڑھا کر وہ ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے اس سمت تیرنا شروع ہو گئے جہاں انہیں جزیرے کی پٹی دکھائی دی تھی۔ سمندر کے نیچے بھی پانی میں خاصی ہلچل تھی۔ اور پھر عمران کو اپنے ذہن اور جسم پر بے پناہ دباؤ کا احساس ہوا۔ لیکن یہ احساس

اسے صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریک ہو چکا تھا لیکن پھر شاید کوئی خوفناک جھٹکا تھا جس نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا اور اس کے ذہن میں یکلخت روشنی سی ہوئی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم وزنی ہوتا جا رہا ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہی محسوس ہوا اور ایک بار پھر تاریکی چھا گئی۔

کافی دیر بعد عمران کی آنکھ کھلی تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی گہرائی سے نکل کر تیزی سے اوپر کی طرف کھنچتا جا رہا ہو اور ایک لمحے بعد اس کے ذہن میں روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور پھر پھیلتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کے تمام احساسات جیسے جامد ہو کر رہ گئے تھے یکلخت اس کا شعور بیدار ہو گیا اور اسے کچھ فاصلے پر نیچے سمندر کا پانی لہریں لیتا ہوا نظر آنے لگا۔ اس نے تیزی سے اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ الٹ کر نیچے پتھروں پر گرا پھر وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اسے کچھ فاصلے پر تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر دکھائی دیئے۔ وہ بھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ کچھ فاصلے پر جولیا بھی موجود تھی۔ جو ایک چٹان پر بیٹھی حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی صورتحال اور ماحول دیکھ کر آہستہ آہستہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"تم سب ٹھیک ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ان سب نے کہا۔

"ہوا کیا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی ہوا کہاں ہے۔ یہ گواہی دینے کو تیار ہوں گے تو ہی کچھ ہونے کی امید کی جا سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

"یہ تو کوئی جزیرہ معلوم ہوتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ سمندر کے درمیان بے ہوشی کی حالت میں لہریں ہمیں جزیرے پر ہی کھینچ لائی ہیں اور یہاں کے پتھر، درخت اور گیلی زمین اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم جزیرے پر ہی ہیں"۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"انہوں نے پانی میں بے دریغ میزائل برسائے تھے ان سے بچنے کے لئے ہم سمندر کی گہرائی میں اتر گئے تھے۔ شاید پانی کے دباؤ نے ہمارے دماغ جامد کر دیئے تھے اور ہم پانی کے اندر بہتے ہوئے دور نکل گئے لیکن آکسیجن ماسک کی وجہ سے ہم بچ گئے ہیں اور ہمارے جسم بھی سلامت ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہے اور پھر ہم جزیرے سے زیادہ دور نہیں تھے۔ پانی کا بہاؤ بھی اسی طرف تھا جو ہمیں یہاں لے آیا ہے اور اسی وجہ سے ہماری جانیں بچی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن افسوس۔ ہمارے دوسرے ساتھی مارے گئے ہیں"۔ کیپٹن

شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ان کی موت کا مجھے بھی افسوس ہے۔ وہ تیرتے ہوئے اس طرف چلے گئے تھے جہاں میزائل فائر کئے جا رہے تھے۔ وہ یقیناً ان میزائلوں کی ہی زد میں آئے ہوں گے۔ ہماری قسمت اچھی تھی کہ ہمارے بہت قریب میزائل نہیں گرے تھے۔ اگر وہ ہمارے قریب گرتے تو پھر ہمارا خاتمہ یقینی تھا اور مجھے گواہان اور دلہن سمیت مرنا پڑتا"...... عمران نے آخری فقرہ مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر، صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی جبکہ تنویر کا منہ بن گیا۔

"تم ان حالات میں بھی بکواس کرنے سے باز نہیں آتے"۔ جولیا نے بجائے مسکرانے کے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگرچہ ظاہری طور پر ہوش میں آ گیا ہوں لیکن تم جانتی ہو کہ میں اب بھی ہوش میں نہیں ہوں۔ ہوش، حواس تو مدت ہوئی چھن چکے ہیں۔ کس کے لئے یہ سب جانتے ہیں۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار جولیا بجائے غصہ کھانے کے بے اختیار ہنس پڑی۔ شاید عمران کے فقرے نے اس ماحول میں اس کے دل کے کسی تار کو جھنجھنا دیا تھا البتہ تنویر کا منہ بن گیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں نہیں رکے رہنا چاہئے۔ ہمیں کسی محفوظ جگہ پہنچنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ گشت کرتے ہوئے ادھر

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

آنکلیں''...... صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی ہم کھلی جگہ پر موجود ہیں''...... عمران نے کہا اور وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ سب تیزی سے درختوں کے درمیان سے ہوتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک پہاڑی کے پاس پہنچ گئے۔ سامنے پہاڑی میں ایک بڑا سا کریک تھا۔ یہ سارا علاقہ صاف تھا۔ عمران نے انہیں وہیں درختوں کے پاس رکنے کا کہا اور خود جھکے جھکے انداز میں کسی جنگلی خرگوش کی طرح اس دراڑ کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

''میں نے ایک محفوظ جگہ تلاش کر لی ہے۔ آؤ میرے ساتھ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس دراڑ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ دراڑ قدرتی تھی اور خاصی دور تک آگے کو چلی گئی تھی۔ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے وہ جلد ہی ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں جا کر دراڑ ختم ہو گئی اور آگے ایک کھلی غار سی بنی ہوئی تھی۔ غار کی چھت یوں تو کٹی پھٹی سی تھی لیکن ایک کونے میں ایسا ہول تھا جس میں سے ہلکی ہلکی روشنی غار کے اندر آ رہی تھی۔ ہول اتنا بڑا تھا کہ اس میں سے ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ لیکن یہ ہول عمودی انداز میں اوپر کی طرف جا رہا تھا۔

''کیا ہے اس طرف''...... جولیا نے اس ہول کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا۔

''یہ روشنی بتا رہی ہے کہ یہ ہول جزیرے کی اوپر والی سطح تک جاتا ہے''...... صفدر نے ہول میں جھانکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہارا آئیڈیا درست ہے۔ اب تم سب پھر یہاں رکو میں اوپر جا کر حالات چیک کر کے آتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اب تم اکیلے نہیں جاؤ گے۔ ہم سب چلیں گے تمہارے ساتھ''...... جولیا نے کہا۔

''کیوں''...... عمران نے کہا۔

''تمہارا اس طرح اکیلے جانا زیادہ خطرناک ہو سکتا ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں عمران صاحب۔ ہم سب ہی نہتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک خنجر تک نہیں ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہم اکٹھے رہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر جولیا پہلے اوپر جائے گی اور جولیا یہ ہول بالکل عمودی ہے۔ اس لئے تم نے جسم کو پھیلا کر اوپر چڑھنا ہے۔ آؤ میرے کاندھوں پر چڑھ کر جلدی سے ہول میں داخل ہو جاؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ہول کے بالکل نیچے ہو کر قدرے جھک گیا۔ جولیا نے عمران کے کاندھوں پر ہاتھ رکھا اور پھر اچھل کر اس کے کاندھوں پر سوار ہو گئی تو عمران آہستہ آہستہ اٹھنا شروع ہو گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

"احتیاط کے ساتھ"...... عمران نے کہا تو جولیا ہول کے کنارے پکڑ کر اچھلی اور اس نے کنارہ پکڑتے ہی اپنا جسم سکیڑ کر اوپر اٹھایا اور پھر دوسرے لمحے اس کا آدھا جسم ہول کے اندر پہنچ گیا۔ ہول میں داخل ہوتے ہی جولیا نے دونوں بازوؤں کو پھیلایا اور اوپر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ویل ڈن۔ تم بالکل ٹھیک جا رہی ہو"...... نیچے سے عمران نے کہا اور جولیا ہاتھوں اور پیروں سے ہول کی دیواروں کی سائیڈوں پر موجود ابھرے ہوئے پتھروں کو پکڑتی ہوئی ہول کے عمودی حصے کے موڑ تک پہنچ گئی اور پھر اس کے لئے آگے جا کر کرالنگ کرنا آسان ہو گیا اور وہ تیزی سے موڑ مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"اب تم آؤ تنویر"...... عمران نے تنویر سے کہا اور چند لمحوں بعد تنویر بھی جولیا کی طرح اچھلتا ہوا اوپر چلا گیا۔ اس کے بعد عمران نے کیپٹن شکیل کو بھی اوپر پہنچا دیا۔

"اب تمہاری باری ہے"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن آپ کیسے جائیں گے"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"بے فکر رہو۔ میں نے جولیا کو آگے بھیج دیا ہے اور اس کے پیچھے تنویر کو تو پھر بھلا میں یہاں کیسے رک سکتا ہوں"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ پھر صفدر بھی عمران کے کندھوں پر سوار ہو کر ہول میں داخل ہو کر دیواروں کے پتھروں کو پکڑتا ہوا موڑ تک پہنچا اور پھر کرالنگ کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

جیسے ہی صفدر موڑ سے غائب ہوا۔ عمران جو ہول کے نیچے کھڑا تھا یکلخت اس طرح اچھلا جیسے ہائی جمپ لگا رہا ہو اور دوسرے لمحے اس کا آدھے سے زیادہ جسم ہول کے اندر پہنچ گیا۔ اس نے بازو پھیلا لئے اور پھر وہ بھی دیواروں میں موجود پتھروں کو پکڑتا ہوا اس عمودی ہول سے اوپر چڑھنا شروع ہو گیا۔ موڑ کے پاس پہنچ کر وہ کہنیوں اور گھٹنوں کے بل کرالنگ کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ موڑ کے بعد ہول بجائے بالکل سیدھا ہونے کے ستر درجے کے زاویے کے انداز میں آگے جا رہا تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے آگے بڑھ سکتا تھا اس کی رفتار خاصی تیز ہو گئی اور چند لمحوں بعد جب اس نے ہول میں سے سر نکالا تو ہول کے گرد ایک خاصی بڑی اور گھنی جھاڑی موجود تھی جو اوپر جا کر ایسے مل گئی تھی کہ اس میں سے روشنی تو چھن کر نیچے آ رہی تھی لیکن اوپر سے یہ ہول کسی طرح بھی نظر نہ آ سکتا تھا عمران سائیڈ پر جھاڑی ہٹاتا ہوا اور رینگتا ہوا آگے بڑھا اور ہول سے باہر آ گیا۔

یہاں ہر طرف اس طرح کی بے شمار جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں اور ان جھاڑیوں سے کافی فاصلے پر ایک کافی بڑی چھتری سی بنی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہوئی تھی جس میں رکھی ہوئی ایک طاقتور دوربین اتنی دور سے بھی انہیں صاف نظر آ رہی تھی۔ وہاں چار مسلح افراد بھی موجود تھے دوربین کا رخ ان کی مخالف سمت میں تھا اور وہاں موجود تمام مسلح افراد بھی اسی طرف دیکھ رہے تھے۔

”عمران۔ ان افراد کے پاس اسلحہ ہے سب سے پہلے ہمیں یہ اسلحہ حاصل کرنا ہے“...... جولیا کی آواز سنائی دی۔ وہ قریب ہی ایک جھاڑی کی اوٹ میں تھی۔

”ہاں ٹھیک ہے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”فکر نہ کرو۔ اسی طرح رینگتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ“۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھنا شروع کر دیا اس کے رینگتے ہی مختلف جھاڑیوں کی اوٹ میں موجود اس کے ساتھی بھی کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ وہ بہت محتاط انداز سے آگے بڑھ رہے تھے۔ عمران کی رفتار چونکہ ان سب سے تیز تھی اس لئے وہ ان سب سے آگے بڑھ گیا تھا۔ ابھی انہوں نے آدھا فاصلہ طے کیا ہو گا کہ اچانک کہیں دور سے جھینگر کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی چھتری کے نیچے موجود چاروں افراد اس طرح حرکت میں آئے جیسے وہ انسان کی بجائے روبوٹ ہوں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی دوربین کو بھی گھما کر اس کا رخ انہی جھاڑیوں کی طرف کر دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی ان لوگوں کے اچانک حرکت میں آنے کی وجہ سے لاشعوری طور پر اپنی اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے تھے۔ دوسرے لمحے اس دوربین کے بڑے سے شیشے سے نیلگوں رنگ کی تیز روشنی نکل کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑی تو انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں پر کسی نے اچانک کھولتے ہوئے تیل کے ڈرم الٹ دیئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی انہیں اپنے جسموں سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ انہوں نے حرکت کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ سن سکتے تھے۔ دیکھ سکتے تھے لیکن نہ بول سکتے تھے اور نہ ہی اپنی جگہوں سے حرکت کر سکتے تھے۔ ان کے جسم بے جان ہو کر پتھروں کی طرح سخت ہو گئے تھے۔ اسی لمحے چاروں افراد تیزی سے ان کی طرف دوڑ پڑے۔

”یہ تو اجنبی معلوم ہوتے ہیں لیکن یہ سائٹ ون میں کیسے پہنچ گئے“...... ایک آدمی کی چیختی ہوئی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

”فائرنگ کر کے ان سب کو یہیں ہلاک کر دو“...... اچانک ایک اور آواز انہیں سنائی دی۔

”رک جاؤ۔ فائر مت کرو۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں جب تک چیف نہ کہیں گے ہم انہیں ہلاک نہیں کر سکتے ہیں“۔ اچانک دور سے ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور آواز کے فاصلے سے عمران نے اندازہ لگایا کہ یہ آواز اس چھتری کی طرف سے آ گئی ہے۔ پھر کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ عمران کا منہ چونکہ جھاڑی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

کی طرف تھا۔ اس لئے وہ آس پاس موجود کسی آدمی کو نہ دیکھ سکتا تھا۔

''ہونہہ۔ چیف آرام کر رہا ہے''...... کافی دیر بعد فائرنگ سے روکنے والے آدمی کی آواز سنائی دی۔

''تو کیا کریں ان کا''...... پہلے آدمی نے کہا۔

''جب تک چیف نہیں جاگ جاتے ہمیں انہیں زندہ رکھنا ہو گا''...... آنے والے آدمی نے کہا۔

''لیکن انہیں رکھیں گے کہاں''...... پہلے آدمی نے پوچھا۔

''مین بنکر میں۔ تم انہیں اٹھا کر مین بنکر میں پہنچا آؤ''...... وہی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کسی نے عمران کو اٹھا کر اس طرح کندھے پر ڈال لیا جیسے عمران کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔ اب عمران اس آدمی کے کاندھے پر لدا ہوا تھا اس لئے اردگرد کے ماحول کا تھوڑا سا حصہ دیکھ سکتا تھا۔ کچھ دور سیدھا چلنے کے بعد وہ آدمی کسی گہرائی میں اس طرح اترنے لگا جیسے کسی پہاڑی سے اتر رہا ہو اور پھر وہ گھوما اور اس کے بعد سیدھا چلنے لگا۔

اب وہ کسی سرنگ نما راستے سے گزر رہے تھے چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے بنکر میں پہنچ گئے۔ انہیں اس بنکر کے فرش پر لٹا دیا گیا اور انہیں لے آنے والے واپس چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی بنکر میں موجود روشنی یکلخت غائب ہو گئی اور عمران سمجھ گیا کہ بنکر کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا جسم اسی طرح بے حس و

حرکت تھا۔ اس لئے وہ نہ ہی بول سکتا تھا اور نہ گردن گھما کر اپنے ساتھیوں یا بنکر کا جائزہ لے سکتا تھا۔ بس دس فٹ اوپر سپاٹ چھت پر اس کی نظریں جمی ہوئی تھیں اور وہ بے بس اور لاچار پڑا ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ تھوڑی سی احتیاط کر لیتا اور جھینگر کی آواز سنتے ہی اپنے ساتھیوں کے ساتھ جھاڑیوں میں چھپ گیا ہوتا تو وہ اس جسم کو مفلوج کر دینے والی ریز کے اثر سے محفوظ رہ جاتے لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ وہ دشمنوں کے قبضے میں آ چکے تھے اور اب نجانے انہیں کب تک اس حال میں پڑا رہنا تھا۔ انہیں وہاں پر پڑے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی کہ اچانک باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دروازہ ایک زور دار دھماکے سے کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ان کی لانچ تو میں نے خود میزائلوں سے تباہ کرائی تھی۔ پھر یہ زندہ سلامت یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیا یہ سچ مچ انسان ہیں یا بھوت۔ یہ زندہ کیسے بچ گئے ہیں آخر کیسے''...... اسی لمحے ایک حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اس چیخنے والے کو نہ دیکھنے کے باوجود سمجھ گیا کہ بولنے والا مارگس ہے۔

''ہم سائٹ ون میں چیکنگ کر رہے تھے کہ یہ اچانک ہی سائٹ ون میں نمودار ہوئے اور پھر انہیں الٹرا کراسک ریز کی مدد سے بے بس کر لیا گیا۔ آپ چونکہ آرام کر رہے تھے۔ اس لئے

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

Downloaded From Paksociety.com

انہیں یہاں پہنچا دیا گیا تھا"...... ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ویری سیڈ۔ آخر یہ لوگ سائٹ ون پر کیسے پہنچ گئے۔ اس کے بارے میں مجھے معلوم کرنا پڑے گا۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کوئی ایسا راستہ ہے کہ یہ لوگ بغیر کسی کو نظر آئے سائٹ ون تک پہنچ گئے ہیں"...... سائرل نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے باس۔ آپ کا حکم ہو تو انہیں اسی حالت میں ہلاک کر دیا جائے"...... پہلی آواز نے کہا۔

"نہیں میگراتھ۔ اس عمران کی صرف زبان کو حرکت میں لے آؤ۔ اسے ون سی ایم کا انجکشن لگاؤ لیکن انتہائی احتیاط سے ہمیں صرف اس کی زبان کھلوانی ہے۔ اس کا باقی جسم بے حرکت رہنا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سائرل کی آواز سنائی دی اور میگراتھ کا نام سن کر عمران چونک پڑا۔ یہ نام سائرل کے ڈی سیکشن کے چیف کا تھا جس کے بارے میں اسے ٹرانکو سے معلوم ہوا تھا۔ میگراتھ کی یہاں موجودگی سے عمران سمجھ جائے گا کہ اس کا اندازہ درست ثابت ہوا ہے۔ سائرل کا اصل ہیڈ کوارٹر اس شلاگنگ جزیرے پر ہی موجود تھا جبکہ کارٹم جزیرے کا انہوں نے محض نام ہی استعمال کیا تھا۔ شلاگنگ جزیرے پر جس پرائیویٹ تنظیم کا قبضہ تھا وہ سائرل تنظیم ہی تھی جس کے ڈی سیکشن کا انچارج میگراتھ کا کنٹرول تھا اور اب مارگس بھی وہاں آ

پہنچا تھا۔ میگراتھ کی زبان سے ہی عمران نے سنا تھا کہ مارگس لانچ کے ذریعے وہاں پہنچا تھا اور یہاں آ کر آرام کرنے چلا گیا تھا۔ اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہا تھا کہ سائرل کا دوسرا نام مارگس ہے۔

"یس باس"...... میگراتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کسی کے قدموں کی آواز ابھری اور پھر عمران نے اسے بنکر کے دوسرے حصے کی طرف جاتے دیکھا۔ پھر اس نے ایک فولادی الماری کھلنے کی آواز سنی۔

"تعجب ہے۔ یہ لوگ واقعی مافوق الفطرت ہوتے ہیں۔ ان کے جسموں پر معمولی سے بھی زخم کا کوئی نشان دکھائی نہیں دے رہا ہے جیسے یہ لوگ میزائل پروف ہوں"...... مارگس کی بڑبڑاہٹ سنائی دی تو عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا اور پھر چند لمحوں بعد قدموں کی آواز دوبارہ ابھری اور عمران کے قریب آ کر رک گئی۔ پھر ایک آدمی اس پر جھکا اس کے ساتھ ہی عمران کو گردن پر ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا اور پھر وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسے اٹھا کر سامنے دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا دو"...... سائرل نے کہا اور پھر عمران کو کسی نے اٹھایا اور گھسیٹ کر بنکر کی ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بٹھا دیا چند لمحوں بعد ہی عمران نے محسوس کیا کہ اب نہ صرف وہ بول سکتا تھا بلکہ وہ اپنا سر بھی ادھر ادھر گھما سکتا تھا البتہ اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

تھا۔ اب عمران بنکر کو دیکھ سکتا تھا یہ ایک خاصا بڑا بنکر تھا جس کی ایک سائیڈ پر آہنی الماریوں کی طویل قطار موجود تھی الماریاں بند تھیں سامنے ہی سائرل کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ دو مسلح افراد تھے۔

''عمران۔ مجھے بتاؤ کہ تم لانچ تباہ ہونے کے باوجود یہاں کیسے پہنچ گئے''...... سائرل نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم اپنے پیروں پر چل کر آئے ہیں سائرل''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''سائرل نہیں۔ میرا نام مارگس ہے''...... سائرل نے غرا کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''میں تمہاری آواز پہچانتا ہوں سائرل۔ مارگس تمہارا دوسرا نام ہے لیکن اصل میں تم ہی سائرل ہو''...... عمران نے کہا تو سائرل کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''بکواس بند کرو نانسنس۔ مجھے وہ راستہ بتاؤ جس کے ذریعے تم سائٹ ون تک پہنچ گئے تھے''...... اس کی بات سن کر سائرل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ضروری تو نہیں کہ ہم سائٹ ون پر آئے ہوں۔ ہو سکتا ہے سائٹ ون خود کنوئیں کی طرح چل کر ہمارے پاس پہنچ گئی ہو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نہیں بتاؤ گے۔ ٹھیک ہے ہم خود راستہ تلاش کر لیں گے۔ میں تمہیں زیادہ دیر زندہ رکھ کر کوئی

رسک نہیں لے سکتا۔ اس لئے میں نے تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میگراتھ۔ اُڑا دو ان سب کو''۔ سائرل نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے ساتھ ایک مسلح آدمی بھی تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ تیزی سے آگے آ گیا۔

''بے بس انسانوں کو ہلاک کرنا اگر سائرل کا شیوہ ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ کر دو ہمیں ہلاک۔ میں تو سمجھتا تھا کہ سائرل یا اس کا گروپ بے بس اور لاچار انسانوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک وہ مکمل طور پر حرکت کے قابل نہ ہو جائیں یا بے ہوشی سے ہوش میں نہ جائیں۔ تم بزدل ہو''...... عمران نے غرا کر کہا تو سائرل چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم مجھے چکر نہیں دے سکتے ہو عمران۔ میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری یہ آخری خواہش ہے تو میں اسے ضرور پوری کروں گا''...... سائرل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میگراتھ''...... سائرل نے میگراتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... میگراتھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہاں ایک اور مسلح شخص کو بلا لو۔ انہیں اس وقت تک ہلاک نہیں کرنا جب تک ان کے جسم مکمل طور پر حرکت میں نہ آ جائیں۔ انہیں ابھی مضبوط رسیوں سے بندھوا دو تاکہ جب ان کے جسم

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

حرکت میں آئیں تو یہ کوئی چکر نہ چلا سکیں اور پھر جیسے ہی ان کے جسم حرکت میں آئیں ان سب کو ایک ساتھ گولیوں سے بھون ڈالنا''...... سائرل نے کہا۔

''یس چیف''...... میگراتھ نے کہا تو سائرل مڑا اور تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا بنکر سے باہر نکلتا چلا گیا۔ میگراتھ بھی اس کے پیچھے بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک اور مسلح آدمی اندر آ گیا اس کے ہاتھوں میں رسی کا بنڈل تھا۔

''باس نے ان سب کو باندھنے کا کہا ہے''...... آنے والے نے کہا۔

''کیا ضرورت ہے۔ یہ سب بے بس پڑے ہوئے ہیں۔ تم سائیڈ پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور ان پر مشین گن تان لو۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کے جسم حرکت میں آ جائیں گے اور پھر جیسے ہی یہ حرکت میں آئیں گے انہیں ہم بھون دیں گے''...... پہلے سے موجود مشین گن بردار نے کہا تو آنے والے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران مطمئن بیٹھا تھا کیونکہ انہیں یہاں سے بچ نکلنے کا اچھا موقع مل گیا تھا۔ ورنہ اس بے بسی کی حالت میں تو واقعی انہیں آسانی سے گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا ہے۔ اسے اپنے جسم میں توانائی سی بھرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ شاید اسے انجکشن کا ڈوز کچھ زیادہ ہی لگا دیا گیا تھا اور یہ انجکشن کا اثر تھا جس نے پہلے اسے گردن تک ٹھیک کیا تھا اور اب اس انجکشن کے اثر سے اسے

اپنے باقی جسم میں بھی حرکت محسوس ہونا شروع ہو گئی تھی۔ لیکن وہ کچھ دیر مزید جان بوجھ کر اسی طرح پڑا رہا جیسے وہ بے حس و حرکت ہو۔

''بات سنو''...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''کیا تکلیف ہے تمہیں''...... اس آدمی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیا۔

''دیکھنا۔ میری گردن پر کسی کیڑے نے کاٹا ہے۔ وہ انتہائی زہریلا معلوم ہوتا ہے کیونکہ مجھے شدید تکلیف ہو رہی ہے''...... عمران کے لہجے میں ہلکی سی دہشت کا تاثر نمایاں تھا اور وہ آدمی عمران کی بات سن کر آگے بڑھا اور عمران کے قریب پہنچ کر وہ اس کی گردن دیکھنے کے لئے جھکا ہی تھا کہ یکلخت اڑتا ہوا اپنے ساتھی پر جا گرا۔ عمران نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اسے دونوں ہاتھوں سے وہیں بیٹھے بیٹھے اچھال دیا تھا۔ بنکر میں دونوں کی چیخوں کی آوازیں ابھریں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران اٹھ کر ان کے سروں پر پہنچ چکا تھا۔

پھر اس کی دونوں ٹانگیں کسی تیز رفتار مشین کی سی تیزی سے چلنے لگیں اور ان دونوں کو ہی اٹھنا نصیب نہ ہو سکا اور چند لمحوں بعد وہ بے حس و حرکت ہو کر فرش پر ڈھیر ہو گئے عمران تیزی سے پلٹا اور اس الماری کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے الماری کھولی دوسرے لمحے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ الماری میں میڈیکل ایڈ باکس موجود

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

تھا۔ عمران کو ایک خانے میں چند انجکشن کی شیشیاں دکھائی دیں۔ عمران نے ان شیشیوں کو اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ یہ اس ریز کے توڑ والے اینٹی انجکشن تھے جس سے انہیں بے حس و حرکت کیا گیا تھا اور میگراتھ نے شاید اسی الماری سے انجکشن نکال کر اسے لگایا تھا۔ وہاں سرنجیں بھی پڑی تھیں۔ عمران نے انجکشن کی ایک شیشی اور سرنج لئے اور اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔

اس نے سب سے پہلے جولیا پھر صفدر، پھر کیپٹن شکیل اور آخر میں تنویر کی گردن میں انجکشن لگا دیا۔ اس نے انہیں ڈبل ڈوز دی تھی تا کہ وہ جلد حرکت میں آ سکیں اور پھر ایسا ہی ہوا۔ ان سب کے جسم چند لمحوں میں حرکت میں آ گئے۔ عمران نے ایک مسلح آدمی کی مشین گن اٹھائی اور دروازے کی طرف لپکا۔ اس نے سر باہر نکال کر دیکھا تو وہ ایک راہداری سی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔

"تم کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے عمران کو باہر جاتے دیکھ کر پوچھا۔

"تم یہیں رکو۔ میں باہر جا کر چیک کر آؤں۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں پر ڈاکٹر حسن کی بیٹی نسرین حسن کو لایا گیا ہے۔ ہم اپنے ٹارگٹ تک پہنچ چکے ہیں۔ بس اب شاید لاسٹ ایکشن ہی باقی ہے۔ میں ایکشن کا ماحول دیکھ آؤں پھر تمہیں بھی بلا لوں گا۔ تب تک تم ان الماریوں کو کھول کر چیک کر لو۔ میں نے ایک کھلی ہوئی

الماری میں اسلحہ دیکھا تھا"...... عمران نے مڑ کر کہا اور پھر مشین گن اٹھائے تیزی سے باہر راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

عمران انتہائی احتیاط سے قدموں کی آواز پیدا کئے بغیر راہداری میں چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ یکلخت دور سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ یہ راہداری آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ عمران تیزی سے موڑ کے قریب جا کر دیوار سے لگ گیا قدموں کی آواز قریب آتی جا رہی تھی اور عمران کو قدموں کی آواز سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ آنے والا اکیلا ہے۔ اس لئے اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکالی تھی۔

عمران اس آنے والے آدمی کو قابو کر کے اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ آدمی موڑ سے نمودار ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کو دیکھ کر سنبھلتا عمران یکلخت کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ سی نکلی اور اس نے تڑپ کر عمران کی گرفت سے نکل جانا چاہا لیکن عمران نے یکلخت اسے اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات اس کی گردن پر جم گئی۔

اس آدمی نے کروٹ لے کر اپنی ٹانگیں عمران کو مارنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اسی لمحے اپنے پیر کو گھما دیا اور اس آدمی کا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ عمران نے پیر کو ایک بار پھر ذرا گھمایا کر ہٹا دیا۔ اس آدمی کے جسم

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

نے ذرا سی حرکت کی تو عمران کے دونوں ہاتھ اس کی گردن پر جم گئے اور وہ آدمی ساکت ہو گیا۔ عمران نے انگوٹھا اس کی گردن کی ایک مخصوص رگ پر رکھا ہوا تھا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"ٹ۔ٹ۔ ٹرانگ"...... اس آدمی کے حلق سے بھینچی بھینچی سی آواز نکلی۔

"سائرل کہاں ہے"...... عمران نے انگوٹھے کو دباتے ہوئے کہا اور ٹرانگ کی آنکھیں باہر کو ابل آئیں۔

"بگ چیف سائرل یہاں نہیں ہے اور نہ وہ یہاں آتا ہے"۔ ٹرانگ نے کہا۔

"ہونہہ۔ وہ مارگس اور میگراتھ کہاں ہیں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ کنٹرول روم میں ہیں"...... ٹرانگ کے حلق سے بمشکل آواز نکلی۔ اس آدمی کا چہرہ دیکھ کر ہی عمران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ شخص بے حد چھوٹے دل کا مالک ہے۔

"اب انسانوں کی طرح اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور مجھے بتاؤ کنٹرول روم کہاں ہے ورنہ میں تمہارے سر پر گولی مار دوں گا"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کی غراہٹ اس قدر درندگی سے بھرپور تھی کہ اپنی گردن کو مسلتے ہوئے ٹرانگ کا جسم بری طرح کانپ اٹھا تھا۔

"جلدی بتاؤ ورنہ"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا اور ٹرانگ اس طرح بولنے لگا جیسے ٹیپ ریکارڈ آن کر دیا گیا ہو۔

"بب بب۔ بس اب میری جان بخش دو۔ میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے"...... ٹرانگ نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور پھر اس نے کنٹرول روم کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تم یہاں کیوں آئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس نے کہا تھا کہ میں مسلح افراد سے کہہ کر تم سب کو گولیوں سے ہلاک کرا دوں اور لاشیں برقی بھٹی میں ڈال آؤں"۔ ٹرانگ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ"...... عمران نے ہنکارا بھرا اور پھر اس نے یکلخت ہاتھ گھمایا اور ٹرانگ چیختا ہوا ایک بار پھر فرش پر گر پڑا عمران نے اس کے سینے پر مشین گن کا دستہ پوری قوت سے مارا تھا۔ ٹرانگ سے بات کرتے ہوئے وہ مشین گن کو نال سے پکڑ چکا تھا۔ ٹرانگ کے نیچے گرتے ہی عمران نے اس کی کنپٹی پر ایک بار پھر مشین گن کا دستہ مار دیا۔ اس بار جیسے ٹرانگ کی کھوپڑی کھل گئی۔ عمران نے اس کے سر پر دو مزید ضربیں لگائیں اور چند لمحوں میں ہی ٹرانگ کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ عمران دراصل یہاں فائر نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا وہ تیزی سے پلٹا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلا لیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

چند لمحوں بعد وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ راہداری کا موڑ مڑ کر عمران آگے بڑھا اور پھر تیزی سے ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس نے یکلخت دروازے پر لات ماری اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی مشین گن نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے اور کمرے میں موجود چار افراد ڈھیر ہو گئے۔ دروازے کے سامنے دیوار میں ایک بڑی سی مشین نصب تھی اس کے سامنے دو آدمی تھے جبکہ تین افراد ان کے عقب میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے عمران نے اندر داخل ہوتے ہی دیکھ لیا تھا کہ مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے دو افراد میں سے ایک سائرل تھا اس لئے اس نے سوائے سائرل کے باقی چاروں کو یکلخت فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ سائرل بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اپنے سامنے عمران اور اس کے پیچھے موجود اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بے اختیار اس کے ہاتھ اٹھتے چلے گئے۔ اس کے چہرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر یکلخت زردی پھیل گئی۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم سب اتنی جلدی کس طرح ٹھیک ہو گئے اور یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیا تم انسان ہو یا مافوق الفطرت مخلوق''...... سائرل انہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر عبدالحسن کی بیٹی کہاں ہے۔ سائرل''...... عمران نے

غراتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم میں نہیں جانتا اور میں سائرل نہیں ہوں۔ میں مارگس ہوں سائرل کے سپیشل سیکشن کا انچارج''...... سائرل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جھوٹ مت بولو۔ میں تمہاری آواز پہچانتا ہوں۔ سچ بتاؤ تم سائرل ہو نا''...... عمران نے اسی طرح غرا کر پوچھا۔

''نن۔ نن۔ نہیں۔ میں سائرل نہیں ہوں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں''...... سائرل نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سائرل نہیں ہو تو پھر مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ گڈ بائی''...... عمران کے لہجے میں درندگی سی ابھر آئی۔ اس نے مشین گن کا رخ اس کی جانب کر دیا اور ٹریگر پر انگلی کا دباؤ ڈالا تو یہ دیکھ کر سائرل بوکھلا گیا۔

''رر۔ رک۔ رک جاؤ۔ میں سائرل ہوں۔ میں ہی سائرل ہوں لیکن یہاں کوئی نہیں جانتا کہ میں سائرل ہوں''...... سائرل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بڑی بڑی تنظیموں کے سربراہ اسی طرح اکڑتے پھرتے ہیں اور بڑی سفاکی سے دوسروں کو نہ صرف ہلاک کر دیتے تھے بلکہ خوش ہو کر ان کی موت کا تماشہ بھی دیکھتے تھے لیکن جب ان کی موت سامنے آتی تھی تو ان کی ساری اکڑفوں نکل جاتی تھی اور پھر

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

وہ بھیڑ سے بھی زیادہ معصوم بن جاتے تھے۔

''تم سب جاؤ اور یہاں جو بھی ہے سب کو ہلاک کر دو۔ سائرل نے اپنی اصلیت مان لی ہے۔ ڈاکٹر حسن کی بیٹی بھی یقیناً یہیں ہو گی۔ اسے تلاش کرو اور کسی کے ساتھ رعایت نہ کرنا۔ یہ وحشی درندے اور سفاک صفت انسان ہیں جن کا زندہ رہنا ضروری نہیں ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تیزی سے وہاں سے نکل کر باہر کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

''کیا تم نے اس لڑکی کا مائنڈ اسکین کرایا تھا''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کے جانے کے بعد سائرل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی اس کی دماغی پوزیشن ٹھیک نہیں ہے اس لئے ہم نے ابھی اس کا مائنڈ اسکین نہیں کرایا ہے۔ لیکن آج کل میں کرانے والے تھے''...... سائرل نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ابھی تمہیں فارمولا نہیں ملا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ نہیں ملا ہے''...... سائرل نے کہا۔

''یہ کیسی مشین ہے''...... عمران نے سامنے موجود عجیب ساخت کی ایک مشین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ ڈسٹرکشن مشین ہے اور یہ جزیرے پر نصب تمام سائنسی اسلحے کو کنٹرول کرتی ہے اور میزائل فائر کرتی ہے۔ اس مشین کے

ذریعے ہم جزیرے کے اندر اور باہر کی چیکنگ کرتے ہیں اور شک کی صورت میں کہیں بھی میزائل فائر کر سکتے ہیں یا آٹو میٹک ہیوی مشین گنوں کو کنٹرول کر سکتے ہیں''...... سائرل نے جواب دیا۔ عمران اس سے سوال کرتا رہا پھر اس نے یکلخت مشین گن کی نال پکڑی اور پھر اس سے پہلے کہ سائرل کچھ سمجھتا عمران نے اس کے سر پر مشین گن کا دستہ مار دیا۔ سائرل نے بچنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ دوسرے لمحے وہ لہرایا اور عمران کی دوسری ضرب نے اسے ہوش و حواس سے بیگانہ کر دیا۔ عمران نے جھک کر اس کی نبض اور دل کی دھڑکن چیک کی۔ وہ بے ہوش تھا اور مکر نہ کر رہا تھا۔ اسے بے ہوش دیکھ کر عمران مطمئن ہو کر مشین پر جھک کر اسے سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں مشین کی کارکردگی اس کی سمجھ میں آ گئی۔ عمران نے چند بٹن پریس کئے تو اسے جزیرے کا منظر دکھائی دیا جہاں بے شمار مسلح افراد ہر طرف پھیلے ہوئے تھے اور مشین گنوں سے گولیاں برساتے ہوئے ادھر ادھر بھاگتے پھر رہے تھے۔ عمران ناب گھما گھما کر جزیرے کا منظر بدلتا چلا گیا۔ اسے اپنے ساتھی بھی دکھائی دیئے جو ان مسلح افراد سے نبرد آزما تھے اور ان پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ہینڈ گرنیڈز کا بھی آزادانہ استعمال کر رہے تھے۔ وہ نہایت چابک دستی اور تیز رفتاری سے دشمنوں کا صفایا کر رہے تھے اور دشمنوں کو ان سے بچ نکلنے کا موقع ہی نہ مل رہا تھا۔ عمران نے مشین کی اسکرین پر ان پوائنٹس کو بھی

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

چیک کر لیا جہاں ہیوی مشین گنیں اور میزائل لانچر نصب تھے۔ عمران نے مشین گنوں کو کنٹرول کیا اور پھر وہ اس مشین پر بیٹھ کر باہر موجود دشمنوں کا صفایا کرنا شروع ہو گیا۔ جزیرے پر موجود دشمنوں پر تو جیسے قیامت ہی ٹوٹ پڑی تھی۔ انہیں کسی بھی جانب سے بچ نکلنے کی راہ نہ مل رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی ان پر موت بن کر جھپٹ رہے تھے اور ان کی لاشوں کے پشتے لگتے چلے جا رہے تھے۔

عمران نے دشمنوں کی تعداد کم ہوتے دیکھی تو اس نے جزیرے کے مختلف حصوں پر لگے ہوئے میزائل لانچروں پر توجہ دی اور پھر اس نے مشین سے ان میزائلوں کے رخ موڑنے شروع کر دیئے۔ اس نے ان میزائلوں کو ایک خاص پوائنٹ پر ایڈجسٹ کیا اور پھر اس نے ان میزائلوں کو چارج کرتے ہوئے ان کی ڈسٹرکشن ٹائمنگ ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ وہ اپنے کام میں اتنا مصروف تھا کہ اس پتہ ہی نہ چل سکا کہ اس دوران سائرل کو کب اور کیسے ہوش آ گیا۔

سائرل نے ہوش میں آتے ہی اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس کی ٹانگیں چلی تھیں اور عمران کرسی سمیت مشین کے سامنے سے اچھل کر دور جا گرا۔

''تو تمہیں ہوش آ گیا ہے۔ شاید تم بھی میری طرح ڈھیٹ مٹی کے بنے ہوئے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر

کھڑا ہو گیا۔ سائرل اسے غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

''تم نے میرا سب کچھ تباہ کر دیا ہے عمران۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا''...... سائرل نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ یہ وہی مشین گن تھی جو عمران کے پاس تھی اور عمران نے مشین پر کام کرنے کے لئے سائیڈ پر رکھ دی تھی۔

''تو اب تم مجھے گولیاں مارو گے''...... عمران نے اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں مشین گن کے ٹریگر پر موجود سائرل کی انگلی پر جمی ہوئی تھیں۔

''ہاں''...... سائرل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ عمران نے مشین گن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یکلخت اچھل کر اس پر چھلانگ لگا دی تھی۔ اس کی ٹانگ سائرل کے ہاتھ میں موجود مشین گن پر پڑی اور سائرل کے ہاتھ سے مشین گن نکلتی چلی گئی ساتھ ہی وہ لہرا کر نیچے گرا۔ عمران آگے بڑھا تو سائرل نے ٹانگوں کی ضرب سے عمران کو ایک طرف اچھال دیا۔ عمران پشت کے بل نیچے گرا تو سائرل ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرنے والی مشین گن کی طرف لپکا۔ لیکن عمران یکلخت اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس کے جسم میں سپرنگ لگے ہوں۔ اسے اس طرح اچانک کھڑا ہوتے دیکھ کر سائرل بھی اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عمران نے اس پر چھلانگ لگا

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

دی لیکن سائرل بھی ماہر فائٹر معلوم ہوتا تھا اس نے عمران کو چھلانگ لگاتے دیکھ کر اپنا جسم گھمایا اور پھر اس کی گھومتی ہوئی لات عمران کے پہلو پر پڑی عمران رول ہوتا ہوا نیچے فرش پر گرا۔ سائرل نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات مارنی چاہی لیکن عمران نیچے گرتے ہی تیزی سے گھوما اور سائرل کی ٹانگیں اس کے ہاتھوں میں آ گئیں اور سائرل چیختا ہوا نیچے گرا۔ عمران نے اچھل کر اس کے اوپر آنے کی کوشش کی لیکن سائرل نے تیزی سے کروٹ بدلی اور دوسرے لمحے وہ اس کے اوپر آ گرا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ اچانک عمران کی گردن پر جم گئے۔

”اب تمہاری موت طے ہے عمران۔ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا“...... سائرل نے دانت کچکچا کر پورا زور لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھوں کی گرفت واقعی کسی آہنی شکنجے سے کم نہ تھی۔ عمران کا چہرہ تیزی سے متغیر ہوتا چلا گیا لیکن یکلخت وہ تڑپا اور اس کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے سائرل کی ناک پر پڑا اور سائرل چیختا ہوا پہلو کے بل فرش پر جا گرا اس کے ہاتھ عمران کی گردن سے ہٹ گئے۔ عمران نے اس کے نیچے گرتے ہی کروٹ بدلی اور ایک لمحے میں وہ اُڑتا ہوا سائرل کے اوپر جا گرا۔ سائرل نے گھٹنے اٹھا کر اسے اچھالنا چاہا لیکن عمران پر تو اس وقت وحشت سوار تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے سر جھکا کر کسی وحشی اور بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح اس کے ناک پر زوردار ٹکر مار دی۔

سائرل کے حلق سے بے اختیار زوردار چیخ نکلی۔ اس نے تڑپ کر عمران کے نیچے سے نکل جانا چاہا لیکن عمران نے اس دوران ایک اور بھرپور ٹکر اس کی ناک پر جما دی اور سائرل کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی لیکن ساتھ ہی اس کے گھٹنے تیزی سے سکڑے اور عمران اچھل کر پیچھے جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اچھلا اسی لمحے سائرل نے بھی اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن عمران نے ایک ہاتھ سے اس کی ٹانگوں کو یکلخت اوپر کی طرف اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی تیزی سے اوپر کو اٹھتا گیا۔

سائرل نے اپنے جسم کو گھما کر اپنے آپ کو ایک طرف ہٹانا چاہا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ عمران نے اسے پوری قوت سے اچھال دیا تھا اور ساتھ ہی ایک بار پھر اچھل کر سائرل کے سر پر ضرب لگائی تو سائرل ایک لمحے کے لئے ساکت ہوا ہی تھا کہ عمران نے دونوں ٹانگیں آگے کر کے اس کے کندھوں کی دوسری طرف رکھیں اور پھر پورے جسم سمیت اس کی ٹانگوں پر زور دیتا ہوا اس کے سر کی طرف گرتا گیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سائرل کے حلق سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ پورا کمرہ گونج اٹھا۔ عمران نے پوری قوت صرف کی تھی اور پھر اس نے سائرل کی ریڑھ کی ہڈی کا کڑاکا سنا تو وہ ایک طرف ہٹ گیا۔ سائرل اب زمین پر سیدھا بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے مکمل طور پر ٹوٹ گئے تھے اور اب اس کے لئے حرکت کرنا ممکن نہیں رہا تھا لیکن وہ ہوش میں تھا اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہوگیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی وہاں آ گئے۔ سائرل کو بے بس دیکھ کر وہ چونک پڑے۔

''ہم نے جزیرے پر موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ جزیرے پر آٹو میٹک ہیوی مشین گنیں لگی ہوئی تھیں۔ وہ نجانے کیسے چل پڑیں اور ان کی فائرنگ سے جزیرے پر موجود بے شمار دشمن ہلاک ہو گئے تھے''...... جولیا نے اندر آتے ہی کہا۔

''ان مشین گنوں کو عمران صاحب نے اس کنٹرولنگ مشین سے آپریٹ کیا تھا''...... کیپٹن شکیل نے مشین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اسی لئے گولیاں ہماری طرف آنے کی بجائے دشمنوں کو ہی چاٹ رہی تھیں''...... تنویر نے کہا۔

''سب باتیں چھوڑو اور بتاؤ کہ نسرین حسن ملی ہے یا نہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایک بنکر میں وہ مل گئی ہے۔ اس کی حالت ابھی ٹھیک نہیں ہے۔ وہ نیم بے ہوش ہے لیکن بہرحال زندہ ہے''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''تم نے اسے ابھی تک زندہ کیوں رکھا ہوا ہے۔ میں اسے گولی

مار دیتا ہوں۔ یہی ہے سارے فساد کی جڑ''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اس نے مشین گن کا رخ سائرل کی جانب کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سائرل پر فائرنگ کرتا عمران نے تیزی سے ہاتھ مار کر اس کی مشین گن کا رخ بدل دیا۔

''ابھی اسے گولی نہیں مارنی۔ میں نے جزیرے پر موجود تمام میزائلوں کے رخ اسی جزیرے کی طرف کر کے ان پر ٹائمنگ ایڈجسٹ کر دی ہے۔ یہ جزیرے سے نکلنے کے راستے جانتا ہے۔ ہم اسے ساتھ لے جائیں گے تاکہ جلد سے جلد یہاں سے نکل سکیں۔ اس کی مزید فورس کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتی ہے اور ہمیں ان کے آنے سے پہلے یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے کہا تو تنویر نے بے اختیار دانت کچکچانے شروع کر دیئے۔

سائرل آنکھیں کھولے بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ عمران اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سائرل چونکہ تنظیم کا بگ چیف ہے اس لئے وہ یقیناً یہاں سپیشل لانچ کے ذریعے ہی آیا ہوگا اور یہ جزیرہ بے حد بڑا تھا وہ لانچ کہیں بھی چھپا سکتا تھا جسے تلاش کرنے میں انہیں وقت لگ سکتا تھا اس لئے اس نے سائرل کو زندہ رکھا تھا تاکہ اس سے لانچ کا پتہ پوچھ سکے اور پھر اس کے بتائے ہوئے راستوں سے ہوتا ہوا کوسٹ گارڈز سے بچ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے نکل سکے۔ سائرل بے ہوش ہوگیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

عمران نے گن کی نال پکڑ کر سائرل کے جبڑے پر اس کا دستہ زور سے مارا۔ ایک ہی ضرب سے سائرل چیخ کر ہوش میں آ گیا۔ اس نے بے اختیار پھڑکنا چاہا لیکن اعصاب اور جسم نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ وہ اب دہشت زدہ نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ عمران کا چہرہ دیکھ کر اس کے ذہن پر دھماکے ہو رہے تھے۔

''تم اس جزیرے پر جس لانچ پر آئے تھے۔ وہ کہاں ہے بولو۔ ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے اور سنو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم ہمیں یہاں سے کوسٹ گارڈز کی نظروں میں آئے بغیر نکال دو تو میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا اور تمہیں ہلاک بھی نہیں کروں گا''...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''اور اگر نہ بتاؤں تو''...... سائرل نے ہذیانی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گا۔ تم جیسے سفاک درندے سے میں کسی قسم کی رعایت برتنے کا عادی نہیں ہوں۔ تمہاری لانچ جزیرے پر ہی کہیں موجود ہے۔ ہم اسے ڈھونڈ لیں گے اور پھر یہاں سے نکل جائیں گے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ نہیں مجھے ہلاک مت کرو۔ میں بتاتا ہوں۔ میری سپیشل لانچ وہ جنوبی پہاڑی کے سمندر کی طرف جھکی ہوئی چٹان کے پیچھے موجود ہے''...... سائرل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تمہیں ساتھ لے جائیں گے۔ تمہیں راستہ بتانا ہے''...... عمران نے کہا تو سائرل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس کے کہنے پر صفدر نے آگے بڑھ کر اسے اسی حالت میں اٹھا لیا اور پھر وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ سائرل انہیں راستہ بتاتا رہا اور وہ اس طرف بڑھتے چلے گئے۔ تنویر اور جولیا جا کر نسرین حسن کو بھی لے آئے تھے جو نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔ تنویر نے اسے اپنے کاندھے پر ڈالا ہوا تھا۔ وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

''ڈی سیکشن کا انچارج میگراتھ بھی یہاں تھا۔ اس کا کیا ہوا ہے''۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہی موجود تھا۔ اس نے بھاگنے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے اسے برسٹ مار کر گرا لیا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک شاندار اور انتہائی قیمتی لانچ کے قریب پہنچ گئے۔ یہ لانچ دو منزلہ ہونے کے ساتھ ساتھ جنگی آلات سے بھی لیس تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی لانچ پر آئے اور پھر عمران کے کہنے پر صفدر نے اس لانچ کا کنٹرول سنبھال لیا اور پھر لانچ تیزی سے جھکی ہوئی چٹان کے نیچے سے نکل کر سمندر کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

کافی دور پہنچ کر عمران نے صفدر کو لانچ روکنے کا کہا تو اس نے لانچ روک لی۔ عمران نے سب کو عرشے پر بلا لیا۔ انہیں دور

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

شلانگ جزیرہ دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا ہوا ہے۔ تم نے لانچ کیوں رکوائی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں تم کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کاؤنٹ ڈاؤن۔ کس لئے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''کاؤنٹ ڈاؤن ہوتے ہی تنویر میرے حق سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دے گا اور صفدر سب کی موجودگی میں خطبہ نکاح پڑھے گا اور پھر......'' عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ تنویر اور جولیا کا منہ بن گیا۔

''تم پھر اپنی بکواس پر اتر آئے ہو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرو۔ جلدی کرو''...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تیز لہجے میں کہا تو جولیا نے منہ بناتے ہوئے کاؤنٹ ڈاؤن کرنا شروع کر دیا اور پھر اس کا جیسے ہی کاؤنٹ ڈاؤن مکمل ہوا اسی لمحے انہوں نے دور شلانگ جزیرے کی طرف آگ کا طوفان سا بلند ہوتے دیکھا اور پھر یکلخت تیز اور نہ ختم ہونے والے زور دار دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور انہوں نے شلانگ جزیرے کو تباہ ہوتے دیکھا۔

''یہ آپ نے جزیرے پر موجود میزائل اس جزیرے پر ٹارگٹ کر دیئے تھے اور ٹائمنگ ایڈجسٹ کر آئے تھے''...... کیپٹن شکیل

نے کہا۔

''ہاں۔ میں اس جزیرے کی تباہی اور خاص طور پر سائرل جیسی ظالم اور سفاک تنظیم کا اصل ٹھکانہ تباہ ہوتے تم سب کو دکھانا چاہتا تھا اور یہی نظارہ میں سائرل کو بھی دکھانا چاہتا تھا۔ کیوں سائرل دیکھا تم نے۔ میں نے تمہارے ہی لگائے ہوئے میزائلوں سے تمہارے اس جزیرے کو تباہ کر دیا ہے جہاں سے تم اپنی تنظیم کو کنٹرول کرتے تھے اور اس جزیرے پر تم نے اسلحے کا ڈھیر لگا رکھا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے سائرل سے مخاطب ہو کر کہا جسے تنویر نے ریلنگ کے ساتھ لگا کر کھڑا کر رکھا تھا۔ عمران کی بات سن کر سائرل کی آنکھیں بجھ سی گئیں۔ جزیرے پر مسلسل دھماکے ہو رہے تھے اور آگ کے شعلوں کے ساتھ سیاہ رنگ کا دھواں آسمان پر بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

''اب کچھ ہی دیر میں نیوی نے یہاں پہنچ جانا ہے اس لئے لانچ کو فل سپیڈ سے دوڑانا شروع کر دو''...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ انجن روم میں چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں لانچ حرکت میں آئی اور پھر ایک بار پھر سمندر کے فراخ سینے پر دوڑنی شروع ہو گئی۔ عمران کے کہنے پر تنویر بے حس سائرل کو ایک کیبن میں ڈال آیا تھا۔ نسرین حسن کو وہ پہلے ہی ایک کیبن میں پہنچا چکے تھے۔ عمران ریلنگ کے پاس کھڑا تھا کہ کچھ دیر بعد تنویر بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

''کیا ہوا''...... عمران نے اسے دیکھ کر کہا۔

''وہ سائرل ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی اور تم نے اسے اس کا سارا جزیرہ تباہ ہوتے دکھا دیا تھا جس سے وہ اس قدر دلبرداشتہ ہو گیا کہ اس کے دماغ کی نس پھٹ گئی۔ اس کی ناک اور اس کے کانوں سے خون بہہ نکلا ہے''...... تنویر نے جواب دیا۔

''خس کم جہاں پاک۔ چلو میرا اس سے کیا ہوا وعدہ پورا ہو گیا ۔ہم نے اسے نہیں ہلاک کیا اور وہ اپنی موت آپ مر گیا''۔ عمران نے کہا۔

''اس کی لاش کا کیا کرنا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اٹھا کر سمندر میں پھینک دو۔ بے چاری مچھلیوں کو بھی خوراک مل جائے گی''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور کیبن کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سائرل کی لاش کاندھوں پر ڈالے واپس آیا اور اس نے ریلنگ کے پاس آ کر لاش سمندر میں اچھال دی۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔

''ویسے تمہارے ذہن کا بھی جواب نہیں۔ جس سائرل کو دنیا بھر کے لوگ تلاش نہیں کر سکے۔ تم نے نہ صرف اسے تلاش کر لیا بلکہ اس کا اصل ٹھکانہ بھی ڈھونڈ لیا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو کہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کچھ بھی چھپایا نہیں جا سکتا سوائے ایک چیز کے''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''کون سی چیز''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''یہ کہ تنویر کے دل میں آخر تمہارے لئے ہے کیا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا۔

ختم شد

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

اسکارم

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

اسکارم .... ایکریمیا کی ایک باوسائل ٹاپ سیکرٹ ایجنسی۔

اسکارم .... جس کے ایجنٹوں نے پاکیشیا کا ایک اہم فارمولا حاصل کرنے کے لئے جدید سائنسی طریقہ استعمال کیا۔ ایسا طریقہ جسے سن کر عمران بھی دنگ رہ گیا۔

عمران .... جس نے اسکارم کے ان ایجنٹوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کی ہی تھیں کہ اس پر بار بار موت جھپٹنا شروع ہوگئی۔ وہ کون تھے جو عمران کے دشمن بن گئے تھے ——؟

عمران .... جو پاکیشیا کا فارمولا حاصل کرنے ایکریمیا پہنچ گیا۔

اسکارم ایجنسی .... جس کے متعدد سیکشن تھے اور اسکارم ایجنسی کے چیف نے ان سیکشنوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف فری ہیڈ دے دیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایکریمیا داخل ہوتے ہی ہلاک کر دیں۔

وہ لمحہ ..... جب عمران بار بار ٹارگٹ تک پہنچنے کے باوجود ناکام ہو کر واپس اسی جگہ پہنچ جاتا جہاں سے اس نے شروعات کی ہوتی تھیں۔

عمران ..... جسے پاکیشیائی فارمولا حاصل کرنے کے لئے شدید ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ انجام کیا ہوا ——؟ (ایک شاہکار ناول)

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

ڈبل ٹارگٹ

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

اسرائیل —— جس نے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا ایک ہولناک اور انتہائی خوفناک منصوبہ بنا لیا۔

اسرائیل —— کا وہ منصوبہ کیا تھا جس سے پاکیشیا مکمل طور پر تباہ و برباد ہو سکتا تھا۔

عمران —— جسے اسرائیل کے اس بھیانک منصوبے کی خبر ملی تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت دیوانہ وار اسرائیل پہنچ گیا۔

کرنل ڈیوڈ —— جس نے اپنی ایک اسسٹنٹ ریڈ روزی کے ساتھ مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی تمام پلاننگ مکمل کر لی۔

ریڈ روزی —— کرنل ڈیوڈ کی نئی ساتھی جو کرنل ڈیوڈ سے بھی دو قدم آگے تھی۔

کیٹ ایجنسی —— اسرائیل کی ایک نئی ایجنسی جس کی سربراہ بلیک کیٹ تھی۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے انتہائی فول پروف پلاننگ کی۔

بلیک کیٹ —— جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر شکست دی اور عمران کے ساتھیوں کو زندہ جلانے کی حد تک پہنچ گئی اور پھر ——؟

عمران —— جس کے سامنے دو ٹارگٹ تھے لیکن وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM

Downloaded From Paksociety.com

ہی ٹارگٹ پر کام کر رہا تھا حالانکہ اس نے اسرائیل پہنچ کر تنویر کا ایک نیا گروپ بنا دیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کی دوسرے ٹارگٹ پر کوئی توجہ نہ تھی۔ کیوں ——؟

عمران اور اس کے ساتھی جس قدر شدت کے ساتھ ٹارگٹ پر پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے اتنا ہی کرنل ڈیوڈ اور بلیک کیٹ انہیں پیچھے دھکیل رہے تھے۔

وہ لمحہ —— جب عمران نے واضح طور پر ناقابل تسخیر لیبارٹری کی تباہی کے مشن سے ناکام ہونے کا اعلان کر دیا اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس روانہ ہو گیا۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھی پہاڑی غاروں میں موجود تھے اور بلیک کیٹ نے اس پہاڑی پر بے دریغ میزائل برسانے شروع کر دیئے اور پھر ——؟

کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے تھے یا؟

انتہائی فاسٹ ایکشن، مزاح، ایڈونچر اور تھرل سے بھرپور ایک ایسا یادگار ناول جو آپ کے ذہنوں میں گھر کر لے گا اور آپ اسے بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

ٹاپ ہیڈ کوارٹر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

فاسٹ فائٹرز ...... عسکریت پسندوں کی ایک سفاک اور درندہ صفت تنظیم جو افریقہ کے ایک ملک عرابلس میں برسرِ اقتدار تھی۔

ٹاپ ہیڈ کوارٹر ...... فاسٹ فائٹرز کا ناقابلِ تسخیر ہیڈ کوارٹر، جسے تلاش کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کئی بار موت کے منہ میں جانا پڑا۔

عرابلس ...... ایک ایسا ملک جس کے تحریک آزادی کے ایک رہنما کو تلاش کر کے ہلاک کرنے کی فول پروف پلاننگ کی گئی تھی۔

ٹائیگر ...... جس نے ایک ایسے آدمی کا سراغ لگا کر اسے دشمنوں کے حوالے کر دیا جس کی وجہ سے عرابلس میں تحریک آزادی کے رہنما کی زندگی کو خطرات لاحق ہو گئے۔

عتبہ ...... عرابلس کی تحریک آزادی گاشوا کا رہنما جسے عرابلس کی تنظیم فاسٹ فائٹرز ہر صورت ہلاک کرنا چاہتی تھی۔

ٹرومین ...... جس نے عمران کو کال کر کے عرابلس کے اندرونی حالات کے بارے میں بتا کر گاشوا تنظیم اور اس کے رہنما عتبہ کی مدد کی درخواست کی۔

عمران ...... جسے عتبہ سے ہمدردی لاحق ہو گئی اور اس نے عتبہ کی تنظیم گاشوا کو فاسٹ فائٹرز سے بچانے کا تہیہ کر لیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی پر موجود مشہور و معروف مصنفین

عُمیرہ احمد	صائمہ اکرام	عُشنا کوثر سردار	اشفاق احمد
نمرہ احمد	سعدیہ عابد	نبیلہ عزیز	نسیم حجازی
فرحت اشتیاق	عفت سحر طاہر	فائزہ افتخار	عنایتُ اللّٰہ التمش
قُدسیہ بانو	تنزیلہ ریاض	نبیلہ ابر راجہ	ہاشم ندیم
نگہت سیما	فائزہ افتخار	آمنہ ریاض	مُمتاز مُفتی
نگہت عبدُاللّٰہ	سباس گُل	عنیزہ سید	مُستنصر حُسین
رضیہ بٹ	رُخسانہ نگار عدنان	اقراء صغیر احمد	علیمُ الحق
رفعت سراج	اُمِ مریم	نایاب جیلانی	ایماے راحت

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود ماہانہ ڈائجسٹس

خواتین ڈائجسٹ، شُعاع ڈائجسٹ، آنچل ڈائجسٹ، کرن ڈائجسٹ، پاکیزہ ڈائجسٹ، حناء ڈائجسٹ، رِدا ڈائجسٹ، حجاب ڈائجسٹ، سسپنس ڈائجسٹ، جاسُوسی ڈائجسٹ، سرگُزشت ڈائجسٹ، نئے اُفق، سچی کہانیاں، ڈالڈا کا دسترخوان، مصالحہ میگزین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی شارٹ کٹس

تمام مُصنفین کے ناولز، ماہانہ ڈائجسٹ کی لسٹ، کِڈز کارنر، عمران سیریز از مظہر کلیم ایم اے، عمران سیریز از ابنِ صفی، جاسُوسی دُنیا از ابنِ صفی، ٹورنٹ ڈاؤنلوڈ کا طریقہ، آن لائن ریڈنگ کا طریقہ،

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براؤزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

http://paksociety.com

Downloaded From Paksociety.com

عمران ...... جو اس مشن پر سرکاری حیثیت سے نہ جا سکتا تھا۔ کیوں ——؟

عمران ...... جو اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ سیاحوں کے روپ میں عرابلس پہنچ گیا۔

فاسٹ فائٹرز ...... جس کے چیف کو جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے عرابلس میں داخل ہونے کا علم ہوا تو وہ موت بن کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر نہ رکنے والے جان لیوا حملے شروع ہو گئے۔

عمران ...... جس نے طویل جدوجہد کر کے فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اس نے فاسٹ فائٹرز کا جو ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے وہ مین ہیڈ کوارٹر نہیں ہے تو عمران پر کیا گزری۔

عمران ...... جسے اپنے ساتھیوں سمیت ایک بار پھر نئے سرے سے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑا۔

کیا ...... عمران فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر سکا ——؟

وہ لمحہ ...... جب عمران کے عرابلس میں موجودگی کے باوجود فاسٹ فائٹرز، عتبہ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر ——؟

کیا ...... عمران عتبہ کو فاسٹ فائٹرز سے بچا سکا ——؟

نئے انداز میں لکھا گیا ایک حیرت انگیز اور ناقابل یقین ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

WWW.PAKSOCIETY.COM